

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188956

UNIVERSAL
LIBRARY

٩١١
٣--٠
نفاح الارض

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. 911

Accession No.

Author

م -

Title

فلاح الارض

This book should be returned on or before the date
last marked below.

سلسلہ تعلیم پنجاب

مفتاح الارض

جو سررشتہ تعلیم پنجاب کے صاحب ڈائریکٹر بہادر کے حکم سے
مڈل سکولوں کے واسطے مقرر ہے

سررشتہ تعلیم پنجاب و ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب کے لئے
رسمہ صاحب مکتبی کلاب سنگھ ایڈسنز نے اپنے مطبع مفید عام لاہور میں چھاپی

۱۹۰۵ء

جلد حقوق محفوظ ہیں

قیمت فی جلد ۱۰ روپے

تعداد ۳۰۰۰

۱۹۰۵ء

checked 1975

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱	پہلا باب - زمین کی شکل	۱
۲	زمین کی روزانہ حرکت	۳
۳	زمین کی سالانہ حرکت	۵
۴	موسموں کا تغیر و تبدل	۶
۵	زمین کا محیط	۷
۶	آفتاب	۸
۷	قمر	۱۱
۸	کسوٹ و خسوف	۱۲
۹	سیارات	۱۳
۱۰	سیارات اندرونی و بیرونی	۱۴
۱۱	سطح زمین کی تقسیم	۱۵
۱۲	تری کا بیان	۱۸
۱۳	بحر	۲۰
۱۴	کرۂ زمین کی فرضی تقسیم	۲۲
۱۵	قطعات زمین کی حرارت	۳۰
۱۶	روے زمین کی روئیدگی	۳۳
۱۷	حیوانات	۳۷
۱۸	نسل انسان کی قسمیں	۳۸

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۴۰	دوسرا باب - ایشیا کے بیان میں	۱۹
۴۶	پہلی فصل - ایشیائی روس کے بیان میں	۲۰
۵۰	دوسری فصل - ترکی یا روم کے بیان میں	۲۱
۵۲	تیسری فصل - سلطنت چین کے بیان میں	۲۲
۵۶	چوتھی فصل - کوریا کے بیان میں	۲۳
۵۷	پانچویں فصل - جاپان کے بیان میں	۲۴
۵۸	چھٹی فصل - جزیرہ نما ہند چین کے بیان میں	۲۵
۶۳	ساتویں فصل - افغانستان کے بیان میں	۲۶
۶۵	آٹھویں فصل - بلوچستان کے بیان میں	۲۷
۶۶	نویں فصل - ہندوستان کے بیان میں	۲۸
۷۵	دسویں فصل - جزیرہ لنکا کے بیان میں	۲۹
۷۷	گیارھویں فصل - ایران یعنی فارس کے بیان میں	۳۰
۷۹	بارھویں فصل - عربستان کے بیان میں	۳۱
	تیسرا باب - یورپ یعنی فرنگستان کے	۳۲
۸۲	بیان میں	
۸۹	پہلی فصل - سلطنت برطانیہ کے بیان میں	۳۳
۹۴	دوسری فصل - ملک فرانس کے بیان میں	۳۴
۹۷	تیسری فصل - ملک بلجیئم کے بیان میں	۳۵
۹۸	چوتھی فصل - ملک ہالینڈ کے بیان میں	۳۶
۱۰۰	پانچویں فصل - آسٹریا و ہنگری کے بیان میں	۳۷

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۳۸	چھٹی فصل - مالک خرد جوڑنی کے بیان میں ..	۱۰۲
۳۹	ساتویں فصل - سٹریٹز لینڈ کے بیان میں ..	۱۰۵
۴۰	آٹھویں فصل - ڈنمارک کے بیان میں ..	۱۰۶
۴۱	نویں فصل - سلطنت متحدہ شویڈن اور ناروے کے بیان میں ..	۱۰۸
۴۲	دسویں فصل - ملک روس کے بیان میں ..	۱۱۱
۴۳	گیارھویں فصل - ترکی یا روم کے بیان میں ..	۱۱۴
۴۴	بارھویں فصل - ملک یونان کے بیان میں ..	۱۱۶
۴۵	تیرھویں فصل - ملک اٹلی کے بیان میں ..	۱۱۹
۴۶	چودھویں فصل - ملک سپین کے بیان میں ..	۱۲۱
۴۷	پندرھویں فصل - ملک پرتگال کے بیان میں ..	۱۲۳
۴۸	چوتھا باب - افریقہ کے بیان میں	۱۲۴
۴۹	پہلی فصل - صوبہات بربر کے بیان میں ..	۱۲۸
۵۰	دوسری فصل - مصر اور فوہ کے بیان میں ..	۱۳۱
۵۱	تیسری فصل - وسط افریقہ کے بیان میں ..	۱۳۵
۵۲	چوتھی فصل - مغربی افریقہ کے بیان میں ..	۱۳۸
۵۳	پانچویں فصل - جنوبی افریقہ کے بیان میں ..	۱۴۱
۵۴	چھٹی فصل - مشرقی افریقہ کے بیان میں ..	۱۴۴
۵۵	ساتویں فصل { اُن جزائر کے بیان میں جو بحر ہند و بحر اوقیانوس میں واقع ہیں }	۱۴۵

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱۴۷	پانچواں باب - برّ اعظم امریکہ کے بیان میں	۵۷
۱۵۳	حصّہ اوّل - شمالی امریکہ کے بیان میں ..	۵۸
۱۵۹	پہلی فصل - قلمرو کیٹیڈا کے بیان میں	۵۹
۱۵۸	دوسری فصل - صوبہ اے متحدہ مع ایلاسکا کے بیان میں	۶۰
۱۶۲	تیسری فصل - ٹکسیکو کے بیان میں	۶۱
۱۶۳	چوتھی فصل - وسط امریکہ کے بیان میں	۶۲
۱۶۶	پانچویں فصل - جزائر غرب الہند کے بیان میں ..	۶۳
۱۷۰	دوسرا حصّہ - جنوبی امریکہ کے بیان میں ..	۶۴
۱۷۱	پہلی فصل - گئی آنا کے بیان میں	۶۵
۱۷۲	دوسری فصل - کولمبیا کے بیان میں	۶۶
۱۷۴	تیسری فصل - پیرو کے بیان میں	۶۷
۱۷۵	چوتھی فصل - بولیویا کے بیان میں	۶۸
۱۷۶	پانچویں فصل - ملک چلی کے بیان میں	۶۹
۱۷۷	چھٹی فصل - پے ٹے گوٹیا کے بیان میں	۷۰
۱۷۸	ساتویں فصل - لا پ لاٹا کے بیان میں	۷۱
۱۷۹	آٹھویں فصل - برازیل کے بیان میں	۷۲
۱۸۰	چھٹا باب - اوشینیا کے بیان میں ..	۷۱
۱۸۱	پہلی فصل - آسٹریل ایشیا کے بیان میں	۷۳
۱۸۴	دوسری فصل - پالین ایشیا کے بیان میں	۷۵
۱۸۷	تیسری فصل - میلشیا کے بیان میں	۷۶

مفتاح الارض

پہلا باب

زمین کی شکل

جغرافیہ۔ ایک یونانی کلمہ ہے۔ جو دو لفظوں سے مرکب ہے۔ اور اس کے معنی سطح زمین کا بیان ہیں + زمین نارنگی کی مانند گول ہے۔ اور اس کے ثبوت میں یہ دلیلیں کافی ہیں + اول یہ کہ اگر کوئی مسافر اپنے جہاز کو ایک ہی سمت۔ مثلاً مشرق یا مغرب کو لے جائے۔ تو وہ زمین کے گرد ہو کر پھر وہیں آ جاتا ہے۔ جہاں سے چلا تھا۔ چنانچہ انگلستان کے جہاز افریقہ کے گرد ہو کر آسٹریلیا میں پہنچتے۔ اور وہاں سے جنوبی امریکہ کے گرد ہوتے ہوئے پھر انگلستان میں آ جاتے ہیں۔ دوم یہ کہ جب میدان میں کھڑے ہو کر چاروں طرف نگاہ کرتے ہیں۔ تو اول درختوں کی چوٹیاں نظر آتی ہیں۔ اور جس قدر ان کے قریب

جاتے ہیں۔ اسی قدر ان کے نیچے کے حصے درجہ بدرجہ نظر آتے جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ زمین گول ہے۔ کیونکہ اگر گول نہ ہوتی۔ تو سارا درخت چوٹی سے جڑ تک ایک ہی دفعہ نظر آ جاتا۔ اور اس دلیل کی بڑی مثال یہ ہے۔ کہ جب کسی جہاز کو دور سے آتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ تو اول اُس کی چوٹی نظر آتی ہے۔ اور جس قدر وہ ہمارے قریب آتا جاتا ہے۔ یا ہم اُس کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ اُسی قدر اُس کے نیچے کے حصے جو زمین کے گول ہونے کے سبب ہماری نظر سے غائب تھے۔ نظر آتے جاتے ہیں + سوم چاند گمن سے بخوبی ظاہر ہے۔ کہ زمین گول ہے۔ کس واسطے کہ زمین کا سایہ چاند پر پڑنے سے چاند گمن واقع ہوتا ہے۔ اور یہ سایہ ہمیشہ اور ہر حالت میں گول ہی نظر آتا ہے۔ اور چونکہ سوائے گول شے کے اور کسی چیز کا سایہ ہمیشہ گول نہیں ہو سکتا۔ تو ثابت ہے کہ زمین بھی گول ہوگی + چہارم اگر کوئی شخص شمال سے جنوب کی طرف سفر کرے۔ تو شمالی ستارے جو اُس مقام سے اونچے نظر آتے ہیں۔ اُفق کی طرف جاتے ہوئے معلوم ہونگے۔ یہاں تک کہ چند روز کے سفر کے بعد غائب ہو جائیں گے۔ مثلاً اضلاع قطب شمالی میں ستارہ قطب شمالی سمت الراس پر نظر آتا ہے۔ اور اگر وہاں سے جنوب کی طرف چلو۔ تو اُفق کی طرف درجہ بدرجہ نیچے کو جائیگا۔ اور اگر اُس کو خط استوا پر جا کر دیکھو۔ تو عین اُفق پر نظر آئیگا۔ اور اگر خط استوا سے بھی آگے بڑھ کر جنوب کی طرف جاؤ۔ تو بالکل نظر سے پوشیدہ ہو جائیگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔

کہ زمین گول ہے۔ کیونکہ اگر گول نہ ہوتی۔ تو اُن ستاروں کی بلندی ہر ایک جگہ سے تقریباً برابر معلوم ہوتی۔ پتہ بخم یہ کہ کسی عمارت یا پہاڑ پر جس قدر اونچے چڑھتے جاتے ہیں۔ اُسی قدر دور تک زمین دکھائی دیتی ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ زمین گول ہے۔ اگر ہموار ہوتی۔ تو بلند مقام اور ہموار میدان دونوں سے یکساں نظر آتی۔

زمین کی روزانہ حرکت

زمین ایک خطِ وہمی پر جو اُس کے مرکز سے گزرتا ہے۔ گردش کرتی ہے۔ اس خط کا نام محور زمین ہے۔ اور اس کے اوپر کے سرے کو قطب شمالی اور نیچے کے سرے کو قطب جنوبی کہتے ہیں۔ زمین کی اس حرکت کے ساتھ انسان۔ سارے حیوانات و امصار۔ قصبات و نباتات اور سمندر وغیرہ بھی حرکت کرتے ہیں۔ زمین ۲۴ گھنٹے میں اپنے محور کے گرد ایک گردش کرتی ہے۔ اور اس گردش سے دن اور رات پیدا ہوتے ہیں۔ جب زمین کا وہ حصہ جس پر ہم رہتے ہیں۔ آفتاب کے سامنے آتا ہے۔ تو ہمارے ہاں دن ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ حصہ آفتاب کے سامنے سے ہٹ جاتا ہے۔ تو رات ہو جاتی ہے۔ اس امر کی ایک بہت اچھی اور آسان مثال یہ ہے۔ کہ اگر چراغ کے سامنے ایک گیند لٹکائی جائے۔ تو چراغ کی روشنی صرف نصف گیند پر پڑے گی۔ اور اُس کا دوسرا نصف حصہ تاریک رہے گا۔ آفتاب کی روشنی کا بعینہ یہی حال ہے۔ چنانچہ آفتاب بھی نصف

کرہ زمین کو جو اُس کے سامنے آتا ہے۔ روشن کرتا ہے۔ اور دوسرے نصف میں تاریکی یعنی رات ہوتی ہے۔ زمین کی اس گردش میں اگر دونو قطب علی الدوام آفتاب سے برابر فاصلے پر رہتے۔ تو تمام رو سے زمین پر ہر مقام میں دن اور رات ہمیشہ برابر ہوا کرتے۔ جیسے ۲۱۔ مارچ اور ۲۱۔ ستمبر کو برابر ہوتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ ۲۱۔ مارچ سے ۲۱۔ ستمبر تک قطب شمالی آفتاب کے مقابل رہتا ہے۔ اور اس عرصے میں جس قدر زیادہ جنوب کو جاؤ گے۔ دن پچھوٹا اور رات بڑی پاؤ گے۔ اور ۲۱۔ ستمبر سے ۲۱۔ مارچ تک قطب جنوبی آفتاب کے مقابل رہتا ہے۔ اس زمانے میں شمال کی طرف دن پچھوٹے ہوتے ہیں ۲۱۔ جون کو قطب شمالی آفتاب سے بہت نزدیک اور اُس کے سامنے ہوتا ہے۔ اور اُس روز نصف کرہ شمالی میں نہایت بڑا دن ہوتا ہے۔ اور نصف کرہ جنوبی میں پچھوٹا۔ اسی طرح جب ۲۱۔ دسمبر کو قطب جنوبی آفتاب سے بہت نزدیک اور اُس کے مقابل ہوتا ہے۔ تو نصف کرہ جنوبی میں نہایت بڑا دن ہوتا ہے۔ اور نصف کرہ شمالی میں پچھوٹا *

زمین مغرب سے مشرق کی طرف حرکت کرتی ہے۔ پس زمین کا جو حصہ ہم سے مشرق کی طرف واقع ہے۔ اس پر ہم سے پہلے آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ ہم کو نظر آتا جاتا ہے۔ اور اونچا چڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ دوپہر کے وقت آفتاب ہمارے سمت الٹا میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد حرکت زمین کے

سبب وہ حصہ جس پر ہم ہیں۔ مشرق کو جاتا ہے۔ اور ہم کو آفتاب مغرب کی طرف جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ہم آفتاب کے مقابل سے بالکل ہٹ جاتے ہیں۔ اور اس وقت آفتاب ہم کو مغرب کی طرف غروب ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن درحقیقت آفتاب مغرب کو نہیں جاتا۔ بلکہ وہ اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے۔ اور ہم زمین کی گردش کے سبب مشرق کی طرف جاتے ہیں + زمین کی اس حرکت کو حرکت روزانہ کہتے ہیں +

زمین کی سالانہ حرکت

روزانہ حرکت کے علاوہ زمین کی ایک اور بھی حرکت ہے۔ یعنی وہ آفتاب کے گرد بھی پھرتی ہے۔ اس حرکت کو حرکت سالانہ کہتے ہیں۔ اور اس سے موسموں کا تغیر و تبدل پیدا ہوتا ہے + زمین آفتاب کے گرد اپنی حرکت سے ایک دائرہ بناتی ہے۔ اور اس دائرے کا نام مدار ارضی ہے + زمین کا فاصلہ آفتاب سے نو کروڑ چودہ لاکھ میل کے قریب ہے۔ اور جس مقام پر زمین ماہ دسمبر میں ہوتی ہے۔ اس مقام سے اُس کا فاصلہ ماہ جون میں اُس سے دو چاند ہوتا ہے + ایک سال ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۴۸ منٹ ۴۶ سیکنڈ کا ہوتا ہے۔ لیکن ان گھنٹوں وغیرہ کو ۳ برس تک حساب میں نہیں لگاتے۔ چوتھے سال ماہ فروری میں ایک دن ان کی عوض زیادہ کر دیتے ہیں +

موسموں کا تغیر و تبدل

زمین کا قطب شمالی ہمیشہ آسمان کے قطب شمالی کے مقابل ہی رہتا ہے۔ اور محور زمین سطح مدار ارضی پر ایک طرز خاص پر واقع ہے۔ اس سبب سے موسموں میں تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے۔ یہ محور سطح مدار ارضی پر تین طرح سے واقع ہو سکتا تھا۔ پہلے یہ کہ وہ سطح مدار کے ہم سطح ہوتا۔ دوسرے اس پر عمود۔ تیسرے ترچھا واقع ہوتا۔ پہلی صورت میں نصف کرۂ زمین پر گرمیوں میں کئی ہفتے تک رات نہ ہٹوا کرتی اور جاڑوں میں کئی ہفتے تک دن نہ ہوتا۔ دوسری صورت میں موسم کا اختلاف اور رات دن کی کمی بیشی نہ ہٹوا کرتی۔ چونکہ حقیقت میں یہ دونوں صورتیں پیش نہیں آتیں۔ تو معنوم ہٹوا۔ کہ تیسری صورت کے موافق محور زمین سطح مدار زمین پر ترچھا واقع ہے۔ اسی واسطے نصف سال یعنی چھ مہینے تک نصف کرۂ شمالی میں نصف کرۂ جنوبی کی نسبت زیادہ گرمی اور روشنی رہتی ہے اور باقی چھ مہینے نصف کرۂ جنوبی میں موسم گرم رہتا ہے + اور دن بھی چھ مہینے تک بڑھتا ہے۔ اور چھ مہینے تک گھٹتا ہے۔ جن دنوں میں قطب شمالی جو ہم سے قریب ہے۔ آفتاب کے مقابل نہیں ہوتا۔ اُن دنوں میں دوپہر کے وقت بھی آفتاب سمت الراس سے نیچا معلوم ہوتا ہے۔ اور اُس کی شعاعیں تمام دن نصف کرۂ شمالی پر ترچھی پڑتی ہیں۔ اس سبب سے اس موسم میں نصف کرۂ شمالی میں سردی ہوتی ہے۔ اور راتیں بڑی

ہوتی ہیں۔ اور دن چھوٹے۔ اس کے برعکس جب قطب شمالی آفتاب کے مقابل ہوتا ہے۔ تو ان دنوں میں اُس کی شعاعیں ہم پر عموماً یعنی سیدھی واقع ہوتی ہیں۔ اور اس سبب سے اس موسم میں گرمی ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوگا کہ جس قدر آفتاب ہم کو نہایت بلندی پر نظر آتا ہے۔ اسی قدر اس کی کرنیں ہم پر سیدھی پڑتی ہیں۔ اور نہایت گرمی ہوتی ہے۔ اور جب کم بلندی پر ہوتا ہے۔ تو اُس کی شعاعیں نرچھی واقع ہوتی ہیں۔ اور بہت سردی ہوتی ہے۔ زمین آفتاب کے گرد ایک ثنائی میں سترہ میل چلتی ہے۔ اس محوری گردش کے سبب باشندگان لندن ایک منٹ میں ۱۰ میل زمین کے ہمراہ چلتے ہیں + جو ملک قطب سے قریب ہیں۔ وہاں کے لوگ محور کے گرد آہستہ حرکت کرتے ہیں۔ اور جو خط استوا کے نزدیک ہیں۔ وہاں کے آدمی جلدی حرکت کرتے ہیں +

زمین کا محیط

جو خط مستقیم کرے کے مرکز میں سے ہو کر ایک طرف سے دوسری طرف تک پہنچتا ہے۔ اُس کو قطر کہتے ہیں۔ اور جو بڑا دائرہ کرے کے گرد کچی ہوگا خیال کریں۔ اُس کو محیط کہتے ہیں۔ زمین کا قطر ۷۹۱۶ میل ہے۔ اور محیط ۲۴۸۶۰ میل ہے۔ اگر ایک ریل گاڑی بحساب ۲۵ میل فی گھنٹہ زمین کے گرد چلے۔ تو ۱۰۰۰ گھنٹے یعنی ۴۲ دن میں کل زمین کے گرد پھر آئے گی + ایک خط زمین کے بیچوں بیچ میں یعنی قلبوں سے

برابر فاصلے پر کھپا ہوا تصور کیا گیا ہے۔ اس کو خط استوا کہتے ہیں + جب زمین اپنے محور پر گردش کرتی ہے۔ تو خط استوا کے قریب کے حصے محور زمین سے زیادہ فاصلے پر ہونے کے سبب نہایت تیزی سے حرکت کرتے اور ایک بہت بڑا دائرہ بناتے ہیں۔ اسی واسطے زمین خط استوا پر سے ابھری ہوئی ہے۔ اور وہاں کے اجزا قطب کے اجزا کی نسبت مرکز زمین سے ۱۳ میل زیادہ فاصلے پر ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو سمندروں کا پانی خط استوا پر جمع ہو کر کوسوں تک پھیل جاتا +

آفتاب

اگرچہ گرہ زمین بظاہر نہایت کلاں اور وسیع معلوم ہوتا ہے۔ مگر خالق کون و مکاں۔ خداوند زمین و آسمان نے اپنی قدرت کاملہ سے بہت اجرام فلکیہ زمین سے بھی بڑے اور شاندار بنائے ہیں۔ جن سے اُس کی کمال قدرت اور وسعت شان اور عظمت قدر معلوم ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک آفتاب ہے + یہ اگرچہ سب سے بڑا تو نہیں۔ لیکن پھر بھی بہت شاندار دکان ہے۔ اور بہت سے سیاروں کو اس سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ علی الخصوص نباتات اور حیوانات ارضی کو اس کی گرمی ایسی ہی ضرور و لابد ہے۔ جیسی زمین اور ہوا۔ چنانچہ فصل بہار میں خوش رنگ پھولوں کی انواع و اقسام کی رنگینی پرفضا۔ موسم برسات میں قوس قزح کی ہفت رنگی خوشنما۔ فجر کے وقت صبح صادق کی سفیدی پُر ضیا۔ دوپہر کو آسمان کی نیلگونی یا صفا۔ شام کو شفق کی سُرخ فرحت افزا۔ یہ سب

رنگ آفتاب کی شعاعوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ شعاعیں آفتاب سے نکل کر ان اشیاء پر بوساطت پڑتی اور جدا جدا ہو کر بذریعہ انکسار ہماری آنکھ میں آتی اور اپنی رنگینی دکھاتی ہیں + رنگ فی نفسہ کسی شے مادی کا جوہر ذاتی نہیں ہے۔ بلکہ شعاعوں کے مختلف رنگوں سے مادی چیزوں پر طرح طرح کے رنگ نظر آتے ہیں۔ یعنی جس رنگ کی شعاعیں کسی شے سے اُچٹکر ہماری آنکھ میں آتی ہیں۔ اُسی رنگ کی وہ چیز دکھائی دیتی ہے + ایک شیشہ مثلثی یعنی منشور کے ذریعے سے طلبا کو اس مطلب کا یقین کامل ہو جائیگا کہ آفتاب کی شعاعیں جو منشور میں سے ہو کر گزرتی ہیں۔ تین قسم پر منقسم ہو جاتی ہیں۔ اول سرے پر تو وہ شعاعیں ہوتی ہیں۔ جن میں زیادہ حرارت ہوتی ہے۔ یہ بدن پر تو محسوس ہو سکتی ہیں۔ مگر نظر نہیں آتیں۔ پھر ان کے بعد مختلف رنگوں کی شعاعیں ہوتی ہیں۔ مثلاً سرخ۔ زرد۔ نیلگوں وغیرہ۔ اور ان سب کے بعد وہ شعاعیں ہوتی ہیں۔ جن کی تاثیر سے اشیاء میں تغیر کیمیائی پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً عکسی تصویروں میں۔ ان شعاعوں کو ہم محسوس نہیں کر سکتے۔ مگر ان کے اثر سے جو مختلف اشیاء پر واقع ہوتا ہے۔ ان کا موجود ہونا ثابت ہے + آفتاب کا کمرہ اس قدر بڑا ہے۔ کہ اگر زمین اور چاند دونوں مع اپنے اصلی فاصلے کے کمرہ آفتاب کے اندر اس کے مرکز میں رکھے جائیں۔ تو کمرہ آفتاب کی بیرونی سطح چاند سے اس قدر دور رہیگی۔ جس قدر کہ چاند اب زمین سے دور ہے۔ اور اگر کوئی ریل گاڑی۔ حساب فی گھنٹہ ۲۵ میل اُس کی سطح پر چلے۔

تو تیرہ سال میں ایک دورہ پورا کرے + ظاہر ہے۔ کہ اگر تم فلاخن میں ایک پتھر کو رکھ کر گردش دو۔ تو جس وقت وہ تمہارے ہاتھ سے چھوٹے گا۔ تیر کی مانند سیدھا چلا جائیگا۔ بعینہ اسی طرح زمین کرۂ آفتاب کے گرد سنگ فلاخن کی نسبت ہزار چند تیزی سے گردش کرتی ہے۔ لیکن سنگ فلاخن کی طرح چھوٹ نہیں جاتی۔ کیونکہ آفتاب اس کو نہایت مضبوطی سے اپنی طرف کھینچے ہوئے ہے۔ اور اس کا باعث یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک جسم کو بمقدار مادہ ایک خاصیت بخشی ہے۔ جس سے اجسام ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اس خاصیت سے آفتاب زمین کو اُسی قدر زور سے کھینچتا ہے۔ جس قدر زمین کی حرکت اس کو آفتاب سے سنگ فلاخن جیسے کی مانند دور لے جانا چاہتی ہے۔ اس واسطے زمین نہ تو آفتاب سے دور جاسکتی ہے۔ اور نہ آفتاب زیادہ اُس کے قریب آسکتی ہے۔ بلکہ اُس کے گرد پھرتی ہے + بعض اشخاص یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ چونکہ کشش مادے کی مقدار کے موافق ہوتی ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ آفتاب کی کشش زمین کی کشش سے نہایت زیادہ ہو۔ پس لازم آیا۔ کہ آفتاب ہم کو زمین سے اپنی طرف کھینچ لے + اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس قدر کوئی جسم دور ہوتا ہے۔ اتنا ہی اُس کی کشش کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کشش مجذور فاصلہ کے موافق گھٹتی ہے۔ یعنی مگر فاصلہ دو چند ہو۔ تو کشش کا زور چوتھائی رہتا ہے۔ اور اگر چند ہو۔ تو نوں حصہ رہ جاتا ہے۔ پس اسی باعث سے کرۂ ارضی کی قوت کشش ہم پر غالب ہے۔ اور ہم کو آفتاب اپنی

طرت نہیں کھینچ سکتا۔ اور اس مسئلے کی دلیل بیان آئندہ سے بخوبی ظاہر ہے + زمین کا قد کسی قدر ہو۔ مگر یہ ضرور ہے۔ کہ اُس کی سطح پر ہر جگہ مرکز زمین کی طرف گرنے کا میلان ہم وزن اجسام میں یکساں قوت کا ہو۔ یعنی ان کا وزن ایک ہی ہو۔ کیونکہ اگر یہ بات نہ ہو۔ تو جس جسم کو ایک شخص کسی خاص حصے پر باسانی اٹھائے۔ دوسرے حصے پر اُس کے بوجھ سے دب جائے۔ اس مسئلے کے سمجھنے کے بعد فرض کرو۔ کہ زمین کا مادہ تو زیادہ نہ ہو۔ مگر اُس کا قطر حال کی نسبت دو چند ہو جائے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ اس صورت میں اس کی سطح چہار چند ہو جائیگی۔ اور اب ہر ایک جز کے کھینچنے کو بہ نسبت سابق کے چہار چند قوت درکار ہوگی۔ مگر کل قوت کشش بہ نسبت سابق کے ہرگز زیادہ نہ ہوگی۔ پس اس کی کشش ہر ایک مقام پر چوتھائی ہو جائیگی +

قمر

آسمان پر آفتاب کے بعد اجرام فلکیہ میں سے چاند نہایت شاندار جسم معلوم ہوتا ہے + چاند بظاہر ہم کو آفتاب کے برابر نظر آتا ہے۔ مگر چونکہ آفتاب اس کی نسبت زمین سے چار سو مرتبہ زیادہ دور ہے۔ اس لئے ظاہر ہے۔ کہ چاند درحقیقت آفتاب کی نسبت چار سو مرتبہ چھوٹا ہے + چاند کا قطر ۲۱۶۰ میل ہے۔ اور زمین سے اس کا فاصلہ ۲۳۷۰۰۰ میل + چاند بذات خود روشن نہیں ہے۔ اس کا صرغ وہی رُخ روشن نظر آتا ہے۔ جو آفتاب کے مقابل ہوتا ہے +

چونکہ چاند زمین کے گرد حرکت کرتا ہے۔ اس واسطے اس کا روشن رخ ہر شب کم و بیش دکھائی دیتا ہے۔ ہلال کی حالت میں آفتاب۔ چاند اور زمین ایک سمت میں اس طرح واقع ہوتے ہیں۔ کہ چاند زمین کے آگے آ جاتا ہے۔ اور اس کا روشن رخ ہماری طرف سے پھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور بدر کی صورت میں آفتاب اور زمین اور چاند اس طور سے ایک سمت میں واقع ہوتے ہیں۔ کہ چاند زمین کے پیچھے رہتا ہے۔ اور اس کا روشن رخ ہماری طرف پھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور ہلال سے بدر تک چاند زمین کے آگے سے پیچھے کو آتا جاتا ہے۔ اور آفتاب سے مشرق کی طرف رہتا ہے۔ اس باعث سے اس کا روشن رخ روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اور بدر سے ہلال تک اس کے برخلاف اثر پیدا ہوتا ہے۔ یعنی چاند زمین کے پیچھے سے آگے کو آتا ہے۔ اور اس کا روشن رخ زمین کی طرف روز بروز کم ہوتا جاتا ہے۔ اگر زمین گردش نہ کرتی۔ اور ساکن ہوتی۔ تو ہمیشہ $\frac{1}{2}$ روز کے بعد ہلال ہوا کرتا۔ مگر چونکہ زمین بھی ہمیشہ متحرک رہتی ہے۔ اس واسطے یہ صورت $\frac{1}{2}$ روز کے بعد نظر آتی ہے۔

کسوف اور خسوف

اگر چاند اور زمین دونوں کے مدار ایک ہی سطح میں ہوتے۔ تو حالت ہلال میں چاند ہمیشہ آفتاب کو زمین سے بالکل چھپا لیتا۔ اور حالت بدر میں زمین آفتاب کو چاند سے ہمیشہ چھپا لیتی۔ چونکہ یہ صورت واقع نہیں ہوتی۔ تو ثابت ہوا۔ کہ زمین اور

چاند دو نو کا مدار ایک سطح میں نہیں ہے۔ بلکہ چاند کا مدار زمین کے مدار پر اس طرح ترچھا واقع ہے۔ کہ نصف دور میں چاند زمین کے مدار کے نیچے رہتا ہے۔ اور نصف میں اوپر۔ مگر اس قدر نیچا یا اونچا کبھی نہیں ہوتا۔ کہ اپنے قطر کے دو چند فاصلے سے بڑھ جائے۔ جب ہلال کے وقت چاند زمین کے مدار سے اپنے قطر کی نسبت کم بلندی یا پستی پر ہوتا ہے۔ تو وہ آفتاب کے ایک جزو کو زمین کے ایک حصے سے چھپا لیتا ہے۔ اور اس کا نام سورج گھن یا کسوف ہے۔ اس وقت یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ آفتاب کی روشنی جاتی رہی۔ مگر حقیقت میں زمین کی روشنی جاتی رہتی ہے۔ اور چاند کا سایہ اُس کے اوپر آ جاتا ہے۔ اسی طرح جب ہر کے وقت چاند زمین کے سامنے آ جاتا ہے۔ تو زمین آفتاب کی روشنی اس پر نہیں پڑنے دیتی۔ یعنی زمین کا سایہ اس کو تاریک کر دیتا ہے۔ اس کو چاند گھن یا خسوف کہتے ہیں۔ ایک سال میں کم از کم دو خسوف یا کسوف ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات سات اور اکثر اوقات چار ہوتے ہیں۔

سیارات

سیارے بھی زمین کی طرح آفتاب کے گرد حرکت کرتے اور زمین ہی کی طرح اپنے محور پر گردش کرتے ہیں۔ اور ان میں دن اور رات ہوتے ہیں۔ تمام سیارے اپنے قطبوں پر سے چپٹے ہیں۔ اور ان میں موسم بھی ہوتے ہیں۔ بہت سے سیاروں میں بر و بحر اور بادل وغیرہ بھی ہیں۔ اور غالباً وہ آباد بھی

ہیں۔ آفتاب اور سیارات کی نسبت کا حال اس مثال سے
 تمہاری سمجھ میں بخوبی آ جائیگا۔ اگر کسی بڑے میدان میں ایک
 کڑے کو جس کا قطر دو فٹ ہو۔ آفتاب قرار دیں۔ تو اس
 سے ۲۸ گز کے فاصلے پر ایک رائی کے دانے کو عطارد۔ اور
 ۵۲ گز پر ایک متوسط قطر کے دانے کو زہرہ۔ اور ۷۲ گز پر
 ایک بڑے قطر کے دانے کو زمین۔ اور ۱۰۹ گز پر ایک پین
 یا گھنٹیدار سوئی کے سر کو مریخ اور ۲۰۰ گز پر کچھ ریت کے
 ذروں کو خرد سیارات جدیدہ۔ اور ۳۷۳ گز پر ایک رنگترے
 کو مشتری۔ اور ۶۴۸ گز پر ایک نارنگی کو زحل۔ اور ۱۴۵۲
 گز پر ایک شاہ آلو کو یورے نس۔ اور ۲۳۰۰ گز پر ایک
 بیر کو نپ ٹون قرار دینا چاہئے *

سیارات اندرونی و بیرونی

خرد سیارات جدیدہ کے اعتبار سے کل سیارات دو قسم پر
 منقسم ہوتے ہیں۔ ایک کو سیارات اندرونی۔ دوسرے کو سیارات
 بیرونی کہتے ہیں۔ سیارات اندرونی سیارات بیرونی کی نسبت چھوٹے
 ہیں۔ وہ آفتاب کے گرد اپنے دورے کو جلد ختم کر دیتے ہیں۔
 اور تقریباً ۲۴ گھنٹے کے عرصے میں اپنے محوروں پر گھوم جاتے
 ہیں۔ ان میں صرف ایک کے ساتھ چاند ہے * بیرونی سیارات

لے متقدیم کو سیاروں میں سے صرف ۶ سیارے معلوم تھے۔ جب سترھویں
 صدی میں اطالیہ کے بڑے نامی گرامی حکیم گلیلو نے آلہ دور بین ایجاد کیا۔
 اُس وقت سے ۳ بڑے سیارات یعنی یورے نس اور نپ ٹون اور دکن
 اور ۱۱۴ چھوٹے چھوٹے سیارات دریافت ہوئے ہیں *

بہت بڑے بڑے ہیں۔ اور ان کی حرکت آفتاب کے گرد آہستگی کے ساتھ ہے۔ وہ تقریباً ۱۰ گھنٹے میں اپنے محوروں کے گرد دورہ کرتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض کے ساتھ کئی کئی چاند ہیں + ان سیاروں کے علاوہ اور اجرام بھی جن کو ذوات الاذنب یعنی دم دار سیارے کہتے ہیں۔ آفتاب کے گرد حرکت کرتے ہیں + تمام سیارات کے مدار تقریباً دائرے کی شکل میں ہیں۔ لیکن دم دار سیارات کی یہ شکل ہے۔ کہ بہت سے ان میں سے کبھی تو آفتاب کے نہایت قریب ہوتے ہیں۔ اور کبھی نہایت بعید۔ اور بعض کی یہ صورت ہے۔ کہ ۳ ہزار برس تک نظر نہیں آتے + آفتاب اور سب اجرام فلکیہ جو اس کے گرد حرکت کرتے ہیں۔ ان کے سارے انتظام کو نظام شمسی کہتے ہیں +

سطح زمین کی تقسیم

سطح زمین خشکی اور تری پر منقسم ہے۔ ایک چوتھائی کے قریب تو خشکی ہے۔ اور تین چوتھائی کے قریب تری۔ یا یوں سمجھو۔ کہ ۱۰۰ میں سے ۲۵ خشکی ہے۔ اور ۷۵ تری + حصے تری + زمین کی خشک سطح کے بیان میں مندرجہ ذیل اصطلاحیں اکثر کام میں آتی ہیں +

بڑا عظم۔ جزیرہ۔ جزیرہ نما۔ خاکنہ۔ راس۔ ساحل۔ پہاڑ۔ میدان۔ گھاٹی۔ جنگل وغیرہ +

(۱) بڑا عظم خشکی کے اس بڑے قطعے کو کہتے ہیں۔ جس میں بہت سے ملک شامل ہوں۔ مثلاً یورپ۔ ایشیا۔ افریقہ۔ امریکہ +

(۲) جزیرہ خشکی کا وہ قطعہ ہوتا ہے۔ جو چاروں طرف پانی سے گھرا ہوا ہو۔ جیسے سنگدیب۔ برطانیہ کلاں۔ بورنیو *
 (۳) جزیرہ نما خشکی کا وہ قطعہ ہے۔ جس کے تین طرف پانی ہو۔ اور ایک طرف خشکی۔ مثلاً جزیرہ نماے ہند۔ جزیرہ نماے عرب *
 (۴) خاکناے خشکی کے اس تنگ قطعے کو کہتے ہیں۔ جو دو بڑے قطعات خشکی کو باہم ملائے۔ جیسے خاکناے ڈیری سن جو شمالی اور جنوبی امریکہ کو ملاتی ہے *
 (۵) راس خشکی کا ایک گوشہ ہوتا ہے۔ جو دور تک پانی میں چلا جاتا ہے۔ مثلاً راس کماری اور راس امید وغیرہ *
 (۶) ساحل اُس خشکی کو کہتے ہیں۔ جو ایک بڑے قطعے آب کے متصل واقع ہو۔ مثلاً ساحل کارومنڈل *
 (۷) کسی بلند قطعے سنگلاخ کو جو سطح زمین سے اونچا ہو۔ پہاڑ کہتے ہیں۔ اور کمتر بلند کو پہاڑی * جب کئی پہاڑ برابر برابر ایک قطار میں دور تک پھیلے ہوئے چلے جائیں۔ تو ان کو سلسلہ کوہ کہتے ہیں۔ مثلاً ہمالیہ *
 (۸) کوہ آتش خیز یا جوالا مکھی پہاڑ وہ ہے۔ جس میں سے آگ اور دھواں یا رقیق مادہ نکلتا ہو۔ جیسے کوہ اٹنا *
 (۹) میدان خشکی کے اُس قطعے کو کہتے ہیں۔ جو تقریباً ہموار ہو * جو وسیع میدان بلند ہو۔ وہ سطح مرتفع کہلاتا ہے *
 (۱۰) گھاٹی خشکی کا وہ قطعہ ہے۔ جو پہاڑ یا پہاڑیوں کے بیچ میں واقع ہو *

(۱۱) بیابان زمین کے اُس بخرِ قلعے کو کہتے ہیں۔ جو ریت اور پتھروں سے بڑھ ہو۔ جیسے صحرائے افریقہ +
 (۱۲) اگر بیابان میں کوئی مقام سرسبز ہو۔ تو اُس کو نخلستان کہتے ہیں۔ چنانچہ صحرائے افریقہ میں اس قسم کے بہت سے مقام آباد ہیں۔ اور مسافروں کے لئے آرامگاہ تصور کئے جاتے ہیں۔ جیسے فیضان +

کرۃ زمین کی خشکی میں سے $\frac{1}{4}$ کے قریب شمالی نصف کرے میں واقع ہے۔ اور $\frac{1}{4}$ کے قریب جنوبی نصف کرے میں۔ اور یہ بات بہت عجیب ہے۔ کہ سب بڑے اعظم شمال کی طرف سے پھوٹے ہیں۔ اور جنوب کی طرف سے نوکدار + پُرانی دنیا یعنی ایشیا۔ یورپ۔ افریقہ میں پہاڑ اور سطوح مرتفع بکثرت ہیں۔ مگر نئی دنیا یعنی جنوبی و شمالی امریکہ میں چوڑی گھاٹیاں اور پست میدان زیادہ ہیں + عموماً یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ پُرانی دنیا میں پہاڑوں کے بڑے بڑے سلسلے مشرق سے مغرب کی طرف اس طرح پھیلتے ہیں۔ کہ ان کے شمال کی طرف ڈھلان زیادہ ہے۔ اور جنوب کی طرف کم۔ نئی دنیا میں بڑے بڑے پہاڑوں کے سلسلے شمال سے جنوب کی طرف پھیلتے ہیں۔ اور اس میں مشرق کی طرف ڈھلان زیادہ ہے۔ اور مغرب کی طرف کم + دنیا میں سب سے بلند پہاڑ کوہ اورسٹ سطح بحر سے ساڑھے پانچ میل کے قریب بلند ہے۔ اس کو گوری شنکر بھی کہتے ہیں۔ اور نیپال و تبت کے مابین واقع ہے +

تاہم یہ بلندی زمین کے قد و قامت کے مقابلے میں ایسی

ہے۔ جیسے رنگترے کے چھلکے پر دانے دانے سے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ چونکہ زمین کے مختلف اضلاع کی بلندی مختلف ہے۔ یعنی بعض کی کم اور بعض کی زیادہ۔ اس واسطے ہر مقام کی بلندی سطح بحر سے لی جاتی ہے + چونکہ بلند سے بلند پہاڑ سطح مرتفع سے شروع ہوتا ہے۔ اس واسطے خاص اس کی بلندی اس قدر نہیں ہوتی۔ جس قدر خیال کی جاتی ہے +

تری کا بیان

سطح زمین کی تری کے بیان میں مذکورہ ذیل اصطلاحیں اکثر کام میں آتی ہیں۔ بحر۔ بحیرہ۔ بحر الجزائر۔ کھاڑی یا خلیج۔ جھیل۔ آبناے۔ رودبار۔ دریا +

Ocean (۱) بحر پانی کے ایک بہت بڑے قطعے کو کہتے ہیں۔ جیسے بحر ہند۔ بحر الکاہل وغیرہ +

Sea (۲) بحیرہ بھی پانی کا ایک بڑا قطعہ ہوتا ہے۔ مگر بحر سے چھوٹا۔ اور تقریباً تمام اطراف سے خشکی سے گھرا ہوا۔ جیسے بحیرہ اسود۔ بحیرہ روم وغیرہ +

(۳) بحر الجزائر پانی کے اُس قطعے کو کہتے ہیں۔ جس میں بہت سے جزائر ایک دوسرے کے متصل واقع ہوں۔ جیسے بحر الجزائر واقع مشرق یونان +

Bay (۴) کھاڑی یا خلیج پانی کے اُس قطعے کو کہتے ہیں۔ جو خشکی کو دور تک کاٹتا چلا گیا ہو۔ جیسے خلیج فارس اور خلیج بنگالہ +

Lake (۵) جھیل پانی کے اُس قطعے کو کہتے ہیں۔ جو چاروں

خشکی سے گھرا ہوا ہو۔ جیسے جھیل مان سرور واقع ملک
تبت * جن جھیلوں میں دریا گرتے ہیں۔ اور ان میں سے
کوئی دریا نہیں نکلتا۔ اُن کا پانی اکثر کھاری ہوتا ہے۔ اس
قسم کی جھیلوں کو بحیرہ بھی کہتے ہیں *۔

(۶) آبرے پانی کا وہ قطعہ ہے۔ جو دو بڑے قطعات
آب کو وصل کرے۔ جیسے آبرے جبل طارق جو بحیرہ روم کو
بحر اوقیانوس سے وصل کرتی ہے *۔

(۷) رودبار عموماً آبرے سے چوڑا ہوتا ہے۔ جیسے
رودبار سینٹ جارج جو مابین ملک آئر لینڈ اور ویلز کے
ہے *۔

(۸) خشکی پر بہتے ہوئے بہت سے پانی کو جو پہاڑ یا
جھیل سے نکلتا ہے۔ اور میدان سے ہو کر سمندر میں
جا گرتا ہے۔ دریا کہتے ہیں * جس مقام سے دریا نکلتا ہے۔
اُس کو منبع * اور جہاں ختم ہوتا ہے۔ اُس کو دہانہ بولتے
ہیں * ان دونوں کے بیچ میں جس مقام سے دریا گزرتا ہے۔
اُس کو گزر گاہ دریا کہتے ہیں۔ جو دریا دوسرے دریا میں
گر کر اپنا اصل نام برقرار نہیں رکھتا۔ وہ اس دریا کا
معاون اور مددگار کہلاتا ہے۔ جیسے جمنائنگا کی معاون
و مددگار ہے *۔

(۹) زمین کے جس قطعے کے مٹی ٹالے بہ کر کسی دریا میں جا لیں
وہ اس دریا کا طاس ہے۔ جس کو انگریزی میں بیسن
کہتے ہیں *۔

(۱۰) پہاڑ یا زمین کا بلند قطعہ جو دو طاسوں یا بیسنوں کو

ایک دوسرے سے جدا کرے۔ اُس کو فاصلِ آب کہتے ہیں +

بحر

حقیقت میں تمام کرۂ زمین پر صرف ایک بحر ہے۔ کیونکہ آب شور کے کل بڑے قطعے باہم ملے ہوئے ہیں۔ مگر جغرافیہ دانوں نے آسانی کے واسطے اسے کئی حصوں پر منقسم کیا ہے + بحر کی تھاہ پر بھی ویسی ہی ناہمواریاں ہیں۔ جیسی خشکی پر یعنی اس کی تھاہ پر بھی خشکی کی سطح کی مانند پہاڑ اور پہاڑیاں اور گھاٹیاں اور ہموار سطحیں واقع ہیں + بحر کا زیادہ سے زیادہ عمق جو اب تک دریافت ہوا ہے۔ $\frac{1}{4}$ ہ میل ہے۔ مگر بعض بعض مقام ایسے بھی ہیں۔ کہ جہاں کی تھاہ آج تک کسی نے نہیں پائی + تری کے بہت بڑے بڑے حصے یہ ہیں۔ اول بحر اوقیانوس اس کو بحرِ اٹل لیکن ٹھک بھی کہتے ہیں۔ دوم پے سی فک۔ اس کو بحرِ الکاہل بھی کہتے ہیں۔ سوم بحر ہند۔ چہارم بحر شمالی۔ پنجم بحر جنوبی + بحر اوقیانوس پُرانی دنیا کے مغربی اور نئی دنیا کے مشرقی کناروں کے بیچ میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کا زیادہ سے زیادہ طول ۹ ہزار میل کے قریب ہے۔ اور عرض تین ہزار میل سے چار ہزار میل تک۔ اس کا نہایت زیادہ گہرائی شمال اور جنوب کی طرف ہے +

بحرِ الکاہل جو سب بحروں سے بڑا ہے۔ ایشیا اور امریکہ کے بیچ میں واقع ہے۔ وہ کرۂ زمین کے ایک تہائی حصے کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور اس کا طول شمالاً اور جنوباً ۹ ہزار میل کے قریب ہے۔ اور عرض شرقاً و غرباً ۱۲ ہزار میل کے قریب +

بحر ہند ایشیا کے جنوب کی طرف واقع ہے۔ اور اس کا طول
 و عرض دونوں چھ چھ ہزار میل کے قریب ہیں + بحر شمالی
 کی نسبت یہ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ وہ قطب شمالی کی طرف پھیلا
 ہوا ہے۔ مگر حقیقت میں اس کا اور بحر جنوبی کا حال بھی
 طرح معلوم نہیں + دریاؤں کا پانی جو سمندر میں جا کر ملتا
 ہے۔ نمک اور چونا اپنے ساتھ ملا کر لے جاتا ہے۔ جس سے
 گھونگے اپنے سنگھ اور مونگے کے کیڑے اپنے گھر بناتے ہیں +
 کھاری پانی اتنی جلدی خشک نہیں ہوتا۔ جتنی جلدی میٹھا
 پانی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے۔ اگر بحر کا پانی میٹھا ہوتا۔
 تو وہ ہوا کو اس قدر مرطوب کر دیتا۔ کہ اس سے ہم کو بہت
 نقصان ہوتا + بحر کے پانی کے کھاری ہونے سے کئی مطلب
 نکلتے ہیں۔ اور یہ امر مثال آئندہ سے ظاہر ہو جائیگا۔ کسی
 ظرف میں تھوڑا سا پانی ڈالو۔ اور اس میں جس قدر نمک
 گھل سکے۔ ملاؤ۔ اس صورت میں پانی تو پہلے کی نسبت زیادہ
 نہ ہو جائیگا۔ مگر چونکہ نمک اس میں ملایا گیا ہے۔ اس کا
 وزن بے شک زیادہ ہو جائیگا۔ اب ظاہر ہے۔ کہ خشک
 ہونے والی شے پانی ہے۔ نمک نہیں ہے۔ یعنی بخارات
 صرف پانی سے بنتے ہیں۔ پس خالص پانی کی کچھ مقدار
 بخارات بن کر اڑ جاتی ہے۔ اور باقی میں بہت شور اور
 ٹنکنی ہو جاتی ہے۔ اور اسی سبب سے یہ پانی کھاری اور
 بھاری ہو جاتا ہے + اب دیکھو۔ کہ جس مقام پر زیادہ گرمی
 ہوتی ہے۔ وہاں زیادہ بخارات اٹھتے ہیں۔ چنانچہ دُنیا کے
 گرم اضلاع میں بخارات بہت اُٹھتے ہیں۔ اسی واسطے وہاں

کا پانی زیادہ بھاری اور کھاری ہو جاتا ہے۔ لیکن جب پانی کے ایک ہی قطعے کے دو حصے وزن میں مختلف ہوں۔ تو ان میں ایک حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس باعث سے وہ آپس میں مل جاتے ہیں۔ مثلاً خطِ استوا پر گرمی کی تیزی کے علاوہ آبِ شور کی نمکینی کل پانی کو حرکت دے کر آپس میں ملا دیتی ہے۔ اور اس حرکت سے جو جو ملک اس کے کنارے پر واقع ہیں۔ ان کو گرمی اور سردی دونو پہنچاتی ہے۔ یعنی خطِ استوا کے سمندروں کا بھاری اور گرم پانی سرد ملکوں کی طرف جاتا ہے۔ اور وہاں کا ہلکا اور سرد پانی خطِ استوا کے گرم ملکوں کی طرف چلا آتا ہے۔ اور اس طرح ان مقامات میں گرمی اور سردی پہنچتی ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو سردی اور گرمی پہنچانے کے لئے کیا کیا طریق پیدا کئے ہیں *

گرہ زمین کی فرضی تقسیم

افقِ عیدِ نگاہ کو کہتے ہیں * نقاطِ سمت شمار میں چار ہیں۔ یعنی شمال و جنوب و مشرق و مغرب * دوپہر کے وقت سایہ ہمیشہ قطب کی طرف ہوتا ہے۔ پس اگر سائے پر ایک خط کھینچیں۔ تو اس سے جنوب اور شمال کی سمت معلوم ہو جائیگی۔ اور اگر اس خط پر ایک عمود ڈالا جائے۔ تو یہ عمود مشرق و مغرب کی سمت کو ظاہر کریگا * ان نقاطِ سمت سے اُفق کا دائرہ چار برابر حصوں میں تقسیم ہوتا ہے * جو مقام مرکز یعنی سر کے اوپر ہے۔ سمت الراس کہلاتا ہے *

ہر ایک دائرہ خواہ بڑا ہو۔ خواہ چھوٹا۔ ۳۶۰ درجوں پر منقسم سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے نوے نوے درجے کے چار زاویوں پر اس کا اندازہ کرتے ہیں۔ پس زاوئے اور درجے صرف دائرے کے حصوں کے نام ہیں۔ اور ان کی مقدار دائرے کی مقدار پر منحصر ہے +

خط استوا وہ دہمی دائرہ ہے۔ جو قطبوں سے برابر فاصلے پر کرۂ زمین کے گرد کھینچا جائے۔ یہ خط زمین کے دو برابر حصے کرتا ہے۔ ان میں سے ایک کا نام نصف کرۂ شمالی ہے۔ اور دوسرے کا نصف کرۂ جنوبی + نصف کرۂ شمالی میں وہ تمام خشکی اور تری شامل ہے۔ جو خط استوا اور قطب شمالی کے مابین واقع ہے۔ اور نصف کرۂ جنوبی میں وہ کل خشکی و تری داخل ہے۔ جو خط استوا اور قطب جنوبی کے مابین ہے۔ لندن قطب شمالی سے ۲۶ سو میل اور خط استوا سے ۳۷ سو میل ہے +

خط استوا سے کسی مقام کا فاصلہ شمال یا جنوب کی طرف اس مقام کا عرض بلد ہے۔ مثلاً کہا کرتے ہیں۔ کہ شہر لٹن برا اور ماسکو کا عرض بلد ایک ہی ہے۔ یعنی وہ دونو خط استوا سے برابر فاصلے پر واقع ہیں + جملہ مقامات جو خط استوا سے شمال کی جانب واقع ہیں + عرض بلد شمالی میں ہیں۔ اور جو اس سے جنوب کی طرف ہیں۔ عرض بلد جنوبی میں ہیں + عرض بلد کا ایک درجہ تقریباً ۲۹ میل انگریزی کے برابر ہوتا ہے۔ اور خط استوا سے قطب تک نوے درجے ہوتے ہیں + ہر ایک مقام کا عرض بلد اس مقام کے افق

سے قطبی ستارے کی بلندی کے درجے دریافت کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بیان آئندہ سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے۔ قطب ارضی پر ستارہ قطبی سمت الرأس پر نظر آتا ہے۔ اور خط استوا سے آسمانی ستارہ قطبی کا دائرہ افق ہوتا ہے۔ اور جب قطب سے خط استوا کی طرف جاتے ہیں۔ تو ستارہ قطبی سمت الرأس سے نیچا ہوتا جاتا ہے۔ اور آسمان کا جو حصہ قطب اور افق کے مابین واقع ہے۔ نوے درجے سے کم ہوتے ہوئے صفر ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کسی مقام کے افق سے قطبی ستارے کی وہی بلندی ہوتی ہے۔ جو اس مقام کا عرض بلد ہے۔

نصف النہار وہ وہی دائرے ہوتے ہیں۔ جو ایک قطب سے دوسرے قطب تک کھینچے جائیں۔ اور یہ دائرے خط استوا پر عمود ہوتے ہیں۔ زمین اپنے محور پر مغرب سے مشرق کی طرف حرکت کرتی ہے۔ اور ایک گردش محوری سے ایک دن رات پیدا ہوتا ہے۔ اب فرض کرو۔ کہ ایک دائرہ قطب سے قطب تک یعنی محور کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کھینچا جائے۔ تو کل مقام جو اس دائرے پر ہو گئے۔ ایک ہی نصف النہار پر رہیں گے۔ اور ان کی گردش بھی ساتھ ہی شروع ہوگی۔ اور ساتھ ہی ختم ہو جائیگی۔ اور ان میں دوپہر سے پہلے یا پیچھے ایک ہی وقت ہوگا۔

کسی خاص نصف النہار سے کسی مقام کا فاصلہ مشرق یا مغرب کی طرف طول بلد ہے۔ اکثر لوگ مقامات کا طول بلد اس دائرہ نصف النہار سے لیتے ہیں۔ جو ان کے دارالخلافہ

پر سے ہو کر گزے + مثلاً فرامیس نصف النہار پیرس سے لیتے ہیں۔
 اور انگریز نصف النہار گرینچ سے جہاں رصد گاہ سلطانی یعنی
 بادشاہی جنتر منتر ہے + جب ہم کسی مقام کی نسبت یہ کہتے
 ہیں۔ کہ اس کا طول بلد ۱۵ درجے مشرقی ہے۔ تو ہماری یہ
 مراد ہے۔ کہ وہ نصف النہار گرینچ سے ۱۵ درجے کے فاصلے
 پر مشرق کی طرف واقع ہے + گرہ زمین کے طول بلد کے خط
 ۳۶۰ درجوں پر منقسم ہیں۔ اور چونکہ طول بلد کے تمام
 دوائر قطب سے قطب تک کچھے ہوئے قیاس کئے گئے ہیں۔
 اس لئے ان دوائر کا حال تمہاری سمجھ میں اس طرح بخوبی
 آ جائیگا۔ کہ ایک رنگترے کو تمہارے سامنے پچھیل کر یا
 چھتری کو کھول کر رکھ دیں۔ رنگترے یا چھتری کے نہایت
 چوڑے حصے کو خط استوا سمجھو۔ اور رنگترے کی پھانکوں
 یا چھتری کی تیلیوں کو خطوط طول بلد خیال کرو + خط استوا
 پر ایک درجہ طول بلد کی لمبائی تخمیناً ۶۹ میل ہوتی ہے۔
 مگر لندن پر سے جو دائرہ خط استوا کے متوازی گذرتا ہے۔
 اس پر ایک درجہ طول بلد کی لمبائی صرف ۴۳ میل کے
 قریب ہے + چونکہ زمین مغرب سے مشرق کو جاتی ہے۔
 اس واسطے جو مقام ہم سے مشرق کی طرف واقع ہیں۔
 وہ ہم سے پہلے آفتاب کی روشنی کے سامنے آتے ہیں۔
 اور جو مقام ہم سے مغرب کی طرف ہیں۔ ان پر ہمارے
 بعد آفتاب طلوع ہوتا ہے + جن مقامات میں پندرہ درجے
 طول بلد کا فاصلہ ہے۔ اُن کے وقت میں ایک گھنٹے
 کا فرق رہتا ہے۔ مثلاً جو مقام کسی جگہ سے پندرہ

درجے مشرق کی طرف ہے۔ وہاں جس وقت دن کے گیارہ بجینگے۔ تو اُس دوسری جگہ دس بجینگے۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ اور لندن کے دائرہ عرض بلد پر پڑنے گیارہ میل پر ایک منط کا تفاوت ہو جاتا ہے * انگلستان کا ہر ایک ناخدا بحری سفر میں اپنے ساتھ ایک گھڑی رکھتا ہے۔ اور روانگی کے وقت اُس کو گرینج کے وقت کے موافق درست کر لیتا ہے۔ پھر وہ ہر روز جس مقام پر ہوتا ہے۔ وہاں دیکھتا ہے۔ کہ آفتاب کس وقت وہاں کے نصف النہار پر پہنچا۔ یعنی کس وقت وہاں ٹھیک دوپہر ہوئی۔ پس اُس وقت میں اور اُس کی گھڑی کے بارہ بجنے میں جو فرق ہوتا ہے۔ اس سے اس مقام کا طول بلد معلوم ہو جاتا ہے۔ فرض کرو۔ کہ جب اس مقام پر بارہ بجیں۔ اور اس کی گھڑی میں دس۔ تو ناخدا کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ میں گرینج سے تیس درجے مشرق کی طرف ہوں۔ یا کسی مقام پر بارہ بجیں۔ اور اس کی گھڑی میں ایک بجے۔ تو اُس کو معلوم ہوگا۔ کہ میں پندرہ درجے مغرب کی طرف ہوں *

اگر زمین کا محور اس کے مدار پر سیدھا واقع ہوتا۔ تو خط استوا مدار کا ہم سطح اور آفتاب اس پر ہمیشہ عمود رہتا۔ مگر چونکہ محور زمین سمت عمود سے $۲۳\frac{1}{4}$ درجے کا زاویہ بناتا ہے۔ اس واسطے خط استوا کو مدار زمین پر $۲۳\frac{1}{4}$ درجے کا میلان ہے * وہ خط جو زمین کے گرد مدار آفتاب کا ہم سطح ہے۔ **طریق الشمس** کہلاتا ہے۔ اس دائرے

کا نصف خط استوا کے شمال کی طرف واقع ہے۔ اور نصف جنوب کی طرف۔ یعنی وہ شمال و جنوب دونو طرف سے خط استوا کو اس طرح تقاطع کرتا ہے۔ کہ بیچ میں $۲۳\frac{1}{۲}$ درجے کا زاویہ پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ زمین آفتاب کے گرد سالانہ حرکت کرتی ہے۔ اس لئے وہ مقام جو طریق الشمس پر واقع ہیں۔ اپنی اپنی باری سے ایک دفعہ آفتاب کے مقابل ہو جاتے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص زمین کے گرد سال بھر طریق الشمس پر سفر کرے۔ تو آفتاب دوپہر کے وقت ہمیشہ اس کے سمت الراس پر رہیگا۔ یعنی اس سے جنوب یا شمال کو نہیں جائیگا۔ وہ دائرے جو زمین کے گرد طریق الشمس کی انتہا کے شمالی اور جنوبی نقطوں پر خط استوا کے متوازی کھچے ہوئے ہیں۔ خط سرطان اور خط جدی کہلاتے ہیں۔ خط سرطان خط استوا سے شمال کی جانب $۲۳\frac{1}{۲}$ درجے یعنی ۱۶۰۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور خط جدی اسی قدر جنوب کی طرف۔

جب آفتاب خط استوا پر ہوتا ہے۔ تو اُس کی روشنی دونو قطبوں پر یعنی ہر طرف ۹۰ درجے پہنچتی ہے۔ اور جس قدر آفتاب خط استوا سے شمال کو جاتا ہے۔ اُسی قدر وہ قطب شمالی سے پرے اپنی روشنی پہنچاتا ہے۔ جب آفتاب ماہ جون میں خط استوا سے شمال کی طرف ۱۶۰۰ میل ہوتا ہے۔ تو اس کی شعاعیں قطب شمالی سے ۱۶۰۰ میل ہی پرے تک جاتی ہیں۔ اور قطب جنوبی سے ۱۶۰۰ میل اس طرف آ جاتی ہیں۔ اور ماہ دسمبر میں جب آفتاب خط استوا سے ۱۶۰۰ میل

جنوب کی طرف ہوتا ہے۔ تو قطب شمالی کے گرد ۱۴۰۰ میل تک روشنی نہیں ہوتی۔ اور قطب جنوبی کے گرد ۱۴۰۰ میل تک روشنی رہتی ہے۔ قطبین سے ۱۴۰۰ میل کے فاصلے پر جو دائرے کھینچے گئے ہیں۔ وہ دائرے قطبی کہلاتے ہیں۔ ان میں سے جو دائرہ شمال کی جانب یعنی قطب شمالی کے قریب ہے۔ وہ دائرہ قطب شمالی کہلاتا ہے۔ دوسرے کو دائرہ قطب جنوبی کہتے ہیں +

سطح زمین پانچ منطقوں پر منقسم ہے۔ اور ان کی تفصیل یہ ہے۔ ایک منطقہ حارہ اور دو معتدلے اور دو بارہ۔ یہ لفظ منطقہ کے معنی ٹکے کے ہیں۔ اور ان خطوں کو منطقہ اس وجہ سے کہتے ہیں۔ کہ وہ زمین کے گرد مثل پٹکوں کے واقع ہیں + منطقہ حارہ جو سطح زمین کا وسطی حصہ ہے۔ خط سرطان سے خط جدی تک یعنی خط استوا سے ۱۴۰۰ میل شمال کی طرف اور ۱۴۰۰ میل جنوب کی جانب پھیلا ہوا ہے۔ جو لوگ اس منطقے میں آباد ہیں۔ سال میں خاص وقت پر آفتاب اُن کے عین سمت الہ اس پر آ جاتا ہے۔ اور وہاں گرمی کی بہت شدت ہوتی ہے۔ اور رات دن تقریباً برابر رہتے ہیں۔ یعنی آفتاب تمام سال ۶ بجے کے قریب نکلتا ہے۔ اور ۶ بجے کے قریب غروب ہو جاتا ہے۔ افریقہ اور جنوبی امریکہ کے اکثر شہر اسی منطقے میں واقع ہیں +

منطقہ معتدلہ شمالیہ منطقہ حارہ سے ۳ ہزار میل شمال کی طرف پھیلا ہوا ہے۔ یعنی خط سرطان سے دائرہ قطب شمالی

تک واقع ہے۔ اس منطقے میں آفتاب سمت الراس پر کبھی نہیں دکھائی دیتا۔ اور اسی سبب سے وہاں گرمی اس قدر نہیں پڑتی۔ جس قدر منطقہ حارہ میں ہوتی ہے۔ تقریباً تمام یورپ اور ایشیا کا $\frac{1}{8}$ حصہ اور شمالی امریکہ کا بھی $\frac{1}{8}$ حصہ منطقہ معتدلہ شمالیہ میں واقع ہے +

منطقہ بارودہ شمالیہ نصف کرہ شمالی کے باقی حصے میں یعنی دائرہ قطب شمالی سے قطب شمالی تک ۱۴۰۰ میل میں پھیلتا ہے۔ اور برس کے بعض ایام میں آفتاب اس منطقے کی حدود سے بالکل چھپ جاتا ہے۔ وہاں کی آب و ہوا نہایت سرد ہے۔ اور تقریباً سال بھر وہاں کی خشکی و تری دونوں پر برف اور پالا جما رہتا ہے۔ ایشیا اور شمالی امریکہ کے شمالی اضلاع اسی منطقے میں واقع ہیں +

منطقہ معتدلہ جنوبیہ منطقہ حارہ سے ۳ ہزار میل جنوب کی طرف یعنی خط جدی سے دائرہ قطب جنوبی تک پھیلتا ہے۔ وہاں کی آب و ہوا تقریباً ویسی ہے۔ جیسی منطقہ معتدلہ شمالیہ کی۔ قریب $\frac{1}{8}$ حصہ افریقہ اور $\frac{1}{8}$ حصہ جنوبی امریکہ اور $\frac{1}{8}$ حصہ آسٹریلیا کا اسی منطقے میں واقع ہیں +

دونوں معتدل منطقے سطح زمین کے نصف حصے کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اور منطقہ بارودہ جنوبیہ جو نصف کرہ جنوبی کا باقی حصہ ہے۔ اس کا حال منطقہ بارودہ شمالیہ کا سا ہے۔ یعنی یہاں بھی آفتاب کبھی بالکل نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ اور سردی شدت سے پڑتی ہے +

قطعات زمین کی حرارت

ہم پیشتر بیان کر چکے ہیں۔ کہ خط استوا پر حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ اور جس قدر ہم کسی قطب کی طرف جائیں۔ اسی قدر حرارت کم ہوتی جائیگی۔ مگر اب یہ بھی خیال کر لینا چاہئے۔ کہ حرارت کا کم و زیادہ ہونا کچھ اسی بات پر منحصر نہیں ہے۔ کہ جو مقام خط استوا سے قریب ہو۔ وہی گرم ہو۔ اور جو اس سے بعید ہو۔ وہ سرد۔ بلکہ حرارت کی کمی و زیادتی مقاموں کی بلندی و پستی پر بھی منحصر ہے۔ یعنی جو مقام سطح بحر سے زیادہ بلندی پر واقع ہیں۔ وہ بہ نسبت اُن کے جو کم بلندی پر ہیں۔ زیادہ سرد ہیں۔ چنانچہ منطقہ حارہ میں بھی بلند اضلاع کی آب و ہوا اکثر سرد اور نہایت خوش آئند ہوتی ہے +

آفتاب کی شعاعیں جو ہوا میں ہو کر گذرتی ہیں۔ ان سے تو کچھ گرمی ہوا میں پڑتی ہی ہے۔ لیکن سطح زمین سے جو گرمی منعکس ہوتی ہے۔ وہ زیادہ تر گرمئے ہوا کا باعث ہوتی ہے۔ جس قدر ہم بلندی پر چڑھتے ہیں۔ اسی قدر ہوا کم گرم پاتے ہیں۔ اور زیادہ بلندی پر وہ اس قدر ہلکی اور لطیف ہو جاتی ہے۔ کہ حرارت اس میں مخلوط نہیں ہو سکتی۔ خط استوا پر بھی جو مقام سطح بحر سے تین میل بلند ہیں۔ وہ ہمیشہ برف میں بچھے رہتے ہیں۔ منطقہ حارہ کے شمال اور جنوب کی طرف بتدریج کم بلندی پر برف جمتی ہے۔ یعنی جس قدر ہم خط سرطان سے شمال

کو اور خطِ جدی سے جنوب کو جاتے ہیں۔ اُسی قدر کم بلندی پر برف پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ قطبوں پر پانی کے برف بن جانے کے لئے بلندی کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی۔ اور وہاں خود سطحِ بحر جم جاتی ہے۔ اگر لندن کے قریب کوئی پہاڑ ڈیڑھ میل بلند ہوتا۔ تو اُس کی چوٹی ہمیشہ برف سے چھپی رہتی +

اس کے علاوہ حرارت کی زیادتی اور کمی میں سطحِ زمین کی خشکی و تری کو بھی بہت دخل ہے۔ موسم گرما میں بحر کا پانی بہ نسبت اُن پہاڑوں کے جو اس کے کنارے پر واقع ہیں۔ سرد ہوتا ہے۔ بخلاف اُس کے جاڑے میں یہ صورت ہوتی ہے۔ کہ کنارے پر پالا پڑتا ہے۔ اور سمندر نہیں جمتا + وہ جزیرے اور ساحل جو منطقہٴ حارہ میں یا اس کے قریب واقع ہیں۔ آب و ہوا کے اعتبار سے اس قدر گرم نہیں۔ جس قدر کہ وہ ممالک گرم ہیں۔ جو بحر کے متصل نہیں + معتدل اور بارہ منطقتوں کے جزیروں اور ساحلوں کی آب و ہوا جاڑے کے موسم میں اُن ملکوں کی نسبت جو سمندر سے فاصلے پر واقع ہیں۔ کچھ زیادہ گرم ہوتی ہے۔ یعنی اس قدر سرد نہیں ہوتی۔ جس قدر ممالک غیر متصلہ بحر کی آب و ہوا سرد ہوتی ہے۔ جو بڑے اعظم اضلاع قطبیہ سے پیوستہ یا اُن کے قریب واقع ہیں۔ ان کا بہت سا حصہ ان اضلاع کے باعث موسمِ سرما میں نہایت سرد ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے اضلاع شمالی امریکہ اور ایشیا میں واقع ہیں + جن ملکوں کا نشیب خطِ استوا کی طرف ہے۔ وہ زیادہ

گرم ہوتے ہیں۔ اور جن کا نشیب قطبوں کی طرف ہے۔
وہ کم گرم ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی باعث سے ہنگری کا ملک
پولینڈ کی نسبت زیادہ گرم ہے +

ہوا کی حرکت پر بھی حرارت کی کمی بیشی موقوف ہوتی ہے۔
یعنی جو ہوا خط استوا کی جانب سے چلتی ہے۔ وہ گرم ہوتی
ہے۔ اور جو قطب کی طرف سے آتی ہے۔ سرد ہوتی ہے +
منطقہ حارہ میں جو ہوا اضلاع غیر متصلہ بحر سے آتی ہے۔
گرم ہوتی ہے۔ اور جو سمندر کی طرف سے آتی ہے۔ سرد
ہوتی ہے + سرد دلایتوں میں سمندر کی ہوا کم سرد ہوتی ہے۔
اور خشکی کی نہایت سرد +

بحر کی رو بھی ملکوں کی آب و ہوا پر بڑا اثر رکھتی ہے۔
جو رو اضلاع حارہ سے آتی ہے۔ وہ سرد ملکوں کی آب و
ہوا کو کچھ گرم کر دیتی ہے۔ مثلاً خلیج میکسیکو کی گرم رو
ساحل برطانیہ و ناروے کی آب و ہوا کو کچھ گرمی پہنچاتی
ہے۔ اور قطب کی سرد رو گرین لینڈ اور لشبرے ڈار کی
آب و ہوا کو سرد کرتی ہے +

ابر کے ہونے یا نہ ہونے پر بھی حرارت کی کمی اور
زیادتی منحصر ہے۔ موسم گرما میں بادل آفتاب کی گرمی
کے سد راہ ہوتے ہیں۔ اور موسم سرما میں وہ زمین
سے گرمی کو منعکس نہیں ہونے دیتے۔ چنانچہ ملک ناروے
کی آب و ہوا جہاں ہمیشہ بادل رہتے ہیں۔ سوڈن کی آب و ہوا
کی نسبت نہ تو گرمی میں بہت گرم ہوتی ہے۔ اور نہ
جاڑے میں بہت سرد + جن ملکوں میں زراعت اچھی طرح

ہوتی ہے۔ اور زمین کا بہت ساحۂ نہ تو جنگلوں سے گھرا ہوا
ہوتا ہے۔ اور نہ بالکل چٹیل میدان۔ ان میں حرارت ہمیشہ
یکساں رہتی ہے +

روے زمین کی روئیدگی

گرم ملکوں میں جو خط استوا کے قریب ہیں۔ طرح طرح
کے خوش رنگ اور بڑے بڑے درخت ہوتے ہیں۔ لیکن
جس قدر ہم اضلاع قطبہ کی طرف جاتے ہیں۔ اسی قدر
درخت اور پودے کم اور چھوٹے نظر آتے ہیں۔ وہی پودے
جن کا قد منطقہ معتدلہ میں چھوٹا ہوتا ہے۔ منطقہ حارہ میں
خاصے بڑے درخت پائے جاتے ہیں۔ اور جو پودے منطقہ معتدلہ
میں بڑے درخت ہیں۔ قطب کے قریب چھوٹے ہوتے ہیں +
منطقہ حارہ میں پھولوں کے درخت قد آدم سے زیادہ ہوتے
ہیں۔ اور منطقہ معتدلہ میں قد آدم۔ اور قطب کے قریب
زمین سے کچھ ہی اونچے ہوتے ہیں + اگر کسی بلند پہاڑ پر
چڑھیں۔ تو بھی نباتات میں اسی قسم کا تفاوت پایا جاتا
ہے۔ چنانچہ کوہ ہمالیہ کے دامن میں اضلاع حارہ کے درخت
پائے جاتے ہیں۔ درجہ بدرجہ زیادہ بلندی پر اضلاع معتدلہ
و بارہ کے سے پودے دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہاں تک
کہ نہایت بلندی پر ایسے ٹیلے دکھائی دیتے ہیں۔ جو برون
سے ہمیشہ پوشیدہ رہتے ہیں۔ اور وہاں کسی قسم کی روئیدگی
نہیں ہوتی +

حاصل کلام یہ ہے۔ کہ منطقہ حارہ میں درخت کثرت سے

اُگتے اور سرعت سے بڑھتے ہیں۔ اور وہاں سے قطبوں کی طرف درختوں کی قسمیں بتدریج کم اور قد بھی چھوٹے ہوتے جاتے ہیں +

خط استوا سے قطبوں تک نباتات کے لحاظ سے آٹھ منطقے ہیں۔ چنانچہ نصف کرۂ شمالی کی تقسیم بیان آئے۔ اس سے ظاہر ہے + اوّل منطقہ متصلہ خط استوا۔ اس میں کھجور۔ تار۔ کیے۔ لونگ۔ الائچی وغیرہ مصالح کے درخت اور بن اور اسی قسم کی چیزیں ہوتی ہیں + دوم وہ منطقہ جو خط سرطان کے قریب واقع ہے۔ اس میں انجیر۔ نیشکر۔ چاول۔ جوار۔ باجرہ۔ روئی وغیرہ پیدا ہوتی ہے + سوم منطقہ متصلہ خط سرطان۔ اس میں میندھی۔ زیتون۔ چائے۔ چاول۔ جوار۔ باجرہ روئی وغیرہ ہوتی ہے + چہارم وہ منطقہ جو خط سرطان سے شمال کی طرف منطقہ معتدلہ کے گرم حصے میں واقع ہے۔ اس میں وہ درخت ہوتے ہیں۔ جو ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ انگور۔ گندم۔ کئی۔ بادام۔ اخروٹ وغیرہ ہوتے ہیں + پنجم منطقہ معتدلہ کا سرد حصہ۔ اس میں وہ اناج اور درخت پیدا ہوتے ہیں۔ جو انگلستان میں کثرت سے پائے جاتے ہیں + ششم منطقہ متصلہ دائرۂ قطبی۔ اس میں صنوبر۔ بید اور کچھ جو بھی پیدا ہوتے ہیں + ہفتم وہ منطقہ جو قطب کے قریب واقع ہے۔ اس میں کئی قسم کے پہاڑی پھول اور نرم نرم خوشنما گھاس پیدا ہوتی ہے۔ + ہشتم منطقہ قطبیہ جہاں درخت کا نام بھی نہیں ہے +

یہاں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نباتات کی پیدائش حرارت کی زیادتی اور کمی پر منحصر ہے۔ مگر حرارت بھی مختلف مقامات میں موسم کے تغیر و تبدل کے سبب سے متفاوت ہوتی ہے۔ بعض ملکوں میں گرمیوں میں گرمی بہت ہوتی ہے۔ اور جاڑوں میں جاڑا شدت سے پڑتا ہے۔ اور بعض ملکوں میں نہ گرمی میں زیادہ گرمی ہوتی ہے۔ اور نہ جاڑے میں زیادہ سردی۔ بعض درخت زیادہ سردی کے متحمل نہیں ہوتے۔ اور بعض زیادہ سردی کی برداشت کر سکتے ہیں۔ اور گرمی میں بھی ان کے واسطے زیادہ گرمی چاہیئے + رطوبت کے تفاوت سے بھی درختوں پر وہی اثر ہوتا ہے۔ جو گرمی کے اختلاف سے ہوتا ہے۔ بہت سے درخت مرطوب ملک میں نہیں ہوتے۔ اور بہت سے خشک ملک میں نہیں پائے جاتے +

اب درختوں کے قیام اور ان کی غذا کا حال بیان کیا جاتا ہے۔ درخت زمین میں قائم ہیں۔ اور غذا کچھ تو زمین سے حاصل کرتے ہیں۔ اور اکثر ہوا سے + کل اشیا کے جلنے اور جانداروں کے دم لینے سے ایک شے جس کو کاربانک ایسڈ گاس کہتے ہیں۔ نکل کر ہوا میں مل جاتی ہے۔ اگر یہ چیز ہوا ہی میں جمع ہوتی جاتی۔ تو تمام حیوانات مر جاتے۔ لیکن حکیم مطلق نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا انتظام کیا ہے۔ کہ یہ شے حیوانات کو ضرر پہنچانا تو کیا۔ بلکہ ایک طرح سے ان کی زندگانی کا سبب ہوتی ہے۔ کیونکہ تمام نباتات اس سے غذا پاتی ہیں۔ اور یہ شہر اور بستیوں سے جہاں جانداروں کے سانس لینے اور ہر قسم کی چیزوں کے جلنے اور سڑنے

بسنے سے بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ ہوا کے ساتھ مل کر دور تک جنگلوں میں پہنچ جاتی ہے۔ اور وہاں درختوں کے پتے اس کو جذب کر کے غذا پاتے ہیں۔ اور پتے۔ پھول۔ پھل اور تنے اسی سے بنتے ہیں۔ پس اگر یہ گاس نہ ہوتی۔ تو درخت پیدا نہ ہوتے۔ اور درخت نہ ہوتے۔ تو جاندار کیا کھا کر جیتے + پتھر کے کوئلے بھی جو اب جلانے کے کام آتے ہیں۔ زمانہ سابق میں پودے تھے۔ جو اسی گاس سے بنے تھے۔ اور آئندہ پھر ایسی ہی گاس بن کر پودوں کے اجزا ہو جائیں گے۔ اور یہی دور جاری رہیگا + جو درخت انسان کے واسطے نہایت فائدہ مند ہیں۔ تین قسم کے ہیں۔ اول خوردنی یعنی جو کھانے کے کام آتے ہیں۔ دوم بافتنی یعنی جن سے کپڑا بنتا ہے۔ سوم بن کے درخت +

اسی طرح کھانے کے پودوں کی بھی تین قسمیں ہیں۔ اول مختلف قسم کے اناج مثل گندم۔ جو۔ جوار۔ باجرہ۔ چاول وغیرہ + دوم اقسام میدہ۔ مثل سیب۔ ناشپاتی۔ انجیر۔ زنگترہ۔ انناس۔ اخروٹ۔ کیلہ۔ بھجور۔ بادام وغیرہ + سوم اصول یعنی جڑیں مثل شلغم۔ گاجر۔ مولی۔ آلو۔ اردی وغیرہ + اور ان کے علاوہ نیشکر۔ چائے۔ بن۔ مصارج وغیرہ بھی اشجار خوردنی میں داخل ہیں + بہت سے پودوں سے صنعت بخش دوائیں حاصل ہوتی ہیں۔ مثل چراغۃ۔ کونین۔ عذاب۔ بنفسہ وغیرہ + بہت سے پودوں سے روح افزا عطر بنتے ہیں۔ مثل کلاب۔ کیوڑہ۔ موتیا۔ حنا وغیرہ + وہ پودے جن سے کپڑا بنتا ہے۔ یہ ہیں۔ سن۔ روئی۔ شہتوت وغیرہ۔ اگرچہ خاص درخت شہتوت سے

کسی قسم کا کپڑا نہیں بنتا۔ لیکن چونکہ وہ ریشم کے کیڑوں کی غذا ہے۔ لہذا اس قسم میں شامل کیا گیا + پودوں سے طرح طرح کے رنگ بھی حاصل ہوتے ہیں۔ مثل نیل۔ کسمب وغیرہ +

حیوانات

حیوانات کی غذا نباتات ہے یا وہ حیوانات جو نباتات سے پلتے ہیں۔ اس لئے دنیا کے گرم اضلاع میں جہاں نباتات بہت سی قسم کی ہوتی ہیں۔ حیوانات کی قسمیں بھی زیادہ پائی جاتی ہیں۔ اگرچہ نباتات کی نسبت حیوانات کو انتقال مکانی کی قدرت زیادہ ہے۔ تو بھی ہر جانور ایک خاص ملک میں پایا جاتا ہے +

یہ بھی مشاہدہ ہوا ہے۔ کہ ہر جانور کی ایک خاص خوراک ہوتی ہے۔ اور ہر ایک قسم کے جانور کو اس کی پیدائش اور پوشاک کی وجہ سے ایک خاص ولایت کی آب و ہوا موافق ہوتی ہے۔ مثلاً ریٹنڈیز کو جو منطقہ بارہ میں پیدا ہوتا ہے۔ گرمی بالکل موافق نہیں۔ اور اونٹ کو جو ریگستان میں ہوتا ہے۔ سردی اور تری کی برداشت نہیں + جن جانوروں کی غذا کیڑے اور پھل اور پتے ہیں۔ وہ یا تو ایسے مقامات میں پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں ان چیزوں کی بارہ مہینے کثرت رہتی ہے۔ یا ابابیل کی طرح نقل مکانی کرتے ہیں۔ یعنی جاڑوں میں ایک ولایت میں اور گرمیوں میں دوسری ولایت میں لے ایک قسم کا ہرن ہے۔ جو شمالی اضلاع میں ہوتا ہے +

رہتے ہیں۔ یا چمگادڑ کی طرح موسم سرما میں سویا ہی کرتے ہیں + اکثر اوقات دریا اور بحیرے اور بھر اور سلسلہ کوہ اور بن اور صحرا وغیرہ بھی جانوروں کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانے کے مانع یا باعث ہوتے ہیں۔ مثلاً کوہ ہمالیہ و صحرائے ایران و عرب و افریقہ ہاتھی کے لئے حد شمالی ہے۔ یعنی شمال کی طرف ہاتھی آگے نہیں بڑھ سکتا + اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے ایسا انتظام کیا ہے۔ کہ اہلی جانور بہت سے ملکوں میں ہوتے ہیں۔ اور ہر قسم کی آب و ہوا میں اپنا گزارہ کر لیتے ہیں۔ مثلاً گٹا۔ گھوڑا۔ گائے۔ بھیر۔ کبوتر۔ مرغی۔ بطخ وغیرہ سب ملکوں میں خواہ گرم ہوں یا سرد پائے جاتے ہیں + پہاڑوں پر جس قدر بلندی تک آدمی پہنچتا ہے۔ اور سطح زمین پر جتنی دور قطب کی طرف گیا ہے۔ جانور اس سے پرے تک پائے گئے ہیں + ایسے مقامات پر جانوروں کی تعداد کی کمی میں تو شک نہیں۔ مگر کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں ایسی جگہ گیا ہوں۔ جس کے پرے جانور نہ تھے۔ بحر شمالی میں پرند بھری اور اسب دریائی اور ویل مچھلی اور قطبی ریچھ ایسے مقامات پر دیکھے گئے ہیں۔ جہاں انسان ہرگز نہیں پہنچ سکتا +

نسل انسان کی قسمیں

حضرت انسان تین بڑی قسموں میں منقسم ہیں۔ جن کی شکل اور رنگ اور زبان میں بڑا اختلاف ہے۔ اول انڈو یورپین۔ دوم منگولین۔ سوم افریقین + انڈو یورپین کے خال و خط میں عموماً

تناسب ہوتا ہے۔ رنگ روشن اور پیشانی کشادہ ہوتی ہے + منگولین کی نسل کے بال سیاہ اور سیدھے۔ آنکھیں بھوئی۔ چہرہ چمکا اور چپٹا ہوتا ہے + انڈین یعنی امریکہ کے اصلی باشندے جن کا سرخ رنگ تانبے کی طرح چمکتا ہے۔ اسی نسل سے ہیں + افریقی نسل کے بال کالے اور اُون کی مانند پیچیدہ۔ ناک چوٹی۔ ہونٹ موٹے اور رنگ عموماً سیاہ ہوتا ہے۔ مگر جو لوگ افریقہ کے شمال مشرق میں رہتے ہیں۔ وہ فرنگیوں سے بہت مشابہ ہیں + ایک خاندان کی اولاد میں عام مشابہت ہوتی ہے۔ اور کبھی یہ مشابہت اس قدر کم ہوتی ہے۔ کہ صرف دوسرے خاندان سے مقابلہ کرنے کے وقت امتیاز ہو سکتا ہے +

مختلف ملکوں کی نسل کے بیان کرنے میں یہ لحاظ کرنا چاہئے کہ وہ کن باتوں میں مشابہ ہیں۔ اور کن امور میں مختلف۔ مثلاً ہندوؤں اور انگریزوں میں بہت تفاوت ہے۔ لیکن حبشیوں اور تاتاریوں کی نسبت نہایت کم۔ اور زبان کا بھی مقابلہ کرنا چاہئے۔ بعض زبانوں میں اتحاد اور بعض میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ زبان انگریزی فرانسیسی سے بہت مختلف ہے۔ اور اس میں اور ہالینڈ اور جرمنی کی زبان میں اختلاف کم ہے۔ چنانچہ زبان انگریزی اور جرمنی میں صیغہ مفرد سے صیغہ جمع بنانے کے طریق یکساں ہیں۔ ان باتوں کے مقابلہ کرنے سے یہ امر دریافت ہو گیا ہے۔ کہ تمام قومیں جو یورپ کے مغرب سے اقلیم ہند تک آباد ہیں۔ ایک ہی قسم کی ہیں۔ اور اسلئے اس قسم کا نام انڈو یورپین ہے +

دوسرا باب

ایشیا کے بیان میں

(۱) ایشیا ایک بڑا اعظم ہے۔ جس میں کئی ملک واقع ہیں۔ اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ اُتر کی حد بحر شمالی۔ پورب کی حد بحر الکاہل۔ دکن کی حد بحر ہند۔ پچھم کی حد بحیرہ قلزم و بحیرہ شام و بڑا اعظم۔ یورپ +

(۲) ایشیا کا طول شمال مشرق سے جنوب مغرب تک ۶۷۰۰ میل ہے۔ اور اس کی چوڑائی چین کے جنوب مشرق سے کوہ اورال تک ۵۳۰۰ میل کے قریب ہے +

ایشیا ۲۶ درجے طول شرقی۔ اور ۱۷۰ درجے طول غربی۔ اور ایک درجہ ۲۷ منٹ اور ۷۸ درجے عرض شمالی کے مابین واقع ہے + ایشیا کا رقبہ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ مربع میل ہے +

(۳) یہ ملک ایشیا میں واقع ہیں۔ روس۔ روم جس کو انگریز ترکی کہتے ہیں۔ سلطنت چین۔ کوریا۔ جاپان۔ جزیرہ نماے ہند چینی۔ افغانستان۔ بلوچستان۔ ہندوستان۔ لنکا۔ فارس۔ عرب +

(۴) ایشیا کے مشہور دریا یہ ہیں۔ لینا۔ سینے۔ اوہی

جو کوہ الطائی سے نکل کر سائی بیریا کے شمال کی طرف بہ کر
 بحرِ منجمد میں جا گرتے ہیں + دریائے اُمور جو کوہ الطائی سے نکل کر
 مشرق کی جانب بہتا ہے۔ اور چینی تاتار اور چین میں سے
 گزر کر بحیرہ اوکاتسک میں جا گرتا ہے + ینگ سی کیانگ اور
 ہوانگ ہو جو تبت کے پہاڑ سے نکلتے ہیں۔ اور چین کے
 ملک میں بہکر بحرِ الکاہل میں جا ملتے ہیں + دریائے برہم پتر۔
 ابراوتی اور سندھ جو کوہ ہمالیہ یعنی ہندوستان کے شمال سے
 نکلتے ہیں۔ ان میں سے برہم پتر اور ابراوتی تو خلیج بنگالہ میں
 جا گرتے ہیں۔ اور دریائے سندھ بحیرہ عرب میں۔ دریائے گنگ
 جو کوہ ہمالیہ کے جنوب سے نکلتا ہے۔ اور وہاں سے گوشہ
 جنوب مشرق کی طرف بہتا ہے۔ اس میں دریائے جمنہ۔
 گوتمی۔ گھاگرا۔ سون۔ کوسی وغیرہ جا ملتے ہیں۔ اور دریائے گنگ
 برہم پتر میں جا گرتا ہے۔ اور وہ مقام جہاں کہ دریائے گنگ
 و برہم پتر ملتے ہیں۔ بنام پدما نامزد ہے + دریائے دجلہ اور
 فرات جو کوہستان ارمینیا سے نکلتے ہیں۔ اور عراق عرب سے
 بہکر ایک مقام پر جو بصرے سے چالیس میل ہے۔ باہم ملکر
 خلیج فارس میں جا گرتے ہیں +

(۵) ایشیا کے مشہور بحیرے یہ ہیں + اول بحیرہ کامس کاٹکا
 جس کو بحیرہ برہم بھی کہتے ہیں۔ جزیرہ غامے کامس کاٹکا
 کے مشرق کی طرف واقع ہے + دوم بحیرہ اوکاتسک مابین
 کامس کاٹکا اور چینی تاتار کے + سوم بحیرہ جاپان جاپان اور
 چینی تاتار کے درمیان + چہارم بحیرہ زرد کوریا اور چین کے
 درمیان + پنجم بحیرہ مشرقی چین اور جزیرہ کوچو کے مابین + ششم

بحیرہ چین جس کی مشرقی حد پر جزائر فارموسا اور فلیپائن اور
بورنیو واقع ہیں + ہفتم بحیرہ عرب ہندوستان اور عرب کے درمیان
ہشتم بحیرہ قلزم عرب کے مغرب کی طرف + نهم روانٹ بحیرہ شام
کا مشرقی حصہ جو شام کے مغرب کی طرف واقع ہے +

(۶) ایشیا کی خلیجیں یہ ہیں - خلیج اوہے بحر منجد میں +
خلیج انادر - خلیج ٹانکین اور خلیج سیام بحر الکاہل میں + خلیج
بنگالہ - کمبایت - خلیج کچھ - خلیج فارس بحر ہند میں +

(۷) ایشیا کی جھیلیں یہ ہیں - جھیل کیسپین جو ملک
روس - تاتارہ اور فارس سے محدود ہے - جھیل آرال جو

تاتار میں ہے - اور جھیل بیکال جو قریب ازگولسک کے سائبیریا
میں واقع ہے - جھیل وان جو ملک روم میں ہے - ارٹوریا جو
ملک فارس میں واقع ہے - جھیل پلٹی جو بشکل دائرہ تبت
میں ہے - بحیرہ لوط جس میں نہ کوئی پھٹی زندہ رہ سکتی ہے -

اور نہ کوئی درخت اُگ سکتا ہے - یہودیہ میں ہے - جھیل مانسہرہ
اور جھیل راون روہد جو تبت میں ہیں - اور متبرک شہار کی جاتی ہیں +

(۸) ایشیا میں آبناے یہ ہیں - آبناے دریگائش فوارہ منبلا اور
بڑا اعظم ایشیا کے نیچ میں - آبناے برنگ جس کو برنگ

صاحب نے دریافت کیا تھا - امریکہ اور ایشیا کے درمیان آبناے
تاتار سہالیکن اور چینی تاتار کے مابین - آبناے کوریا مابین کوریا

اور جاپان کے - آبناے مکاسر بورنیو اور سیلے بیر کے درمیان -
آبناے سندھ سوماترا اور جاوا کے درمیان - آبناے طایا

سوماترا اور ملایا کے درمیان - آبناے چلوا یا منار لنکا اور
ہندوستان کے درمیان - آبناے باب المندب بحر قلزم کی

آمد و رفت کی راہ - آپناے ہرمز خلیج فارس کی آمد و رفت کی راہ +

(۹) ایشیا میں راسیں اتنی ہیں - راس سوئڈو جو ایشیا کے شمال میں واقع ہے - راس مشرقی جو ایشیا کے شمال مشرق میں ہے - راس لوپاٹکا جو کامس کاٹکا کا جنوبی سرا ہے - راس ٹیپو جو چین کا مشرقی سرا ہے - راس بوچے ڈار جو رلیونز کا شمالی سرا ہے - راس کیمبوج چین کا جنوبی سرا - راس رومینیا ملک کا جنوبی سرا - راس کماری ہندوستان کا جنوبی سرا - راس الحد عرب کا مشرقی سرا +

(۱۰) ایشیا میں خاکناے سوئز افریقہ کو ایشیا سے وصل کرتی تھی - اب اس خاکناے کے درمیان ایک نہر بن گئی ہے جس کے سبب جہاز بحیرہ قلزم میں سے بحیرہ روم میں آتے جاتے ہیں + خاکناے کرا ملایا کو سیام سے ملاتی ہے +

(۱۱) ایشیا میں چھ جزیرہ نما ہیں - اول ہندوستان جنوبی جس کو دکن کہتے ہیں - یہ درمیان بحیرہ عرب اور خلیج بنگالہ کے واقع ہے - دوم جزیرہ نماے ہند چینی - جس میں برما - سیام اور ملایا شامل ہیں - سوم جزیرہ نماے عرب - چہارم جزیرہ نماے کوریا - پنجم جزیرہ نماے ایشیا کوچک جو مابین بحیرہ اسود اور بحیرہ شام کے واقع ہے - ششم جزیرہ نماے کامس کاٹکا جو ایشیا کے گوشہ شمال مشرق میں ہے +

(۱۲) جزیرہ قبرس اور روڈس یہ دونو بحیرہ شام میں ہیں + اور جزائر سراندیپ - مالدیپ - لکا دیپ - آئٹڈے من - نکوبار - سنگا پور جس کو انگریزوں نے آباد کیا ہے - اور پی ننگ

بحر ہند میں واقع ہیں + بحر ہند اور بحر الکاہل کے درمیان ایک مجمع الجزائر ہے۔ جن میں سے لوزیونیو ہائینڈ کے سوا تمام جہان کے جزیروں سے بڑا ہے۔ جزیرہ جاوا اور جزیرہ سوماٹرا ڈچ کے ماتحت ہیں۔ اور جزائر فلپائن صوبہاے متحدہ سے متعلق ہیں۔ ان جزیروں کے علاوہ اس مجمع میں اور بھی بہت سے جزیرے ہیں۔ ان میں سے بعض میں طرح طرح کے مصالح۔ مثل لونگ و جائفل وغیرہ بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ اور آبادی کی روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے + جزیرہ مینن چین کے جنوب کی طرف واقع ہے۔ اور اس کے قریب دو چھوٹے چھوٹے جزیرے اور ہیں۔ جن میں سے مکاؤ پرتگال والوں سے متعلق ہے۔ اور ہانگ کانگ انگریزوں کے تحت میں ہے۔ جزیرہ فارموسا اور جزائر لویج چین کے مشرقی کنارے پر واقع ہیں۔ جزائر لویج اور جزیرہ نماے کامس کاٹکا کے درمیان یمن اور جسو اور ٹکیو سیو اور کئی اور چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں۔ جو شاہ جاپان کی حکومت میں ہیں۔ اور ایک بڑا جزیرہ سہالین نامی چینی تاتار سے متعلق ہے +

۱۳) سلسلہ کوہ الپائی جو روس کے جنوب میں پھیلا ہوا ہے۔ اور جزیرہ نماے کامس کاٹکا سے جمیل آراں تک چلا گیا ہے۔ مختلف مقاموں میں مختلف ناموں سے مشہور ہے + کوہ ہمالیہ جو ساری دنیا کے پہاڑوں سے بلند ہے۔ ہندوستان کے شمال میں واقع ہے + کوہ ہندوکش افغانستان اور تاتار کے درمیان واقع ہے۔ کوہ البرز بحیرہ خزر کے جنوب اور فارس کے شمال میں ہے +

کوہ پلور تاغ چینی تاتار اور ترکستان کے درمیان ہے +
 کوہ قاف جس کو انگریز کاکیسس کہتے ہیں۔ بحیرہ اسود اور
 بحیرہ خزر کے درمیان واقع ہے + کوہ طارس ملک روم میں ہے +
 مشرقی اور مغربی گھاٹ ہندوستان کے جنوب میں ہیں + کوہ
 کیداس تبت کے شمال میں ہے + ہمالیہ کے پہاڑوں میں سے
 کوہ اورسٹ دنیا کے سب پہاڑوں سے اونچا ہے۔ کوہ آراٹ
 یا جودی جس پر حضرت نوحؑ کی کشتی طوفان کے بعد ٹھہری
 تھی۔ آرمینیا میں واقع ہے + کوہ سینا یا کوہ طور جس پر
 خدا نے حضرت موسیٰؑ کو دس احکام شرعی یہودیوں کی ہدایت
 کے واسطے دئے تھے۔ عرب میں ہے +

(۱۴) ایشیا میں قیمتی جواہرات۔ چاندی اور سونا افراط
 سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب تک امریکہ دریافت نہیں
 ہوا تھا۔ سب لوگ یہ جانتے تھے۔ کہ ہیرے اور موتی صرف
 ایشیا ہی میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور چائے خطائی اور عطریات
 اور ابازیر یعنی مصالح مثلاً جاقفل۔ دار چینی۔ لونگ۔ الاچی صرف
 ایشیا سے اور ملکوں کو لے جاتے ہیں +

اس سبب سے بھی ایشیا نامور ہے۔ کہ اس میں
 باغ عدن تھا۔ جہاں حضرت آدمؑ مخلوق ہو کر مقیم ہوئے۔
 اور طوفان کے بعد حضرت نوحؑ نے بھی ایشیا میں
 سکونت اختیار کی۔ ایشیا ہی میں یہودیوں کا ملک تھا
 جن کو توریت ملی اور تمام انبیا ایشیا ہی میں پیدا ہوئے۔
 کتب سماوی سب ایشیا ہی میں نازل ہوئیں۔ حضرت عیسیٰؑ
 بھی اسی جگہ پیدا ہوئے +

پہلی فصل

ایشیائی روس کے بیان میں

(۱) ایشیائی روس بڑا وسیع ملک ہے۔ جو ایشیا کے شمال میں اس سرے سے اُس سرے تک پھیلا ہوا ہے + اس کا طول کوہ اورال سے آبنائے بحرِ تنگ تک ۶۰۰ میل ہے۔ اور عرض شمالاً جنوباً ۱۸۰۰ میل ہے۔ کل علاقوں کا رقبہ ۱۷ لاکھ مربع میل اور آبادی دو کروڑ ۴۶ لاکھ ہے +

(۲) اس کے دکن کی طرف گرمیوں میں جب دن بڑا ہوتا ہے۔ تو ساڑھے پندرہ گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتا۔ مگر شمال کی جانب موسم گرمی میں کئی مہینے تک آفتاب نہیں پچھپتا۔ ایشیائی روس تین بڑے حصوں پر مشتمل ہے۔ اول ژرفیس کاکیشیا دوم سائبیریا۔ سوم روسی ترکستان +

(۳) ژرفیس کاکیشیا ان ممالک کا نام ہے۔ جو کوہ قاف کے جنوب کی طرف واقع ہیں۔ ان کے شمال میں کوہ قاف ہے۔ جنوب میں فارس اور روم۔ مشرق میں بحیرہ کیسپین یا خزر۔ مغرب میں بحیرہ اسود +

ژرفیس کاکیشیا کے بڑے بڑے صوبے جارجیا اور سرکیشیا ہیں۔ جارجیا کے لوگ بہادر ہوتے ہیں۔ اور اُن کی عورتیں خوبصورتی میں مشہور ہیں۔ رُفلس دار الخلافہ ہے۔ ایوان مشہور شہر روسی حصہ آرمینیا میں واقع ہے۔ قلعہ قارص۔ باطوم۔

ارواہن تینوں شہر ~~سوائے~~ میں سلطنت روم سے علیحدہ ہو کر شامل ہوئے +

ٹرٹیس کاکیشیا کے باشندے مختلف نسلوں کے ہیں۔ اور مختلف مذہبوں کو مانتے ہیں۔ اور مذہب عیسائی جارجیا میں پھیلا ہوا ہے +

(۴) سائی بیریا ٹرٹیس کاکیشیا کی نسبت نہایت وسیع ہے۔ اس کی حد شمالی بحر منجمد شمالی۔ جنوبی سلطنت ہیں۔ ترکستان۔ مشرقی بحر الکاہل اور مغربی فرنگستانی روس ہے +

سائی بیریا دو صوبوں پر منقسم ہے۔ ایک کا نام مشرقی سائی بیریا۔ اور دوسرے کا نام مغربی سائبیریا + مشرقی سائبیریا کا ارکٹشک دار الخلافہ ہے۔ اور جزیرہ نما کے کیمسک کا مشہور شہر پیٹرو پاولو واسکی ہے۔ اور مغربی میں شہر ٹوبالشک دار الخلافہ ہے۔ شہر اومسک اور ٹومسک مشہور شہر ہیں +

سائی بیریا میں آبادی بہت تھوڑی ہے۔ یعنی صرف ۷۵ لاکھ ۵۰ ہزار آدمی بستے ہیں۔ جن میں سے نصف لاکھ تو جلاوطن قیدی ہیں۔ جو فرنگستانی روس سے بھیجے گئے ہیں۔ اصلی باشندے روز بروز کم ہوتے جاتے ہیں۔ ان کا گزارہ زیادہ تر پتھلیوں پر ہے +

(۵) اس ملک میں ۱۵ دریا جنوب سے شمال کی طرف بہ کر بحر منجمد میں جا ملتے ہیں۔ ان میں سے لینا۔ اینیہ اور اوپے سب سے بڑے دریا ہیں۔ جھیلیں بھی اس میں بہت ہیں۔ مگر جھیلیں ہیکال صوبہ سائی بیریا میں سب سے بڑی ہے۔ اور اس کا پانی شیریں ہے +

(۶) اس ملک میں دو پہاڑ بڑے نامی ہیں۔ ایک الطائی جو جنوب کی طرف ہے۔ دوسرا کوہ اورال جو ایشیائی روس اور فرنگستانی روس کی سرحد پر ہے +

(۷) معدنی پیداوار کے لحاظ سے سائی بیریا کسی ملک سے کم نہیں۔ یہاں کوئلہ کثرت سے ملتا ہے۔ کوہ اورال اور الطائی میں سونے۔ چاندی۔ سیسے۔ تانبے اور سنگ مرمر کی بہت سی کانیں ہیں۔ بعض کانوں سے زمرود اور بیش بہا پتھر نکلتے ہیں۔ جس زمین کو پینے سے سیراب کرتا ہے۔ اُس کے ایک ضلع میں اس قدر گیہوں پیدا ہوتے ہیں۔ کہ دنیا کے زرخیز سے زرخیز قطعات میں بھی اس سے زیادہ نہیں پیدا ہوتے۔ گھاس بانرا پیدا ہوتی ہے۔ پھمیلیاں اس کثرت سے ہوتی ہیں۔ کہ ماہی گیر کو جال ڈالنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یہاں سمور دار جانور بہت ہوتے ہیں۔ اُن کی دولت کا یہ بہت بڑا ذریعہ ہے۔ لیکن شمال میں کوئی پیداوار نہیں ہوتی ہے +

(۸) سائی بیریا میں چار قومیں بستی ہیں۔ (۱) سیمو ایڈی۔ (۲) اسکیمو۔ ان دونوں کا گزارہ پتھلیوں پر ہے۔ اور بھرمنجھ کے ساحل پر رہتی ہیں۔ (۳) کرغز جنوب مشرق میں رہتے ہیں۔ (۴) یاکٹ جو وسط سائی بیریا میں رہتے ہیں۔ زیادہ تر باشندے بُت پرست اور وحشی ہیں +

(۹) فرنگستانی روس کا قیصر ایشیائی روس کا بھی بادشاہ ہے۔ چنانچہ جو قانون یورپ کے روس میں جاری ہیں۔ وہی ایشیائی روس میں بھی مروج ہیں +

(۱۰) مذہب ان لوگوں کا مختلف ہے۔ چنانچہ صوبہ جارجیا کے اکثر باشندے عیسائی ہیں۔ اور کلیسائے یونانی کے پیرو ہیں۔ مگر پہاڑی اقوام مسلمان ہیں۔ سائی بیریا کے مغرب کی طرف مسلمانوں کی بعض خانہ بدوش قومیں ہیں۔ یعنی کہیں سکونت نہیں رکھتیں۔ لیکن اصلی باشندے بودھ مذہب کے پیرو ہیں۔

ٹرینس سائی بیرین ریلوے ماسکو اور ولاڈی واسٹاک کے درمیان واقع ہے۔ اور سائی بیریا کی تجارت کے لئے بہت مفید ہے۔

(۱۱) تاتاریک بڑا وسیع ملک ہے۔ جو فارس کے شمال میں واقع ہے۔ اس کے شمالی اور مغربی حصے میں ایک کھد دست میدان ہے۔ مگر جنوب اور جنوب مغرب میں کئی قطعے زرخیز ہیں۔

یہ ملک اب آزاد نہیں رہا ہے۔ روسیوں نے اپنی سلطنت سے ملحق کر لیا ہے۔ اور مرو تک اُن کی ریل جاری ہو گئی ہے۔ اور آگے جاری ہونے کی تجویز ہو رہی ہے۔ اسی وجہ سے افغانستان اور ہندوستان کو روسیوں کی طرف سے خدشہ لگا رہتا ہے۔ لیکن سرکار انگریزی کے اقبال کے آگے روسیوں کا ستارہ ماند ہے۔ اس لئے یہ لوگوں کا خیال خام ہے۔ کہ شاہ روس ایک دن ہندوستان پر چڑھائی کریگا۔

(۱۲) اس ملک کے بڑے بڑے شہر یہ ہیں۔ سمرقند۔ تاشقند۔ قوند۔ بخارا۔ خیوا۔

(۱۳) پیمول دو دریا اس ملک میں ہیں۔ جو جمیل آراں میں جا گرتے ہیں۔

(۱۴) اس ملک کے باشندے بہت زحمت کش اور اکثر

خانہ بدوش ہیں۔ گھر بنا کر نہیں رہتے۔ جہاں چاہتے ہیں۔
 نیمہ استادہ کر کے رہتے ہیں۔ اور ہزاروں آدمی مح زن و فرزند و
 مویشی وغیرہ جا بجا کشنکاری کرتے ہیں۔ فرنگستان کی سرحد سے
 بحر الکاہل تک جو ایک بڑا میدان واقع ہے۔ اس میں ان
 کے نیچے جا بجا ملا کرتے ہیں۔ جب تک اس میدان میں گھاس
 وغیرہ رہتی ہے۔ یہیں پڑے رہتے ہیں۔ اور جب ہو چکتی ہے
 تو دوسری جگہ تلاش کرتے ہیں +

(۱۵) ان کا مذہب اسلام اہل سنت و جماعت ہے۔ اور
 اہل فارس سے جو شیعہ ہیں۔ سخت متنفر ہیں +
 (۱۶) زمانہ قدیم میں اس ملک کو باختر اور سفدی کہتے
 تھے +

دوسری فصل

ٹرکی یا روم کے بیان میں

(۱) ایشیائی روم یا ٹرکی طول میں بحیرہ یونان سے کوہ آراٹ
 تک ۹۵۰ میل ہے۔ اور عرض میں بحیرہ اسود سے شام تک
 ۷۰ میل۔ آبادی تقریباً دو کروڑ بیس لاکھ ہے +
 (۲) جزائر روڈس اور قبرس پہلے روم کی عملداری میں تھے۔
 مگر قبرس اب انگریزوں کے ماتحت ہے +
 (۳) یہاں کے اکثر باشندے مسلمان ہیں۔ مگر مسیحی بھی
 بہت ہیں +

(۴) اس ملک کے بادشاہ کا حکم اگر قرآن کے خلاف نہ ہو۔
تو بمنزلہ قانون کے مانا جاتا ہے +

(۵) اس ملک کے بڑے بڑے صوبے یہ ہیں۔ ایشیا کوچک۔
شمال مشرقی گوشہ آرمینیا کا۔ شام۔ الجزائر یا مسوٹیمیا۔
عراق عرب +

ایشیا کوچک میں یہ شہر مشہور ہیں۔ سمرنا بڑا تجارت کا
مقام جانب غرب واقع ہے۔ انگورا وسط میں۔ یہاں کی بکریاں
مشہور ہیں۔ جن کے ریشمی بال بڑی قیمت پاتے ہیں۔ طاروس
حضرت پالوس کی پیدائش کی جگہ ہے۔ سکندر اعظم نے یہاں
دسیا میں نہانے سے اپنی جان دی +

آرمینیا میں بڑا شہر ارض روم ہے۔ اس ملک کا مشرقی
حصہ روسیوں کی سلطنت میں شامل ہے +

ملک شام کا جنوب مغربی حصہ پیلستان کہلاتا ہے۔ یہ
عیسائیوں کے لئے متبرک جگہ ہے۔ اور شہیم جہاں حضرت
یسوع مسیح مصلوب ہوئے۔ اس کے نزدیک ایک چھوٹا قصبہ
بیت القم نامی ہے۔ جہاں حضرت عیساؑ پیدا ہوئے تھے۔
حلب اور دمشق بڑے شہر ہیں +

الجزیرہ کا دارالخلافہ موصل دریا سے دجلہ پر واقع ہے۔
یہاں کی طبل مشہور ہے۔ قدیمی شہر نینوہ کے کھنڈرات اسی
کے قریب ہیں +

عراق عرب میں بصرہ اور بغداد مشہور شہر ہیں +
اس ملک کے شہر تو خوب آباد ہیں۔ مگر دیہات ویران
ہیں۔ کیونکہ عاملوں کے ظلم سے دیہات کے رہنے والے شہروں

میں جا بسے ہیں +

(۶) روم کی آب و ہوا آرمینیا اور ایشیائے کوچک کے چند اضلاع کے سوا بہت اچھی ہے۔ البتہ گاہ گاہ اس ملک میں ایک قسم کی وبا آتی ہے۔ جس کو طاعون کہتے ہیں۔ اس سے شہر کے شہر ویران ہو جاتے ہیں +

(۷) اس کی زمین عموماً پہاڑی ہے۔ مگر اس میں بہت سے میدان زرخیز ہیں۔ خصوصاً اُن گھاٹیوں میں جو پہاڑ کے درمیان واقع ہیں۔ کئی قسم کے عمدہ پھل انگور وغیرہ خود رو ہوتے ہیں۔ قالین۔ ریشم۔ نیل۔ میوے۔ ریوند چینی وغیرہ یہاں کی اجناس تجارت میں۔ اور معدنی پیداوار میں پتھر کا کوئلہ۔ کچا لوہا۔ سیسا اور تانبا ہوتا ہے +

(۸) زمانہ قدیم میں یہ شہر اس ملک میں مشہور تھے۔ نینوہ جو دجلے پر بستا تھا۔ بابل جو دریائے فرات پر تھا۔ یہ دونو شہر سلطنت اعصریہ کے دارالسلطنت تھے۔ صور اور صیدا جو بحیرہ روم پر واقع تھے۔ انطاکیہ۔ سارڈس۔ رافیس۔ ان کے سوا اور بھی بہت سے شہر ایشیائے کوچک میں آباد تھے۔ مگر اب بالکل خراب و ویراں ہیں +

تیسری فصل

سلطنت چین کے بیان میں

شاہ چین کے عمل میں ۵ ملک ہیں۔ (۱) چین خاص۔

(۲) منگولیا۔ (۳) مشرقی ترکستان۔ (۴) تبت۔ (۵) چینی پنخوریا +

۱۔ چین

(۱) ایشیا کے ملکوں میں چین ایک قدیم مملکت ہے۔ اور وسعت ملک و کثرت آبادی کے سبب مشہور و معروف ہے۔ اس کے باشندے سرکاری نقشوں کے بموجب ۴۰ کروڑ ہیں۔ اور رقبہ ۱۵ لاکھ ۳۲ ہزار مربع میل ہے۔ ایک اس وجہ سے بھی اس ملک کی شہرت ہے۔ کہ اس میں ایک پختہ دیوار ۱۵ فٹ سے ۳۰ فٹ تک اونچی اور ۴۵ فٹ چوڑی۔ اور ۱۲۵۰ میل لمبی بنی ہوئی ہے۔ اور اس میں ۳ ہزار برج قلعے کے طور پر ہیں +

(۲) یہ دیوار چین اور منگولیا کی سرحد پر حضرت مسیح سے ۲۰۰ برس پیشتر اس غرض سے بنائی گئی تھی۔ کہ تاتاری لوگ چین والوں پر حملہ نہ کرنے پائیں +

(۳) چین کے باشندے محنتی۔ بڑے دستکار اور چالاک ہیں۔ خصوصاً ہاتھی دانت۔ استخوان ماہی کی صنعت اور مصوری کے فن میں بہت فائق ہیں۔ علم و ہنر میں دستگاہ رکھتے ہیں۔ مگر خود پرست بہت ہیں۔ تمام دنیا میں اپنے ہی لوگوں کو فاضل سمجھتے ہیں۔ اور سب کو حقیر جانتے ہیں۔ اجنبی مسافروں کو وہ اپنے ملک میں نہیں آنے دیتے تھے۔ ان کی زبان ایک خاص زبان ہے۔ یعنی اور زبانوں سے نہیں ملتی۔ ان کے لکھنے کا طریق کنایہ دار ہے۔ اور وہ اور زبانوں کی طرح صفحے کے عرض میں نہیں لکھتے۔ بلکہ صفحے کے طول میں اوپر سے شروع کر کے نیچے کی طرف ختم کرتے ہیں +

(۴) چین میں اس کثرت سے شہر ہیں۔ کہ ان کا بیان

کرنا مشکل ہے۔ اس کے دار السلطنت کا نام پیکن ہے جس میں ۸۵ لاکھ کے قریب آدمی بستے ہیں۔ اور نانگن اس سے دوسرے درجے پر ہے۔ اور کانٹن اس سبب سے مشہور ہے۔ کہ پہلے صرف اس میں غیر ممالک کے باشندوں کو آنے کی اجازت تھی۔ مگر ۱۸۴۲ء کے عہد نامے سے امائے فوج۔ ننگ پو اور شنگی کی بندرگاہوں میں بھی غیر ممالک کے باشندے سوداگری کر سکتے ہیں +

(۵) ظروف چینی اور ریشمی کپڑے اور چائے چین سے ممالک غیر کو جانی ہے +

(۶) چین کی آب و ہوا کا یہ حال ہے۔ کہ اُتر کی ہوا سرد ہے۔ اور دکن کی مائل بھارت اور معاش کی کل چیزیں اس میں پیدا ہوتی ہیں۔ اور آبادی کی کثرت سے ایک قدم بھر زمین ایسی نہیں ہے۔ جو مزرعہ نہ ہو +

(۷) اکثر علمائے چین تو کان فیوشی اُس کے پیرو ہیں۔ یعنی خالق حقیقی کے مقرر ہیں۔ مگر بادشاہ کی پرستش کو واسطہ جانتے ہیں۔ اور نیک و بد روحوں کو بھی اپنا معاون سمجھتے ہیں۔ لیکن عوام لوگوں میں ہندوؤں کا سا طریق جاری ہے۔ مگر ان میں ہندوستان کی طرح ذات کا امتیاز نہیں ہے۔ وہ اپنے مُردوں کو دفن کرتے ہیں۔ اور سب کے سب دہمی اور وسواسی ہیں۔ اور فیو یعنی بدھ کی پرستش کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مذہب ہندوستان سے وہاں پہنچا ہے +

(۸) بادشاہ اقتدار مطلق رکھتا ہے۔ پر اس کے ہاتھ سے ظلم کم ہوتا ہے۔ ہاں اس کے عامل رشوت ستانی اور ظلم و بدعت

بہت کرتے ہیں +

(۱۹) ینگ سی کیاٹنگ اور ہوانگ ہو اس ملک میں دو بڑے دریا ہیں۔ اور سارا ملک انہی کے سبب سے سیراب ہے۔ ان کے سوا بہت سی نہریں بھی کھدائی گئی ہیں۔ تاکہ تاجروں کو آمد و رفت میں آسانی ہو۔ چنانچہ ایک نہر ینگ سی کیاٹنگ اور ہوانگ ہو کے درمیان ۷۰۰ میل لمبی کھودی گئی ہے۔ وہ ان دونوں دریاؤں کو ملاتی ہے۔ خلیج پکھلی کے ساحل پر دی ہے۔ وائی عمدہ بندرگاہ انگریزوں کے قبضہ میں ہے۔ وریاے کانٹن کے دہانے پر چند چھوٹے چھوٹے جزیرے واقع ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام ہانگ کانگ ہے۔ یہ لاء سے سرکار انگریزی کے قبضہ میں ہے۔ اور ایک جزیرہ مکاؤ نامی اہل پرتگال کے قبضہ میں ہے +

۲۔ منگولیا

منگولیا کا صوبہ چین خاص کے شمال کی طرف واقع ہے۔ صحراے یا بیابان گوبی اس میں شامل ہے۔ یہاں وحشی تاتاری بستے ہیں۔ یہ لوگ خانہ بدوش ہیں۔ جہاں سبزی پاتے ہیں۔ وہاں مویشی لے جاتے ہیں۔ اس کا دارالخلافہ ارگا جھیل بیکال کے جنوب میں واقع ہے +

۳۔ مشرقی ترکستان

یہ ملک تبت کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ یہ برائے نام چین کے ماتحت ہے۔ تاتار قوم کے سردار اقتدار مطلق رکھتے ہیں۔ یارقند دارالخلافہ ہے۔ اور کاشغر بڑی تجارت کی منڈی ہے +

۴۔ تبت

(۱) تبت کا ملک بہت بلند سطح پر واقع ہے۔ اور وہاں کی

آب و ہوا میں غایت درجہ خشکی ہوتی ہے۔ وہاں کے باشندے وسعت ملک کی نسبت کم ہیں۔ کیونکہ ۶۴ لاکھ ۳۰ ہزار سے زیادہ نہیں ہیں۔ اس کا دارالسلطنت لاسہ ہے۔ یہاں چین کی طرف سے واپسراے حکومت کرتا ہے +

(۲) اس ملک میں ایسے زن و مرد بہت ہیں۔ جو ساری عمر مجرّد یعنی جتنی رہتے ہیں۔ یہ لوگ بدھ مذہب کے پیرو ہیں۔ اور لامہ گرو کو مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ وہ کبھی نہیں مرتا۔ بلکہ بچولا بدلتا رہتا ہے +

(۳) سہاگا۔ نمک لاہوری۔ بکریوں کی پشم جن سے کشمیر میں شال مٹی جاتی ہے۔ یہ چیزیں تبت سے اور ملکوں میں تجارت کے لئے جاتی ہیں +

۵۔ چینی منچوریا

اب اس میں محض منچوریا کا جنوبی حصہ متعلق سلطنت چین رہ گیا ہے۔ باقی سلطنت روس میں ملتی ہو گیا ہے۔ کہ قولہ دارالخلافہ ہے۔ اور پہلے مر بن تھا +

چوتھی فصل

کوریا کے بیان میں

جزیرہ نمائے کوریا بحیرہ زرد اور بحیرہ چین کے مابین واقع ہے۔ یہ ایک علاحدہ سلطنت ہے۔ چاول۔ سن۔ تھاکو۔ باجرا۔ روئی وغیرہ یہاں پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا دارالسلطنت کنگ کی تاؤ

یا سیول ہے۔ جس میں دو لاکھ بیس ہزار آدمی ہیں +
 آبادی اس ملک کی ایک کروڑ ہے۔ اور رقبہ ۸۲ ہزار مربع
 میل ہے۔ ۱۹۹۲ء میں جو جاپان اور چین کے درمیان لڑائی ہوئی۔
 اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ ملک شاہ چین کا خراج گزار نہیں رہا۔
 بلکہ آزاد ہو گیا +

پانچویں فصل جاپان کے بیان میں

(۱) بحر الکاہل میں چینی تاتار کے مشرق کی طرف
 واقع ہیں۔ جاپان کی سلطنت کہلاتے ہیں۔ ان جزیروں کے
 باشندوں نے حال میں بہت ترقی کی ہے + جاپانی لوگ دستکاری
 میں بڑی مہارت رکھتے ہیں۔ اور عادات میں چین والوں سے مشابہ
 ہیں۔ چنانچہ انہی کی طرح غیر قوموں سے نفرت کرتے تھے۔ اور
 داد و ستد بھی پہلے صرف اہل چین اور ڈچ سے رکھتے تھے۔
 مگر اب تمام اقوام کو تجارت کی اجازت حاصل ہے۔ اور
 جاپان میں یورپ کی شائستگی اور علوم اور صنعتیں خوب پھیل
 گئی ہیں +

(۲) آب و ہوا یہاں کی بہت موافق اور زمین زرخیز ہے۔ مگر
 کبھی کبھی زلزلہ آتا ہے۔ ریشم۔ چائے۔ چاول۔ پتھر کا
 کوئلہ وغیرہ دساور کو جاتا ہے +

(۳) جاپانیوں کا مذہب بُدھ اور شنتو ہے۔ اور جتنی پن

میں نسبت والوں سے ملتا ہے + یہاں کی حکومت بادشاہ سے تعلق رکھتی ہے۔ قوانین بہت عمدہ ہیں اور یورپ کے ممالک کی طرز پر بنائے گئے ہیں۔ مگر شہر سے مطلق العنان نہیں رہا۔ اب بادشاہ مجالس اُمرا و دُکلاے رعایا کے مشورے سے حکومت کرتا ہے۔ آبادی چار کروڑ ۴۸ لاکھ۔ اور رقبہ ایک لاکھ ۴۷ ہزار مربع میل ہے +

(۴) ان جزائر میں لٹکیو دار السلطنت ہے۔ اور اردکا جو جزیرہ نیفن کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ مشہور شہر ہے +

(۵) اس سلطنت میں جزیرہ نیفن۔ ریکا۔ کیپورسیو۔ جینو۔ فارموسا اور بہت سے چھوٹے چھوٹے جزیرے بھی شامل ہیں۔ اس ملک میں آتش خیز پہاڑ موجود ہیں۔ چنانچہ کوہ فیوجی نیفن میں مشہور ہے +

(۶) ان جزائر میں زراعت بہت ہوتی ہے۔ اور آبادی بہ کثرت ہے۔ چاول۔ روئی۔ تاکو۔ دزخت توت۔ چاے۔ یہ چیزیں بہت بوئی جاتی ہیں۔ سونے اور چاندی۔ لوہے۔ تانبے وغیرہ کی کانیں کثرت سے ہیں +

چھٹی فصل

جزیرہ نماے ہند چینی کے بیان میں

(۱) اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں چین و تبت۔

مشرق و جنوب میں بحیرہ چین۔ مغرب میں خلیج بنگالہ اور ہندوستان شمالی + اس ملک میں بڑے بڑے دریا یہ ہیں۔ میکانگ۔ مینم۔ سیلوئن۔ ایراوتی + جزیرہ نمائے مشرق کی آب و ہوا اور پیداوار ہندوستان جنوبی کی سی ہے۔ اس میں جنگل بکثرت ہیں۔ اس جزیرہ نمائے کو گنگا سے پار کا حصہ ہندوستان بھی کہتے تھے +

(۲) اس میں مفصلہ ذیل ممالک شامل ہیں۔ برما۔ جزیرہ نمائے ملایا۔ سیام۔ کمبودیا۔ لے اوں اور انام +

(۳) اس جزیرہ نمائے کی تقسیم ملکی اس طرح ہے۔ اول برٹش مقبوضات۔ دوم دیسی ریاستیں۔ سوم مقبوضات فرانس +

برما

(۱) ۱۸۸۶ء سے ملک برما سرکار انگریزی کے عمل میں آگیا ہے۔ اور یہاں ایک لفٹنٹ گورنر حکمران ہے۔ برما میں چار صوبے ہیں۔ اراکان۔ پیگو۔ تناسرم اور ایراوتی کے اوپر کا میدان +

(۲) یہاں کی زمین زرخیز ہے۔ نیشکر۔ نیل۔ تناکو۔ چاول۔ تیل۔ کپاس اور میوے افراط سے پیدا ہوتے ہیں۔ ڈھاکے کی مثل وہیں کی روئی سے بُنی جاتی ہے۔ بعض حیوانات۔ مثل ہندوستان کے پیدا ہوتے ہیں۔ سونے۔ چاندی اور جواہرات کی کانیں بھی ہیں۔ اور طرح طرح کے مصالح طعام بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہاں کی زمین میں سے کرو سین تیل بھی نکلتا ہے +

(۳) اس ملک کے یہ شہر مشہور ہیں +

صوبہ اراکان میں اکیاب مشہور بندرگاہ ہے *
 پیگو کا دار الخلافہ رنگون ہے اور بڑی تجارت کی جگہ ہے۔
 ایک اور مشہور شہر پروم ہے۔ اور ٹنگو میں چھاؤنی
 ہے *

تناسرم میں مولین بڑی بندرگاہ ہے۔ مرگوئی ایک اور
 مشہور مقام ہے *

اوپر برہما یعنی دریائے ایراوتی کے اوپر کا علاقہ ۱۸۵۷ء میں
 سرکار انگریزی کی سلطنت میں شامل ہوا ہے۔ اس کے شہر
 یہ ہیں۔ مانڈے جو قدیم زمانے میں پایہ تخت تھا۔ آوا اور امرپور
 میں رونق کم ہو گئی ہے۔ البتہ بھاموں کی تجارت چین والوں
 کے ساتھ براہ خشکی جاری ہے *

(۴) برہما کا کل رقبہ دو لاکھ ۳۶ ہزار مربع میل ہے۔
 اور آبادی ایک کروڑ ۴ لاکھ ہے *
 (۵) یہاں سے باشندے چست و چالاک ہوتے ہیں۔ ذات کی
 تمیز نہیں ہے۔ مذہب بودھ ہے۔ اب انگریزی زبان کا بہت
 رواج ہوتا جاتا ہے *

سٹریٹ سٹلمنٹ یا آبناے کی بستیاں
 جو بستیاں آبناے ملاکا کے متصل واقع ہیں۔ سٹریٹ سٹلمنٹ
 کہلاتی ہیں۔ یہ بستیاں آبناے ملاکا اور سوماترا کے مابین
 واقع ہیں *

سٹریٹ سٹلمنٹ میں یہ جزائر شامل ہیں *
 سنگاپور۔ پینانگ یا جزیرہ پرنس آف ویلز مع ویلزلی پراونس
 اور ملاکا *

دریاے شور سے ۲۵ کوس کے فاصلے پر مینم ندی کے کنارے پر واقع ہے۔ اس میں تقریباً ۴ لاکھ باشندے ہیں۔ اور ان کے مکان بیشتر چوہی ہیں۔ اور کشتیوں کی طرح تیرتے پھرتے ہیں۔ یہ ملک دیسی راجا کے ماتحت ہے +

(۳) سیام کے باشندے زربفت اور کخواب اور اطلس مینتے ہیں۔ اور تصویر بھی اچھی کھینچتے ہیں + اس ملک کے ہاتھی بڑے قد آور ہوتے ہیں +

(۴) یہاں کے آدمی سیاہ فام ہیں۔ ان کی غذا خشک اور مچھلی ہے۔ اور مرد چونکہ بہت سست اور آرام طلب ہیں۔ اس لئے محنت اور مشقت کے سب کام عورتیں کیا کرتی ہیں +

۴۔ کمبودیا

یہ ملک دریاے میکانگ کی زیریں وادی میں واقع ہے۔ اور ملک فرانس کے ماتحت ہے +
شہر سیگون دار الخلافہ فرانسیسی مقبوضات کمبودیا اور کوچین چائنا کا ہے +

۵۔ لے اوس

یہ جزیرہ نماے ہند چینی کے وسط میں واقع ہے۔ اس کا حال پورا پورا معلوم نہیں۔ آس پاس کی ریاستوں کے متعلق ہے۔ اس کا دار الخلافہ لینچنگ دریاے میکانگ پر واقع ہے +

۶۔ انام

(۱) انام کی سلطنت میں جو جزیرہ نماے ہند چینی کے مشرق کی طرف واقع ہے۔ تین صوبے ہیں۔ ٹان کین۔ کوچین چائنا اور خاص انام۔ پہلے دو صوبوں کی حکومت فرانس کے

متعلق ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ مگر شاہ انام بھی ان کے ماتحت ہے +

(۲) اس ملک کی آب و ہوا خوشگوار اور معتدل اور زمین زرخیز اور بہت آباد ہے۔ اس کے باشندے تخمیناً ۶۱ لاکھ ہیں۔ اور رقبہ ۵۲۱۰۰ مربع میل ہے +

(۳) اس ملک میں بہت سے میوے ایسے لذیذ اور خوش ذائقہ پیدا ہوتے ہیں۔ کہ آور کہیں نہیں ہوتے۔ اور باقی ایسے عمدہ اور تیز رو اور قد آور ہوتے ہیں۔ کہ تمام عالم میں دیکھنے میں نہیں آتے +

(۴) اس کے دار السلطنت کا نام ہیو ہے۔ اس میں تخمیناً ۵۰ ہزار باشندے ہیں +

ساتویں فصل

افغانستان کے بیان میں

(۱) افغانستان کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں روسی ترکستان۔ مشرق میں ہندوستان۔ جنوب میں بلوچستان اور مغرب میں ایران +

(۲) یہ ملک اکثر پہاڑی ہے۔ مگر پہاڑوں کی گھاٹیاں جو کہیں کہیں واقع ہیں۔ بہت زرخیز ہیں۔ افغانستان کے جنوب مغرب میں صحراے سیستان واقع ہے۔ اس ملک کے بلند قطعات کی آب و ہوا بہت سرد ہے۔ مگر میدان میں اتنی ہی

گرمی پڑتی ہے۔ جتنی ہندوستان میں۔ تین درے مشہور ہیں۔
درہ خیبر۔ درہ گومل۔ درہ بولان *

(۳) اس ملک میں بڑے بڑے شہر یہ ہیں۔ کابل جو اس
کا دار الخلافہ ہے۔ جلال آباد جس کو ۱۸۴۲ء میں جب انگریزوں
اور افغانوں میں لڑائی ہو رہی تھی۔ سر رابرٹ سیل نے برطی
جوانمردی سے اپنے قبضے میں رکھا۔ غزنی جو کسی زمانے میں ایک
برطی سلطنت کا پایہ تخت تھا۔ اور وہاں محمود غزنوی جس
نے ہندوستان پر کئی حملے کئے۔ پیدا ہوا تھا۔ اور قندھار
جو صوبہ قندھار کا دار الخلافہ ہے *

(۴) ہرات کی گھاٹی جو کابل کے مغرب کی طرف واقع ہے۔
اس کی بابت افغانوں اور ایرانیوں میں بہت سے فساد ہوئے۔
ایرانیوں نے ۱۸۵۵ء میں ہرات کو فتح کر لیا تھا۔ مگر
بعد ازاں واپس کر دینا پڑا۔ اب پھر افغانوں کے قبضے میں
ہے۔ یہ ملک نہایت زرخیز اور خوشفا ہے۔ ہر جگہ اناج کے
کھیتوں اور باغوں اور انگور کی بیلوں کے سوا اور کچھ نظر
نہیں آتا *

(۵) ۱۹۳۲ء کے عہد نامے سے جو مابین سرکار انگلشیہ و
امیر کابل ہوا۔ صوبجات چترال۔ باجوڑ۔ سوات۔ وزیرستان
سرکار انگریزی کے ماتحت ہوئے اور امیر کابل کے ماتحت علاقہ
اسمار رہا۔ اور اُن کا وظیفہ سالانہ بجائے ۱۲ لاکھ کے ۱۸ لاکھ
قرار پایا *

(۶) یہاں کی آبادی ۴۰ لاکھ ہے اور تقریباً چار سو قومیں
یا خیل آباد ہیں۔ جن میں سے مشہور غلزی اور درانی ہیں۔

امیر کابل بھی غلوی خیل میں سے ہیں۔ افغان وجیہ -
 گرے۔ بھورے رنگ کے ہونے ہیں۔ اور ناک آگے سے
 ذرا خم دار ہوتی ہے۔ ان کا پیشہ سپاہ گری ہے۔ اُجڑ -
 دل چلے۔ جفاکش ہوتے ہیں اور آزادی پر جان دیتے ہیں۔
 یہ مسلمان ہیں اور پشتو بولتے ہیں +

آٹھویں فصل

بلوچستان کے بیان میں

(۱) بلوچستان کے شمال میں افغانستان ہے۔ مشرق میں سندھ -
 جنوب میں بحیرہ عرب۔ اور مغرب میں ایران واقع ہے +
 (۲) یہ ملک بھی پہاڑی اور بخر ہے۔ اور اس میں صرف
 ایک مقام کچ گنڈاودہ نام جو اس کے شمال مشرق میں
 واقع ہے۔ بہت زرخیز ہے +
 (۳) اس ملک میں دو قومیں بستی ہیں۔ ایک بلوچی -
 دوسری برہیو + یہ لوگ خانہ بدوش رہتے ہیں۔ اور لوٹ اور
 قزاقی کو اپنا پیشہ جانتے ہیں۔ دو نو قومیں مسلمان ہیں۔ اور
 کل آبادی دس لاکھ ہے +

(۴) بوجہ بد انتظامی سرکار انگریزی نے خان قلات کو ۱۸۹۳ء
 میں تخت سے اتار دیا۔ اور ایک ایجنٹ انتظام ملک کے
 واسطے مقرر کر دیا ہے۔ چنانچہ صدر ایجنسی کا مقام کوٹہ ہے۔
 یہ شہر درہ بولان کے سر پر واقع ہے۔ ایک اور مشہور مقام

قلاں ہے۔ یہ درہ بولان کے قریب ہے۔ اس لئے اُس میں سے بہت سا مل تجارت کا گذرتا ہے +

نویں فصل

ہندوستان کے بیان میں

(۱) یہ ملک ایشیا کے تمام ملکوں پر فائق ہے۔ اور اس کی فوقیت بجا اور درست ہے۔ کیونکہ فنی الواقع تمام دنیا کی اقلیم کا منتخب ہے۔ اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں کوہ ہمالیہ۔ مشرق میں ملک برما اور خلیج بنگالہ۔ جنوب میں بحر ہند۔ مغرب میں بحیرہ عرب و کوہ ہمالہ و کوہ سلیمان + اس کا طول راس کماری سے کشمیر تک ۱۸۰۰ میل اور عرض کراچی سے آسام تک ۱۸۳۰ میل۔ اور رقبہ $۱۷\frac{1}{4}$ لاکھ مربع میل اور آبادی ۲۹ کروڑ ۴۳ لاکھ +

(۲) ہندوستان کے بیچ میں بندھیا چل پہاڑ چلنے کی طرح پڑا ہے۔ اور اس کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ ایک شمالی۔ دوسرا جنوبی + پہلے حصے کو ہندوستان خاص یا اختصاراً ہندوستان اور دوسرے کو دکن کہتے ہیں +

ہندوستان خاص کے پانچ طبعی حصے ہیں +
اول مغرب کی وہ تمام زمین جو دریائے سندھ کا مین یا طاس ہے۔ یعنی جس کا پانی ست کر دریائے سندھ کی راہ سمندر میں جاتا ہے +

دوم وہ سر زمین جس میں گنگا اور اُس کے معاون
ہتے ہیں +

سوم وہ سر زمین جو برہم پتر کے حصہ زیریں سے
سیراب ہوتی ہے +

چہارم ریگستان اعظم ہند +
پنجم - وہ سطح مرتفع جس کی مغربی حد پر اربلی پربت اور
مشرقی حد پر بندھیل کھنڈ کے پہاڑ ہیں۔ اس حصے کا نام وسط
ہند ہے +

دکن کی صورت ایک مثلث کی سی ہے۔ بندھیا چل پہاڑ
اس کا قاعدہ۔ راس کماری اس کا راس۔ اور ساحل یلبار اور
ساحل کارومنڈل اس کے اضلاع ہیں۔ ان میں سے پہلا
ساحل تو مغرب کی طرف ہے۔ اور دوسرا مشرق کی
جانب +

(۳) ہندوستان کی زمین بہت درخیز اور آب و ہوا مختلف
مقاموں میں مختلف ہے۔ کہیں تو ایسی سردی ہوتی ہے۔
جیسی اضلاع قطبی میں اور کہیں ایسی گرمی۔ جیسی خط استوا
پر۔ اکثر اضلاع میں تین موسم ہوتے ہیں۔ اول گرمی ماہ
مارچ سے ماہ جون تک۔ دوم برسات جولائی سے ستمبر تک۔
سوم جاڑ اکتوبر سے فروری تک + دکن میں ہندوستان کے
اور اضلاع کی نسبت بارش زیادہ ہوتی ہے +

(۴) بڑے بڑے دریا ہندوستان کے یہ ہیں۔ گنگا۔ جہنا۔
مہاندی۔ گوداوری۔ کرشنا۔ کاویری۔ یہ سب فیج بنگالہ میں گرتے
ہیں۔ اور سندھ۔ نربدا۔ تاپتی۔ بحیرہ عرب میں +

(۵) ہندوستان میں نیل - روئی - افیون - نیشکر - نارہیل - کھجور - انجیر - چاول اور اور اقسام کے اناج کی زراعت بکثرت ہوتی ہے۔ اور یہ اشیاء غیر ملکوں میں بھی جاتی ہیں۔ اب یہاں چائے کی بھی زراعت ہونے لگی ہے۔ اور بعض مقامات میں بہت عمدہ چائے پیدا ہوتی ہے۔ ہندوستان کو صنعت میں بھی اور خاص کر مل اور ریشمی کپڑے۔ شل گلبن اور کنوایں وغیرہ اور شالوں کے بچنے میں بڑی یاتق حاصل ہے +

ہندوستان میں اشیاء مفصلہ ذیل کی کانیں ہیں۔ پتھر کا کوئلہ۔ سنگ مرمر۔ تھک - لوبا - سونا - قلعی - تانبہ - سیسہ - الماس - لعل اور دیگر اقسام کے قیمتی پتھر +

(۶) ہندوستانی ریاستوں کے سوا جن میں سے بعض سرکار انگریزی کو خراج دیتی ہیں۔ اور دو تین خود مختار ہیں۔ ہندوستان سرکار انگلشیہ کے ماتحت ہے۔ اور اس فلمو پر شہنشاہ انگلستان کی طرف سے ایک نائب سلطنت حکمران ہے۔ جس کا صدر مقام کلکتہ ہے۔ اور اس کے ماتحت مدراس اور ممبئی میں دو گورنر۔ بنگال۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ۔ پنجاب اور برما میں چار لفٹنٹ گورنر۔ آسام۔ ممالک متوسط۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ۔ اجمیر۔ کورگ میں چار چیف کشنر متعین ہیں۔ ان ممالک کا مختصر حال ذیل میں لکھا جاتا ہے +

اول بنگال جس میں بنگال خاص۔ بہار۔ اوڑیسہ۔ چھوٹا ناگپور چار ملک ہیں۔ اور ان میں قسمت پرسیہ۔ نسی۔ سلج شاہی۔

لہ اس ضلع کا نام اصل میں چٹیا ناگپور ہے۔ اس لئے کہ چٹیا شہر راجی کے قریب وہاں کے راجاؤں کے مسکن کا نام ہے +

کوچ بہار - ڈھاکہ - چاٹ گھاؤں - بردوان - بھاگلپور - پٹنہ - اڑیسہ -
چھوٹا ناگپور دس قسمتیں ہیں +

بنگال خاص میں وہ ملک داخل ہے جو گنگا اور برہم پتر
کے حصص زیریں سے سیراب ہوتا ہے اور اس میں وہ
ڈٹ بھی شامل ہے۔ جو ان دریاؤں کے دہانے پر ہے۔
اس میں بڑے بڑے شہر یہ ہیں۔ کلکتہ جو ہندوستان
کا دار الخلافہ ہے۔ اور دریائے ہنگلی پر جو گنگا کی
شاخ ہے۔ واقع ہے۔ ڈھاکہ - ہنگلی - مرشد آباد +

ملک بہار بنگالے کے شمال مغرب میں گنگا کے کنارے
کنارے واقع ہے۔ یہاں افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ اور
چاول عمدہ قسم کا ہوتا ہے۔ اس صوبے کے مشہور شہر
پٹنہ - منگیر اور گلیا ہیں + گیا ہندوؤں کا بڑا تیرتھ ہے +

اڑیسہ بنگال خاص کے جنوب مغرب میں خبیج بنگالہ
کے کنارے پر واقع ہے۔ اس ملک کے اندرونی اضلاع ویران
اور پہاڑی قطعات ہیں۔ یہاں پہلے سستی ہونے اور دختر کشی
کی رسم بہت جاری تھی۔ لیکن اب سرکار نے ان کا انسداد
بخوبی کر دیا ہے + اس صوبے کے مشہور شہر کلک - پُری اور
بالا سور ہیں + پُری میں جگن ناتھ جی کا مندر ہے +

چھوٹا ناگپور ایک پہاڑی صوبہ اڑیسے کے شمال میں واقع
ہے۔ اس کے بڑے شہر رانچی اور ہزاری باغ ہیں +

دوم ممالک متحدہ آگرہ داودہ - جس میں یہ قسمتیں داخل ہیں۔
بنارس - الہ آباد - آگرہ - میرٹھ - روہیلکھنڈ - کمائوں - گورکھ پور
۱۸۳۵ء سے یہ ممالک ایک فٹنٹ گورنر کے ماتحت ہیں۔ اس

صوبے میں بہت سے اچھے اچھے شہر ہیں۔ جن میں سے بنارس - الہ آباد - کانپور - فرخ آباد - آگرہ - میرٹھ - بریلی بڑے ہیں۔ اور الہ آباد اس صوبے کا دار الخلافہ ہے * ملک اودھ کا رقبہ ۲۴ ہزار مربع میل اور آبادی ۱۲۶۵۰۸۳۱ ہے۔ اس میں لکھنؤ - فیض آباد دو قسمیں ہیں۔ اور لکھنؤ اور فیض آباد بڑے شہر * شہر میں اول لکھنؤ میں رزیدنٹی قائم ہوئی۔ پھر شہر میں یہ ملک سرکاری عملداری میں داخل ہوا۔ اور وہاں کا انتظام ایک چیف کمشنر کے سپرد ہو گیا۔ شہر میں اودھ کا چیف کمشنر اور ممالک مغربی و شمالی کا لفٹنٹ گورنر ایک ہی حاکم ہو گیا۔ اب اس صوبے کا نام ممالک متحدہ آگرہ و اودھ ہے *

سوم۔ ممالک پنجاب وغیرہ بھی ایک لفٹنٹ گورنر کے ماتحت ہیں۔ اس صوبے کا رقبہ تخمیناً ۹۷۸۰۰ مربع میل ہے۔ جس میں سے تخمیناً نصف خاص سرکار انگریزی کے قبضے میں ہے۔ سرکاری قلمرو میں یہ ملک داخل ہیں *

(۱) وہ سرزمین جو دریائے سندھ اور اُس کے معاون دریاؤں سے سیراب ہوتی ہے *

(۲) وہ پہاڑی اضلاع جو سرزمین مذکور کے شمال مشرق میں ہیں۔ یعنی کانگڑہ وغیرہ *

(۳) اضلاع دہلی - گڑگانوہ - رہنٹک - حصار - سرسہ - جو شہر سے ممالک مغربی و شمالی کی لفٹنٹی سے جدا کر کے پنجاب میں شامل کئے گئے * جب شہر میں پنجاب سرکار انگریزی کی عملداری میں شامل ہوا۔ تو اول اس کا انتظام ایک بورڈ یعنی جماعت حکام کے سپرد

ہوا۔ اور ۱۹۵۳ء میں چیف کمشنری اور ۱۹۵۹ء میں لفظی قائم ہوئی۔ اور ۱۹۶۶ء میں عدالت چیف کورٹ مقرر ہوئی +
اب پنجاب میں عاملانہ اور مالی اغراض کے واسطے پانچ کمشنریاں مندرجہ ذیل ہیں +

نمبر شمار	نام کمشنری	استعار
۱	دہلی	دہلی - گڑ گاؤہ - رہنیک - حصار - کرنال - انبالہ - شملہ +
۲	جالندھر	لدھیانہ - فیروز پور - جالندھر - ہوشیار پور - کانگڑہ +
۳	لاہور	گروڈاسپور - امرتسر - لاہور - سیالکوٹ - گوجرانوالہ - منٹگمری +
۴	راولپنڈی	راولپنڈی - جلم - شاہ پور - گجرات - امک +
۵	ملتان	منظر سکر - ڈیرہ غازیخان - ملتان - جھنگ - میانوالی - لائل پور +

نومبر ۱۹۵۹ء سے ایک نیا صوبہ مقرر کیا گیا ہے۔ جس کو شمال مغربی سرحدی صوبہ کہتے ہیں۔ اور جس میں ہزارہ - پشاور - کوہاٹ - بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خاں کے علاقے اور چنرال - ملائند - دیر - سوات - توہچی - کرم وغیرہ کے سرحدی علاقے شامل کئے گئے ہیں۔ اس صوبے کا انتظام ایک چیف کمشنر کے سپرد ہے۔ اور پشاور صدر مقام ہے +
پنجاب میں دہلی - امرتسر - لاہور - راولپنڈی بڑے شہر ہیں۔ لاہور جو اس کا صدر مقام ہے۔ اس میں ۵ کالج اور ایک ٹریننگ کالج اور ایک نورل سکول ہے اور ایک یونیورسٹی یعنی بیت العلوم بھی ہے۔ جس کا خاص مقصد یہ ہے۔ کہ علوم مشرقی کو ترقی ہو۔ چنانچہ لاہور میں اس کے متعلق ایک کالج

ہے۔ جس میں عربی و فارسی و سنسکرت پڑھائی جاتی ہے۔ اور علوم مغربی ویسی زبان میں سکھائے جاتے ہیں۔ اس یونیورسٹی کے متعلق لاہور کا میڈیکل کالج اور مدرسہ قانون بھی ہیں۔ میڈیکل کالج میں ڈاکٹری اور مدرسہ قانون میں قانون پڑھایا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ لاہور میں ایک مدرسہ صنعت کاری بھی جاری ہوا ہے۔ اور سارے ملک کے اکثر اضلاع میں ایک ایک مدرسہ انگریزی خاص سرکاری اور دو دو چار چار اعلیٰ اور مدارس قصباتی اور دیہاتی بھی ہیں +

چہارم۔ ممالک متوسط بھی ایک چیف کمشنر کے ماتحت ہیں۔ شہداء میں یہاں اول چیف کمشنری مقرر ہوئی۔ اس میں یہ علاقے داخل ہیں +

(۱) قلمرو ساگر و نربدا +

(۲) ناگپور جو قلمرو مذکور کے جنوب میں ہے۔ شہداء میں یہاں کے ایئر راج کے لاولد مرچانے پر یہ ملک انگریزوں کے ہاتھ آیا تھا +

(۳) محلات خراج گزار جو ناگپور کے مشرق میں ہیں + اس صوبے میں ناگپور۔ جبلپور۔ ہونشنگ آباد مشہور شہر ہیں۔ اور ناگپور۔ جبل پور۔ چھتیس گڑھ۔ نربدا چار قسمتیں ہیں + پنجم۔ برما۔ اس کے جنوبی حصے میں ۳ کمشنریاں اور ۳ ضلع ہیں۔ جہاں کا انتظام ایک لفٹنٹ گورنر کے سپرد ہے۔ نہالی حصہ شہداء ہی میں فتح ہوا۔ اس کا بیان جزیرہ نماے مشرقی کے ذیل میں لکھا گیا +

ششم۔ آسام۔ یہ صوبہ شہداء میں بنگالے سے علاوہ ہو گیا۔

وہاں کے راجہ کی بد انتظامی کے سبب سرکار انگلشیہ نے اپنے
 ذمے لے کر ایک پیٹ کشنز کے سپرد کیا تھا۔ جو کورگ پر بھی
 حکمران تھا۔ مگر سلسلہ سے ملک راجہ کے سپرد کر دیا گیا ہے +

(۷) ان صوبوں اور احاطوں کے علاوہ ہندوستان میں بہت
 سی ہندوستانی ریاستیں ہیں۔ اور نیپال۔ بھوٹان۔ سکم کے
 سوا سب سرکار انگریزی کو خراج دیتی ہیں۔ ان کو ممالک توالیج
 یا باج گزار کہتے ہیں۔ ان میں سے اعلیٰ یہ ہیں۔ کشمیر۔ راجپوتانہ
 جو ہند کے شمال مغرب میں ہے۔ اس میں کئی ریاستیں شامل
 ہیں۔ گجرات کی ریاستیں ہندوستان کے مغرب میں۔ گوالیار۔
 اندور۔ حیدر آباد۔ وسط میں۔ میسور۔ تراونکور جنوب میں +

نیپال ایک پہاڑی ملک ہے۔ جو ہندوستان کے شمال میں واقع
 ہے۔ اس کے دار الخلافے کا نام کھٹمنڈو ہے +

بھوٹان کی ریاست نیپال کے مشرق میں ہے۔ اس کے
 دار الخلافے کا نام تھی۔ ٹنگھا ہے +

سکم نیپال اور بھوٹان کے مابین کوہ دار جینگ کے شمال
 میں واقع ہے۔ اور اس کا دار السلطنت تام لنگ ہے +

(۸) ہندوستان میں کئی اقوام کے آدمی آباد ہیں۔ جن کی
 خصلتوں اور زبانوں اور شکلوں اور عادتوں اور طریقوں
 میں بڑا اختلاف ہے +

ساکنان کوہ ہمالیہ بڑے مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں +
 شمالی ہندوستان کے باشندوں کا رنگ گورا ہوتا ہے۔ اور
 بہادر بھی ہوتے ہیں +

بنگال اور دکن کے لوگ کالے اور بوڑھے ہوتے ہیں +

ہجرات کے باشندے تمام ہندوستان کے باشندوں سے حسین تصور کئے جاتے ہیں۔

ہندوستان کی مختلف قوموں کی فطانت اور ذہانت اور عقل میں بھی اختلاف ہے۔ بنگالیوں کے جسم اور قلب ضعیف ہیں۔ مگر علوم میں بہت ترقی کرتے ہیں۔ مرہٹے بہادر اور چالاک اور محنت کش ہوتے ہیں۔ ہندوستان خاص کے باشندے جو جمن اور گنگا کے اطراف میں رہتے ہیں۔ اور راجپوتانے کے لوگ بہادر۔ رحمدل۔ فیاض اور ذہین ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے قدیم باشندے یعنی گونڈ۔ بھیل۔ کول۔ سنتھال اور بھٹ وغیرہ بالکل وحشی اور جاہل ہیں۔

دسویں فصل

جزیرہ لنکا کے بیان میں

(۱)۔ جزیرہ ہندوستان سے ۲۵ کوس کے فاصلے پر بحر ہند میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۳۰۰۰ مربع میل ہے۔ اس کو جزیرہ سیلون اور سنگلدیپ کا ٹاپو بھی کہتے ہیں۔ اس میں تخمیناً پینتیس لاکھ کی آبادی ہے۔ اصل باشندے یہاں کے سنگھالی جنوب اور جنوب مغرب میں رہتے ہیں۔ اور ملیباری ہندو شمال اور گوشہ شمال و مشرق میں۔ ان کے علاوہ عرب اور وید لوگ جو قدیم متوطن ہیں۔ اور اہل یورپ اور ملائی اور کافر اور چینی اور پارسی وغیرہ قومیں بھی بستی ہیں۔

سنگھائیوں کا مذہب بودھ اور وضع ہندوؤں کی سی ہے +
 (۲) بھر ہند کے احاطہ کرنے سے اس کی آب و ہوا معتدل
 اور صحت بخش ہے۔ اور زمین عمدہ + گرم مصالح اس میں
 خوب پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہاتھی دانت۔ موتی۔ لعل۔ لوہا۔
 پارہ عقیق۔ پکھراج۔ نیلم اور بلور بھی پیدا ہوتا ہے۔ سنگ
 نیشب کی کان اور شجر دار چینی بھی یہاں ہے +

(۳) ساحل کرناٹک اور اس جزیرے کے شمالی حصے کے
 درمیان جو سمندر کی شاخ ہے۔ اسے خلیج منار کہتے ہیں۔ اس
 خلیج میں ساحل ہند کے قریب جزیرہ رامیشور اور لنکا کے پاس
 ایک ٹاپو منار نام ہے۔ ان دونوں کے بیچ میں ریتنے پتھروں
 کا ایک ٹاپو سا ہے۔ اسے سیت یعنی پل کہتے ہیں۔ چنانچہ
 سیت بندر امیشور اس کا نام مشہور ہے۔ ہندو اس پل
 کو راجہ راجندر جی کا باندھا ہوا کہتے ہیں۔ اور مسلمانوں
 کے نزدیک وہ حضرت آدم کا بنایا ہوا ہے +

(۴) بہت لوگ مدت تک اس جزیرے کو راون کا ٹاپو کہتے
 رہے۔ قریب چوبیس سو برس کے گزرے۔ کہ راجہ بجے نے اس
 پر اپنا عمل کیا۔ ۱۵۱۵ء میں پرتگیز آئے۔ پھر ولندیزیوں -
 یعنی اہل ہالینڈ نے کانڈی کے راجہ سے مل کر ۱۶۵۱ء میں
 پرتگیزوں کو وہاں سے نکال دیا۔ اس کے بعد ۱۶۹۶ء میں
 انگریزوں نے ولندیزیوں سے چھین لیا۔ اور ۱۸۱۵ء میں
 تمام جزیرے پر سرکار انگلشیہ نے قبضہ کر لیا + انتظام
 سلطنت کے لحاظ سے تو یہ ملک ہندوستان سے علیحدہ ہے۔ مگر حقیقت
 میں اس کے ساتھ ہی سمجھا جاتا ہے۔ یہاں پر شہنشاہ انگلستان

کی طرف سے گورنر حکمراں ہے +
 (۵) اس جزیرے کے باشندوں کی پوشاک سب مشرقی ملکوں
 کے باشندوں سے نرمی ہے۔ مرد بھی عورتوں کی طرح سر کے بال
 گندھے ہوئے رکھتے ہیں۔ اور چوٹی میں کچھوے کی ہڈی
 کی کنگھی پشت کی طرف لٹکاتے ہیں +

(۶) اس کا دار السلطنت کولمبو ہے۔ یہاں ایک سرکاری کتب خانہ
 اور ایک عجائب خانہ ہے۔ اور جافنا پانام۔ ٹرنکو مالی۔ کانڈی
 یہ شہر مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بندرگاہ گیل نامی
 ہے +

(۷) اس جزیرے میں انگریزی زبان کی تعلیم مرد اور
 عورت سب کو برابر ہو رہی ہے +
 (۸) سفید منہ کا ریکچہ اور کئی قسم کے بندر اور سٹور
 اور سانپ یہاں بکثرت ہوتے ہیں +

گیارہویں فصل

ایران یعنی فارس کے بیان میں

(۱) ایران ایک وسیع ملک ہے۔ جس میں تخمیناً
 پچانوے لاکھ باشندے ہیں۔ یہ لوگ سفید یا آریہ نسل سے
 ہیں +

(۲) ایران کی حد غربی ترکی سے پیوستہ ہے۔ اور حد شرقی
 کابل کی سرحد سے ملی ہوئی ہے۔ شمال میں بحیرہ خزر

اور تاتار ہے۔ اور جنوب میں خلیج فارس +
 (۳) ایران کے شمال کی طرف آبادی کم اور بروقت بہت ہے۔
 درمیان میں ریگستان اور سطح مرتفع ہے۔ وہاں بھی آبادی بہت
 کم ہے۔ ہر اس نواح میں گرمی کے موسم میں ہوا گرم خشک
 ہوتی ہے۔ اور سردی میں بہت سردی پڑتی ہے۔ جنوبی سمت
 کو کف دست میدان ہے۔ اور وہاں کی زمین بخر اور ہوا اس
 قدر گرم خشک ہے۔ کہ اس کی برداشت نہیں ہو سکتی +
 (۴) ایرانی لوگ اگرچہ عیش و عشرت کی طرف مائل اور طامح
 ہیں۔ پر صاحبِ ادراک اور ظریف ہیں +

(۵) یہاں غلہ۔ شراب۔ نیل۔ میوے بافراط پیدا ہوتے
 ہیں۔ خصوصاً نارنگی۔ خرما۔ خربزہ۔ انگور۔ بادام وغیرہ اور
 سنائے لکی اور ربوند اور انواع و اقسام کی ادویہ بھی بہت
 ہوتی ہیں۔ اور ریشمیں کپڑے بہت بنے جاتے ہیں +
 (۶) ایران کے مشہور شہر طہران۔ اصفہان۔ قزوین۔ تبریز۔
 شیراز اور ہمدان ہیں +

(۷) اصفہان بہت بڑا شہر ہے۔ اس کا دورہ ۱۲ کوس کا
 ہے۔ اس میں ایک لاکھ پچاس ہزار کے قریب باشندے ہیں۔
 مگر اس کے راستے تنگ ہیں +

(۸) قزوین بھی بڑا شہر ہے۔ اور خوب آباد ہے۔ اور وہاں
 بادام۔ انگور اور خربزہ تحفہ پیدا ہوتا ہے +

(۹) تبریز کی مساجد اور سرائیں مشہور ہیں۔ اور وہاں اطلس
 اور کنخواب بُنی جاتی ہے۔ اور سوتی۔ ریشمیں ہر قسم کے کپڑے
 کا بڑا کارخانہ ہے۔ اس میں ایک لاکھ اتنی ہزار باشندے ہیں +

(۱۰) شیراز بہت بڑا شہر ہے۔ اور خوب آباد ہے۔ وہاں کی شراب مشہور و معروف ہے۔ خواجہ حافظ اور شیخ سعدی کا مقبرہ اسی شہر میں ہے +

(۱۱) شاہ ایران کو اختیار کل حاصل ہے۔ یہاں کی رعایا عالموں کے ظلم اور مجتہدوں کی بدعت سے کمال مکلف اٹھاتی ہے +

(۱۲) یہاں کے باشندوں کا مذہب اسلام ہے۔ پر شیعہ ہیں۔ اور بہت سے آتش پرست بھی ہیں +

بارہویں فصل

عربستان کے بیان میں

(۱) عرب ایک وسیع جزیئرہ نما ہے۔ اس کے غرب میں بحیرہ قلزم اور شمال میں روم یا ترکی۔ اور جنوب میں بحر ہند۔ خلیج عرب۔ آبنائے باب المندب۔ اور مشرق میں خلیج فارس ہے + اس میں تقریباً ۶۰ لاکھ باشندے ہیں۔ ان میں سے بعض قبائل اپنے تئیں قحطان کی اولاد بتاتے ہیں۔ جو سام کی پانچویں پشت میں تھا۔ اور بعض حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے بیان کرتے ہیں +

(۲) اس ملک کی بڑی سے بڑی لمبائی نہ سویڈ سے راس الہد تک ۱۸۰۰ میل اور چوڑائی آبنائے باب المندب سے مسقط تک تقریباً ۱۲۰۰ میل اور رقبہ ۱۲ لاکھ مربع میل ہے +

(۳) یہاں کے باشندوں کی دو بڑی جماعتیں ہیں۔ ایک تو

مذہب جو شہروں میں رہتے ہیں۔ دوسرے بدوی جو خانہ بدوش رہتے ہیں۔ یہ وحشی اور جنگ جو ہیں۔ گلے چراتے ہیں اور لوٹ مار کر بھی گزارہ کرتے ہیں۔ گھوڑے اور بکریوں کے ریوڑ ان کی دولت ہے +

اہل عرب وجیہ - میانہ قد ہوتے ہیں۔ دبیلے۔ مگر طاقتور ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مسلمان ہیں +

(۴)۔ یہاں کی آب و ہوا نہایت گرم و خشک ہے۔ ساحل بحیرہ قلزم کے برابر جو قطعہ ملک چلا گیا ہے۔ اُس کے برابر کوئی حصہ گرم نہیں۔ مگر وسط میں آب و ہوا معتدل ہے۔ بارش بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن وسط عرب کی بلند زمین پر جون سے ستمبر تک بارش ہوتی ہے۔ گرمی میں ایک قسم کی گرم ہوا چلتی ہے۔ جس کو بادِ سموم کہتے ہیں۔ یہ زہریلی ہوا ہوتی ہے۔ جس وقت یہ چلتی ہے۔ تو آدمی زمین پر لیٹ جاتے ہیں۔ اور جانور اپنے نتھنے ریت کے اندر کر لیتے ہیں اور جب تک یہ ہوا گزر نہ جاوے۔ کوئی نہیں اٹھتا۔ زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک بھاگتی ہے +

یہاں کی پیداوار انگور۔ انجیر۔ ناشپاتی۔ بادام اور بہت سے پھل ہیں۔ قہوہ کی بہت کاشت ہوتی ہے۔ کھجور بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ ان کے درخت ہر صحرا کے نخلستان میں ملتے ہیں۔ عرب کے لوگوں کا گزارہ زیادہ تر جوار اور کھجور پر ہے۔ عرب کے گھوڑے بہت مشہور ہیں۔ اور اس ملک کا بڑا کار آمد جانور اونٹ ہے۔ جس کو ریگستان کا جہاز کہیں تو بچا ہے۔ اس ملک

میں کوئی دریا نہیں۔ کوہ سینا یہودیوں کی تاریخ میں مشہور ہے +

(۵) اس ملک کی تقسیم یہ ہے۔ حجاز۔ یمن۔ حضرموت۔ عمان۔ الحما۔ نجد۔ جبل اشمر +

(۶) ان میں سے حجاز اور یمن مل کر عربستان کہلاتے ہیں۔ یہ دونو حصے اور الحما سلطان روم کے ماتحت ہیں۔ سلطان روم کی طرف سے ایک افسر جس کو شریف کہتے ہیں۔ مکہ میں رہتا ہے۔ یہاں حضرت محمد صاحب پیدا ہوئے۔ مدینے میں ان کا مزار ہے۔ جدہ مکہ کا مشہور بندرگاہ اور یمنو مدینے کا بندرگاہ ہے +

(۷) صوبہ عمان کا دارالخلافہ مسقط ہے۔ یہ تجارت کی منڈی ہے۔ اس کے سردار کو امام مسقط کہتے ہیں۔ یہ سب سرداروں سے بڑا شمار ہوتا ہے +

(۸) حضرموت آزاد قبیلہ بدوی کے پاس ہے۔ یہ اپنے اپنے سرداروں کے ماتحت ہیں۔ جن کو شیخ کہتے ہیں +

مقلہ اس کا دارالخلافہ ہے۔ جو جہاز ہندوستان کو آتے ہیں۔ وہ یہاں سے سامان لیتے ہیں۔ عدن سرکار انگریزی کے قبضے میں ہے۔ یہ بڑی بندرگاہ ہے +

(۹) نجد وہابیوں کے سلطان کے قبضے میں ہے۔ اس کا دارالخلافہ رائدہ ہے +

(۱۰) جبل اشمر کا امیر جبل میں رہتا ہے۔ فارس سے جو لوگ حج کرنے آتے ہیں۔ وہ اس شہر میں سے ہو کر گذرتے ہیں +

تیسرا باب

یورپ یعنی فرنگستان کے بیان میں

(۱) یورپ ایک بڑا اعظم ہے۔ جس کے شمال میں بحر شمالی - اور مشرق میں کوہ اورال اور دریائے اصال - اور جنوب میں بحیرہ روم - بحیرہ اسود - بحیرہ مارمورا - کوہ کاکیسس اور مغرب میں بحر اوقیانوس یا ایٹ لین کنگ واقع ہے +

(۲) یہ بڑا اعظم شمال مشرق سے جنوب مغرب تک ۳۴۰۰ میل لمبا - اور شمال سے جنوب تک ۲۴۰۰ میل چوڑا ہے +

(۳) اگرچہ یہ حصہ دنیا کے سب حصوں سے چھوٹا ہے۔ اور سونا - چاندی اور جواہرات بھی یہاں کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور برودت اور نیز مٹی کے ناقص ہونے کے سبب سے رنگا رنگ کی نباتات بھی نہیں ہوتی۔ اور پیداوار ارضی کی بھی ایسی فراوانی نہیں۔ جیسی کہ اور ملکوں میں دیکھتے ہیں۔ مگر پھر بھی دنیا کے سب حصوں پر ہر بات میں غالب ہے۔ کیونکہ یہاں کے باشندوں نے دولت کے وسائل اور ملکوں کے ایجاد اور ہر طرح کے علوم میں بڑی ترقی کی ہے۔ اور اگرچہ وہاں کی آب و ہوا زمین کی پیداوار کے باب

میں چنداں خوب نہیں۔ مگر آدمیوں کے لئے بہت موافق ہے۔ اور جسم و روح کو طاقت بخشی ہے۔ اس لئے وہاں کے آدمی اکثر عاقل۔ عالم۔ صنعت و ہنر میں کامل۔ ادیب۔ چالاک اور ذی شعور ہوتے ہیں +

(۴) یوں تو یورپ میں کئی سلطنتیں ہیں۔ ہر جنرافیہ دانوں نے اس کو ۱۶ حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ جن میں سے بعض حصوں میں کئی کئی ملک شامل ہیں۔ اور وہ ۱۶ حصے یہ ہیں۔ اول بریٹن کلاں یا برطانیہ۔ اس سلطنت میں یہ تین ملک شامل ہیں۔ انگلینڈ و ویلز۔ سکاٹ لینڈ۔ آئر لینڈ۔ دوم ملک فرانس۔ سوم بلجیم۔ چہارم ہالینڈ۔ پنجم پولینڈ۔ ششم آسٹریا۔ ہفتم ہالک جرمینی۔ ہشتم سربیا۔ نهم ڈنمارک۔ دہم سویڈن اور نازوے کی سلطنت متحد۔ یازدہم روس۔ دوازدہم ترکی یا روم۔ سیزدہم یونان۔ چار دہم اٹلی یا اطالیہ۔ پانزدہم سپین جس کو ہسپانیہ کہتے ہیں۔ شانزدہم پرتگال +

(۵) اگرچہ یورپ سیراب ملک ہے۔ مگر اس کے دریاؤں کو امریکہ اور ایشیا کے دریاؤں سے طول میں کچھ نسبت نہیں۔ ان میں سے ایک دریا ڈینیوب ہے۔ جو جرمنی اور آسٹریا اور روم سے ہو کر بحیرہ اسود میں جا گرتا ہے۔ دوسرا دریاے والگا جو ملک روس میں ۲۲۰۰ میل طے کر کے بحیرہ خزر میں جا گرتا ہے۔ اور یورپ کے سب دریاؤں سے بڑا ہے۔ ان کے دریا اپنے اپنے خاص ملکوں میں مذکور ہوئے +

(۶) یورپ میں بڑے بڑے اندرونی بحیرے یہ ہیں۔
 بحیرۂ ابیض اور بحیرۂ بالٹک۔ یہ دونوں یورپ کے شمال
 میں ہیں۔ ان میں سے پہلا تو بحر منجمد کی ایک شاخ
 ہے۔ اور دوسرا بحر اوقیانوس سے ملا ہوا ہے۔ بحیرۂ
 ابیض میں تین خلیجیں ہیں۔ آرک انجیل۔ کانڈا لاشکا۔
 چسکایا۔ اور بحیرۂ بالٹک میں خلیج ہاشا ریا۔ رٹلیٹڈ اور
 ریجا ہیں۔ آبنائے سکاگیر راگ اور کالٹے کالٹ بحیرۂ بالٹک
 کو بحر اوقیانوس سے ملاتی ہیں۔ اور اس آبنائے کو جو مابین
 جزیرۂ رٹلیٹڈ اور سویڈن کے ہے۔ سوڈ کتے ہیں۔ جنوب
 میں بحیرۂ روم۔ بحیرۂ مارمورا۔ بحیرۂ اسود اور آذاف ہیں۔
 ان میں سے بحیرۂ روم سطح زمین کے تمام اندرونی بحیروں
 سے بڑا ہے۔ اس کے مختلف حصے ان ملکوں کے ناموں
 سے مشہور ہیں جن کے وہ قریب ہیں۔ جیسے خلیج لیٹزر۔
 جن آوا۔ وٹس۔ یا اوڈریا فلک۔ بحیرۂ آئی اوینین۔ آڈکی پلگو۔
 یعنی بحر الجزائر جو یونان کے مشرق کی طرف واقع ہے۔ آبنائے
 جنرالٹ۔ جسے جبل الطارق بھی کہتے ہیں۔ بحیرۂ روم کو بحر
 اوقیانوس سے ملاتی ہے۔ آبنائے ڈارڈنیلز بحیرۂ مارمورا
 کو بحیرۂ روم سے۔ اور آبنائے قسطنطنیہ اس کو بحیرۂ اسود
 سے وصل کرتی ہے۔ اور آبنائے کافا مابین بحیرۂ اسود اور
 بحیرۂ آذاف کے واقع ہے۔ بحر اوقیانوس کا وہ حصہ جس کے
 ایک طرف برطانیہ اور دوسری طرف ہالینڈ۔ ڈنمارک۔ ناروے ہیں۔
 بنام بحیرۂ شمالی نامزد ہے۔ اور اس کے جنوبی حصے کو بحیرۂ
 جرمین کہتے ہیں۔ انگلستان اور فرانس کے درمیان جو دریا

ہے۔ اس کو رودبار انگلستان کہتے ہیں + آبنائے دودور بحیرہ جرمن اور رودبار انگلستان کو ملاتی ہے + بحیرہ آئرش برطانیہ اور آئر لینڈ کے درمیان واقع ہے +

بحر اوقیانوس کا ایک چوڑا حصہ جو فرانس اور سپین کے کناروں پر واقع ہے۔ خلیج بے کے کہلاتا ہے + آبنائے سنٹیک جارج بحیرہ آئرش کو بحر اوقیانوس سے وصل کرتی ہے + آبنائے یونی فاچیو جزائر کازسکا اور سائڈرینیا کے درمیان اور آبنائے مسینا مابین سسلی اور اٹلی کے واقع ہے +

(۷) یورپ میں سب سے بڑی جھیلیں بحیرہ بالک کے قریب واقع ہیں۔ جھیل لڈوگا اور ادنیگا اس کے مشرق کی طرف روس میں واقع ہیں۔ وندر اور وٹر ملک سویڈن میں ہیں۔ ان کے سوا اور بہت سی خوبصورت جھیلیں سلسلہ کوہ ایپیس میں سطح بحر سے بلندی پر واقع ہیں +

(۸) راس شمالی یورپ کے شمال میں واقع ہے۔ اور راس رات سکاٹ لینڈ کے شمال میں۔ راس کلبہ جنوبی سرا ایک چھوٹے سے جزیرے کا ہے۔ جو آئر لینڈ کے جنوب میں واقع ہے۔ راس لینڈز انڈ جو انگلستان کے گوشہ جنوب و مغرب کی حد پر ہے۔ اور لڈوڈ پائٹنٹ یہ دو درمیان کارنوال کے ہیں۔ ناروتھ فور لینڈ اور سوٹھ فور لینڈ انگلستان کے ضلع کنٹ میں ہیں۔ راس اوزٹیکل سپین کی شمالی حد پر ہے۔ اور راس فینس ٹیر اس کی مغربی حد پر۔ راس ٹری فیل گرینیٹ طرف الغرب اس کے جنوب میں۔ راس سینٹ ون سینٹ اور راس روکا پرنکال ہیں۔ راس سپارٹ ون ٹو اٹلی کے

منتمائے جنوب میں واقع ہے۔ اور مانتیان یونان کے منتمائے جنوب کی طرف جزیرہ نمائے موریا میں واقع ہے۔

(۹) خاکنائے کارنٹ موریا کو بڑے اعظم سے ملاتی ہے۔

اور خاکنائے پیرکاب کرسمیا کو روس سے وصل کرتی ہے۔

(۱۰) نازوے اور سویڈن کا جزیرہ نما جو پہلے بنام

سکین ڈی نیویا مشہور تھا۔ بحیرہ بالٹک اور بحر اوقیانوس کے

درمیان۔ اور جزیرہ نمائے جٹلینڈ ڈنمارک میں۔ اور

جزیرہ نمائے کرسمیا بحیرہ اسود کے درمیان۔ اور جزیرہ نمائے

اٹلی بحیرہ روم اور بحیرہ اڈریاٹک کے درمیان واقع ہیں۔

جزیرہ نمائے سپین اور پرتگال بحیرہ روم کو بحر اوقیانوس

سے جدا کرتا ہے۔ جزیرہ نمائے موریا ایک حصہ یونان کا ہے۔

(۱۱) سپیس برگن بحر منجمد میں ہے۔ اور ای لاند ڈاگو۔

ای سل بحیرہ بالٹک میں شاہ روس کے ماتحت ہیں۔

جزائر نووڈن نازوے کے شمال مغرب کی طرف بحر اوقیانوس

میں واقع ہیں۔ اور ای لاند اور گٹ لینڈ جو بحیرہ بالٹک

میں واقع ہیں۔ شاہ سویڈن کے زیر حکم ہیں۔ جزائر آئس لینڈ

اور فارو جو بحر ظلمات میں واقع ہیں۔ اور زیلینڈ اور فون

جو بحیرہ بالٹک میں ہیں۔ شاہ ڈنمارک کے ماتحت ہیں۔

کارسکا جہاں بونا پارٹ متولد ہوا تھا۔ فرانس کے زپر

حکومت ہے۔ اور جزیرہ اٹلی جہاں بونا پارٹ اول مرتبہ فرانس

کی ریاست چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ اٹلی سے متعلق ہے۔ اور

یہ دونو جزیرے اٹلی کے مغرب میں واقع ہیں۔ پہلی آرک

یعنی جزائر مینارکا۔ مچارکا۔ اوکا شاہ سپین کے ماتحت ہیں۔

خاکنائے

جزیرہ نمائے

ای

جزائر آئورز جو بحر ظلمات میں واقع ہیں۔ شاہ پرتگال کے تصرف میں ہیں :

آئی اوین کے سات جزیرے یونان کے مغرب میں ہیں۔ جن میں سے کارفو دار الحکومت ہے۔ اور زانٹی اور سفونیا بھی بڑے بڑے جزائر ہیں۔ یہ سب بحیرہ روم میں واقع ہیں۔ پہلے برطانیہ کی حمایت میں تھے۔ اب شاہ یونان کے تابع ہیں۔ جزائر لی پارسی سسلی کے شمال میں ہیں۔ اور ان میں سے بعض میں کوہ آتش خیز ہیں۔ یونان اور ایشیائے کوچک کے درمیان جزائر کانڈیا یا قریطش اور نگر و پانٹ یا نقر بند اور بہت سے جزائر خرد جو ایک دوسرے سے متصل اور موسوم بنام مجمع الجزائر ہیں۔ بحیرہ شام میں واقع ہیں۔ بعض ان میں سے شاہ روم کے زیر حکم ہیں۔ اور بعض شاہ یونان کے۔ اور کئی جو سکاٹ لینڈ کے شمال مغرب میں ہے۔ اور شٹیلینڈ جو آئرکئی کے شمال مشرق میں ہے۔ سکاٹ لینڈ سے متعلق ہیں۔ جزیرہ وٹ جو رودبار انگلستان میں ہے۔ اور جزیرہ مان جو آبنائے آئرش میں ہے۔ اور جزیری اور گرنزی اور الڈزنی جو فرانس کے کنارے پر واقع ہیں۔ اور جزیرہ سلی جو قریب کیشز اینڈ کے ہے۔ انگلستان کے ماتحت ہیں۔ اور جزیرہ انگلکسی جو آبنائے آئرش میں ہے۔ ویلز سے متعلق ہے۔ جزیرہ خرد مالٹا جو سسلی کے جنوب میں واقع ہے۔ سلطنت برطانیہ کے ماتحت ہے۔ جو حجاز ہندوستان سے ولایت کر جاتے ہیں۔ یا ولایت سے ہندوستان کو آتے ہیں۔ اس جزیرے میں پانی وغیرہ کے لئے ٹھہرتے ہیں۔ ان کے علاوہ برطانیہ اور آئر لینڈ بحر اوقیانوس

میں۔ اور سسلی اور سارڈی نیا بحیرہ روم میں واقع ہیں +
 (۱۲) یورپ کے بڑے پہاڑ یہ ہیں۔ کوہ آئبیس درمیان
 سٹیر کیٹڈ اور اٹلی کے۔ کوہ اپنی نیشز اٹلی میں۔ کوہ پرنیشز
 درمیان فرانس اور سپین کے۔ کوہ اورال مشرقی روس میں۔
 کوہ کارپے نین ہنگری کی شمال مشرقی حد پر۔ کوہ ڈوور فینڈ
 نازوے اور سویڈن کے درمیان۔ کوہ ہائز ملک جرمنی میں +
 (۱۳) ترکی یا روم کے سوا جہاں بہت سی رعایا مسلمان
 ہے۔ یورپ کے کل باشندے عیسائی ہیں۔ مگر ان کے
 تین فرقے بہ تفصیل ذیل ہیں۔ رومن کیٹھک۔ اور پرائسٹنٹ
 اور کلیسائے یونانی کے عیسائی + پرائسٹنٹ کے معنی معترض
 کرنے والے کے ہیں۔ چونکہ عیسائی مذہب میں بعد انتقال
 حضرت عیسیٰؑ کے کئی طرح کے عیب پیدا ہو گئے تھے۔ اس
 واسطے بعض عقیل لوگ ان پر معترض ہوئے اور پرائسٹنٹ
 کہلائے + رومن کیٹھک وہ لوگ ہیں۔ جو پُرانے مذہب پر
 چلے جاتے ہیں۔ اور ان غلطیوں کے مقرر نہیں ہیں۔ جو
 پرائسٹنٹ عیسائیوں نے دریافت کیں۔ یہ لوگ پوپ کو جو
 شہر روما میں رہتا ہے۔ اپنا پادری اعظم تصور کرتے ہیں۔
 اور ان کے مذہب میں کچھ بت پرستی بھی ہے۔ اور نیز ہند
 کے باشندوں کی مانند کئی بزرگان دین کی پرستش کرتے ہیں +
 کلیسائے یونان کے عیسائی وہ ہیں۔ جو پطیری آرک یعنی اُمتفت
 اعظم قسطنطنیہ کو اپنا بزرگ جانتے ہیں۔ اور جملہ عیسائیوں
 پر اپنی فضیلت کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ عیسائی مذہب
 اول ہمارے ہی ملک سے جاری ہوا ہے +

پہلی فصل

سلطنت برطانیہ کے بیان میں

(۱) برطانیہ یا برٹن کلاں کی سلطنت میں تین ملک داخل ہیں *

برٹن کلاں کا رقبہ ایک لاکھ بیس ہزار مربع میل ہے۔
 ابتدا میں یہ ملک علیحدہ تھے۔ کئی جزیرے جو ان کے نزدیک
 واقع ہیں۔ وہ بھی ان کے تابع ہیں۔ اور ان کے سوا دنیا
 کے باہجوں حصوں میں بعض بعض ملک برطانیہ کی عملداری میں
 ہیں۔ چنانچہ ایشیا میں برٹش ہندوستان۔ برہما۔ نکا۔
 سٹریٹ سلٹنٹ۔ عدن۔ لاہوان۔ شمالی بونبو۔ ہونگ کانگ۔
 اینڈے من یا کالا پانی جہاں ہندوستان سے قیدی جاتے
 ہیں۔ اور اس کو کالا پانی بھی کہتے ہیں۔ نکوبار اور جزیرہ
 قبرس جو بحیرہ روم میں ہے۔ افریقہ میں کیپ کالونی۔ دریائے
 آرج کی بستی اور ٹرسوال اور جزائر سینیٹ پلینا۔ ماسے شیس۔
 اور ملک سی اراپی اون۔ اور کئی ایک قلعے ملک گنی کے۔ شمالی امریکہ
 میں ملک کیوبا۔ لئبیریا۔ نو برنزویک اور نو اسکوشیا اور خلیج ہڈسن
 کے آس پاس کے اضلاع۔ اور نوو فونڈ لینڈ اور جزیرہ جیکا اور
 کئی اور جزیرے جزائر غرب الہند میں۔ اور کئی ایک جزیرے جو کیوبا
 کے مشرق کی طرف بحر اوقیانوس میں واقع ہیں۔ شہنشاہ انگلستان کی
 عملداری میں ہیں۔ جنوبی امریکہ میں گی آنا کا ایک حصہ اور

جزیرہ فاک لینڈ اور یورپ میں جبل الطارق جو ملک ہسپانیہ کے کنارے پر ہے۔ اور جزیرہ مالٹا جو بحیرہ روم میں ہے۔ اوشینیا میں آسٹریلیا۔ تسمانیہ۔ نیوزی لینڈ۔ جزائر فجی۔ اور نیوگنی کا حصہ۔ یہ سب ملک اور جزیرے برطانیہ کی عملداری میں ہیں۔ اور ان کا بیان ان کے موقوفوں پر آئیگا۔ چونکہ شہنشاہ انگلستان کی عملداری دنیا میں جا بجا اس قدر مختلف مقامات میں ہے۔ اس لئے انگریزی میں یہ ضرب المثل ہے۔ کہ سرکار انگلشیہ کی عملداری پر آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا۔ یعنی جدھر آفتاب گردش کرتا ہو زمین کے گرد جائے۔ اُدھر شہنشاہ انگلستان کی عملداری کا کوئی نہ کوئی حصہ ضرور اُس کے مقابل ہوتا ہے۔

(۲) خاص برٹن کلاں ایک بڑا جزیرہ ہے۔ جو تجارت اور حرنے کے لئے خوب موقع پر واقع ہے۔ اس کے جنوب کی زمین بڑی زرخیز اور آباد ہے۔ اس کا عرض ۵۰ درجے سے ۵۸ درجے ۴۰ دقیقے تک ہے۔

(۳) وہاں کے باشندے شجاع۔ متدین۔ بڑے مستقل مزاج آزادی دوست۔ محبت وطن ہیں۔ اور ہمیشہ علم و ہنر کی ترقی میں سعی کرتے ہیں۔

(۴) خاص انگلیڈ چالیس اضلاع میں اور ویلز جو انگلیڈ کے مغرب میں ہے۔ بارہ اضلاع میں۔ سکاٹ لینڈ ۳۳۔ آئر لینڈ ۳۲ ضلعوں میں منقسم ہے۔

(۵) اس ملک میں چھ دریا نامی ہیں۔ مگر سب سے بڑا

سورن - اور سب سے مشہور ٹیمز ہے +

(۶) انگلستان کے شمال مغرب کی زمین پہاڑی ہے۔ اور وسط اور جنوب و مشرق کی زمین اگرچہ پہاڑی نہیں۔ مگر اس میں جا بجا نشیب و فراز پایا جاتا ہے۔ لیکن اس قدر نہیں۔ کہ اس سے زراعت کو کچھ نقصان ہو + ویلز کوہستانی ہے۔ اس میں تین پہاڑ نامی ہیں۔ سنوڈن - کاڈر اڈرس - پرن لی من - اور انگلستان میں نامی پہاڑ سکاقل ہے + (۷) شہر جو تجارت کی بندرگاہ ہیں۔ لندن - نورپول - برٹل - ہل - نیو کاسل + انجلیڈ کی دارالسلطنت کا نام لندن ہے۔ جو تمام عالم کے شہروں میں بڑا اور دولت مند شہر دریائے ٹیمز پر واقع ہے +

نورپول - دریائے ہزدی کے دہانے کے متصل واقع ہے۔ روئی کا بیوپار ہوتا ہے۔ برٹن کلاں میں یہ تجارت و آبادی کے لحاظ سے دوسرے درجے پر ہے + برٹل - تیسری درجے کا بندرگاہ ہے۔ ہل دریائے ہیمبر پر واقع ہے۔ اور چارم درجے پر ہے + نیو کاسل دریائے ٹائن پر واقع ہے۔ کوئٹے کی تجارت کے باعث مشہور ہے +

شہر جو کارخانوں کے لحاظ سے مشہور ہیں منچسٹر ملل اور اُن چیزوں کی صنعت میں جو روئی سے تیار ہوتی ہیں۔ تمام عالم میں بڑھکر ہے۔ برمنگھم میں لوہے اور فولاد کے کارخانے ہیں۔ شفیلڈ میں چاقو - چھتریاں وغیرہ بنتی ہیں۔ لیڈز اون کی منڈی ہے۔ ناریج میں ریشمی

بکھڑے اور پختے کے کارخانے ہیں۔ اوکس فرڈ اور کیمبرج میں مشہور اور قدیم یونیورسٹیاں ہیں۔ کنٹربری میں عالی شان گرجا ہے۔ اور یہاں بڑے پادری کا صدر مقام ہے۔
 دیگر شہر

گرنیچ جو لندن سے چھ میل پر ہے۔ یہاں رصد گاہ ہے۔ اور انگریز طول بلد اسی مقام سے شمار کرتے ہیں + برائٹن اور باث میں گرم چشمے اور حمام ہیں + ونڈر سدر ہاؤس ٹیمز پر واقع ہے۔ شاہان انگلستان کی سکونت کا بڑا مقام ہے +

(۸) اس ملک کی حکومت بادشاہ سے متعلق ہے۔ پردہ مطلق انسان نہیں۔ اس کو پارلیمنٹ یعنی مجالس امرا و وکلاء رعایا کے مشورے بغیر یہ اختیار نہیں۔ کہ کوئی نیا قانون نافذ کرے۔ یا پرانا قانون منسوخ یا ترمیم کرے۔ جب تک ان دونوں مجلسوں کی رائے بادشاہ کی رائے سے متفق نہ ہو تب تک کوئی نیا قانون ملک کی آئین میں داخل نہیں ہو سکتا +

(۹) وہاں کی تربیت کا یہ طور ہے۔ کہ جتنے چھوٹے بڑے ہیں۔ کیا مرد کیا عورت۔ سب علم پڑھتے ہیں۔ اور صاحب ثروت اور ذمی رقبہ تو ہر طرح کے علوم و فنون سیکھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ اور وہاں کے مدرسے بہت مشہور ہیں۔ یہاں کے لوگ مذہب مسیحی کے فرقہ پرائیٹسٹ میں سے ہیں +

(۱۰) سکاٹ لینڈ کوہستانی ملک ہے۔ اس میں جھیلیں اور ندیاں بہت ہیں۔ اس کی آبادی وسعت کی نسبت کم

ہے۔ یعنی ۴۴ لاکھ آدمی کے قریب بستے ہیں۔ وہاں کے باشندے بہادر۔ محنتی۔ کفایت شعار اور دور اندیش ہوتے ہیں +

(۱۱) سکاٹ لینڈ دو حصوں میں منقسم ہے۔ جن میں سے ایک حصہ کوہستان ہے۔ اور دوسرا میدان + اس کے دارالحکومت کا نام ایڈنبرا ہے۔ جو عمارت کی خوبی اور علوم کی ترقی کے باعث مشہور ہے۔ وہاں کی یونیورسٹی یعنی بیت العلوم مشہور اور قدیم ہے +

گلاسگو کا شہر دریا سے کلائیڈ پر واقع ہے۔ یہ سکاٹ لینڈ میں سب سے بڑا شہر ہے۔ روئی۔ ریشم۔ شیشہ وغیرہ کے بڑے کارخانے ہیں +

پیزلے میں شال اور ریل پیچک وغیرہ کے بڑے کارخانے ہیں۔ ڈنڈی بندرگاہ بھی ہے۔ اور یہاں مل اور سوت کے کارخانے ہیں۔ ابرٹین یونیورسٹی اور تجارت کے سبب مشہور ہے +

سکاٹ لینڈ میں بڑا دریا ٹیڈ۔ اور نامی جمیل لاخ وومنڈ ہے +

(۱۲) آئر لینڈ بہت اچھا ملک ہے۔ اس کی آب و ہوا نہایت خوشگوار اور موافق ہے۔ اور زمین زرخیز۔ اس کے دریا عمیق اور ارباب تجارت کے لئے بہت مناسب ہیں۔ یہاں کے باشندے تیز طبع اور ذہین ہیں +

(۱۳) آئر لینڈ چار صوبوں میں منقسم ہے۔ صوبہ شمالی انٹر۔ صوبہ جنوبی مشرق۔ صوبہ مشرقی لیسٹر۔ صوبہ غربی کوناٹ۔ ان

چاروں صوبوں میں ۳۲ ضلعے ہیں +
 (۱۴) آئر لینڈ کے بڑے شہر یہ ہیں۔ ڈب لن اس کا صدر
 ہے۔ اور کازک۔ لٹاک۔ وارٹر فورڈ اور پٹفاست تجارت کے
 سبب مشہور ہیں +

(۱۵) اس جزیرے کی اجناس تجارت سن کے کپڑے ہیں۔
 جن کے سبب وہ بہت مشہور ہے۔ اور چمڑے۔ چربی
 اور نمکین گوشت کی بھی یہاں بڑی تجارت ہوتی ہے +
 (۱۶) آئر لینڈ کے بڑے دریا یہ ہیں۔ شینن۔ بیگ وارٹر۔
 لفے اور جھیلوں میں جھیل نے مشہور ہے +

(۱۷) انگلستان کی مجلس وکلاء رعایا میں ۶۵۸ وکیل رعایا
 کی طرف سے ہیں تفصیل داخل ہیں۔ خاص آئر لینڈ اور
 ویلز کے ۵۰۰۔ سکاٹ لینڈ کے ۵۳۔ آئر لینڈ کے ۱۰۵ +
 (۱۸) آئر لینڈ اور ویلز کے باشندے ۳۲۵۲۰۰۰۰
 (ب) سکاٹ لینڈ کے باشندے ۴۴۷۰۰۰۰
 (ج) آئر لینڈ کے باشندے ۴۴۶۰۰۰۰
 کل ۴۱۴۵۰۰۰۰

دوسری فصل ملک فرانس کے بیان میں

(۱) فرانس ایک بڑا وسیع ملک ہے۔ اس کے شمال میں
 جرمنی اور بیلجیم اور رودبار انگلستان واقع ہیں۔ مغرب میں
 خلیج بسکے اور جنوب میں کوہ پرنیز اور بحیرہ روم۔ اور مشرق

میں کوہ ایلپس اور سلسلہ کوہ جُورَا اور دیاے رائن +
 (۲) یہ ملک ۶۰۰ میل لمبا اور ۵۶۰ میل چوڑا ہے۔ فرائس
 کا رقبہ ۲ لاکھ سات ہزار مربع میل ہے۔ گویا گریٹ برٹن سے
 ۱/۲ گنا بڑا ہے۔ اور آبادی تین کروڑ نوے لاکھ۔ اس ملک
 میں یہ دریا مشہور ہیں۔ سین۔ لوار۔ گارن اور رون۔ ان
 میں سے سین تو رودبار انگلستان میں گرتا ہے۔ اور لوار
 اور گارن خلیج بشکے میں اور رون بحیرہ روم میں +

(۳) یہاں کی آب و ہوا فرحت افزا اور معتدل اور زمین
 زرخیز ہے۔ اس ملک میں تمام لوازم معاش پیدا ہوتے
 ہیں۔ اور ریشمیں کپڑے نہایت نفیس بنے جاتے ہیں۔
 علاوہ ان کے گھڑیاں۔ گھنٹے۔ زیور۔ دستانے وغیرہ بھی تیار
 ہوتے ہیں +

(۴) یہاں کے باشندے خلیق۔ زندہ دل۔ محنتی اور بہادر
 ہیں۔ اور حرفہ۔ صنعت اور علوم کی طرف بدرجہ غایت مائل
 لیکن ان کے مزاج میں کچھ چھمچھوراپن پایا جاتا ہے +

(۵) اس ملک کے دار السلطنت کا نام پیرس ہے۔ جس
 میں ۲۷ لاکھ ۱۴ ہزار آدمی آباد ہیں۔ اس شہر میں کئی
 مدرسے ہیں۔ اور ایک ایسا کتب خانہ ہے۔ کہ آدھ کسی
 ملک میں نہیں پایا جاتا۔ اس میں آٹھ لاکھ جلد سے زیادہ
 کتابیں ہونگی۔ یہ شہر دنیا کے سب شہروں میں سے
 زیادہ تر خوشنما ہے۔ لائیں یہ شہر دریائے سین اور
 رون کے سنگم پر واقع ہے۔ ریشم کے کارخانوں کے
 لئے مشہور ہے +

مارسیلز سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ بورڈو دریائے گارن پر دوم درجہ کی بندرگاہ ہے۔ ٹیولن - بشر برگ - برسٹ میں بحری سلاح خانے ہیں۔ ریمز اور شیمپین میں شراب اعلیٰ قسم کی تیار ہوتی ہے +

(۶) ۱۷۹۲ء کے شروع تک یہاں کی حکومت بادشاہ سے متعلق تھی۔ اور ایک مجلس امرا کی اور دوسری وکلاء رعایا کی انگیٹ کے طور پر مقرر ہو گئی تھی۔ لیکن سال مذکور میں فرانس اور پرتگیا میں لڑائی ہوئی۔ بادشاہ فرانس کو شکست ہوئی۔ اور رعایا نے اس کو معزول کر کے انتظام جمہوری قائم کر لیا۔ چنانچہ یہاں کا انتظام اب تک وکلاء رعایا کی ایک مجلس کے سپرد ہے۔ جو ایک حاکم کو بنام پریزیڈنٹ ریاست جمہور سات برس کے لئے منتخب کر لیا کرتی ہے +

(۷) ایشیا میں پانڈے چری۔ ماہی۔ چندر نگر۔ کمبوڈیا اور انام۔ افریقہ میں۔ الجیریا۔ سینی گیامبیا۔ ٹیونس۔ اضلاع گونگو۔ جزیرہ بوروبون۔ جزیرہ ڈغاسکر۔ سوڈان۔ ڈہومی۔ امریکہ میں نیو یارک۔ مارٹن ایک۔ گادڈا اوپ اور چند جزائر واقع مغرب الهند۔ اوشینیا میں نیو کلیڈ دنیا اور چند بھوٹے جزائر یہ سب فرانس کے ماتحت ہیں +

(۸) زمانہ قدیم میں فرانس کا نام گال تھا۔ یہاں کے باشندے رومن کیشک فرقے کے عیسائی ہیں +

تیسری فصل

ملک بلجیم کے بیان میں

(۱) بلجیم ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اس کے شمال میں ہالینڈ اور مشرق میں جرمنی۔ اور جنوب میں فرانس۔ اور مغرب میں بحیرہ جرمن واقع ہے۔ اس ملک کی آب و ہوا معتدل ہے۔ غلہ افراط سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اہل حرفہ مش پارچہ بافت وغیرہ بہت رہتے ہیں۔ اس ملک کا رقبہ تو ۱۱ ہزار چار سو مربع میل ہے۔ یعنی جزائر برٹن کاں کا دسواں حصہ ہے۔ مگر آبادی ۶۷ لاکھ سے زیادہ ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ بلجیم نے چھ سو آدمی ایک مربع میل پر گزران کرتے ہیں۔ ایسی گنجان آبادی یورپ میں اور کسی ملک کی نہیں ہے۔

(۲) اس ملک کے باشندوں کو بلجیمین یا فلیمنگ کہتے ہیں۔ یہاں اشیائے مفصلہ ذیل اور ملکوں سے آتی ہیں۔ چائے۔ بن۔ کھانڈ۔ شراب۔ جیسے۔ اون۔ اور یہاں سے یہ چیزیں اور ملکوں کو جاتی ہیں۔ اناج۔ سن۔ تھن۔ پارچہ مے۔ ریشمیں۔ واونی وغیرہ۔

(۳) اس ملک میں یہ شہر مشہور ہیں۔ برشلز۔ گرینٹ۔ آیشٹ۔ ورپ۔ ان میں سے برشلز دار السلطنت ہے۔ جس میں پانچ لاکھ باسکھ ہزار آدمی ہونگے۔ اس ملک میں حکومت شاہی ہے۔ لیکن بادشاہ کو اختیار کلی حاصل نہیں۔ یہاں

کے باشندے رومن گیشک فرتے کے عیسائی ہیں۔ برشلونہ سے ۱۲ میل کے فاصلے پر واطر لو ہے۔ جہاں انگریزوں نے بونا پارٹ کو شکست کامل دی +

چوتھی فصل

ملک ہالینڈ کے بیان میں

(۱) ہالینڈ کی حد شمالی و مغربی بحیرہ برمن۔ اور جنوبی بحرہ مشرقی جومنی ہے۔ یہ ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ لیکن اس میں آدمی بہت آباد ہیں + اس کی زمین سمندر کی سطح سے نیچی ہے۔ اس لئے وہاں کے باشندوں نے سمندر کی طرف بند باندھ رکھے ہیں۔ اس ملک میں آدمی اور اجناس سب ناموں ہی کے رستے آتے جاتے ہیں۔ کیونکہ اور ملکوں کی طرح وہاں سڑکیں نہیں ہیں + اس ملک میں سردی کی شدت نہ ہوتی ہے۔ اور یہاں کے باشندے صفائی بہت پسند کرتے ہیں۔ اس ملک کا رقبہ بارہ ہزار چھ سو مربع میل ہے۔ یعنی بڑی کھلاں کا فواں حصہ ہے۔ آبادی یہاں کی ۵۰ لاکھ ہے +

(۲) اس ملک کے لوگوں کو ڈچ کہتے ہیں۔ اور فارسی کتابوں میں ان کو ولندیز لکھا ہے۔ اور وہ باادب۔ صاف دل اور مہنتی ہیں۔ اکثر یہودی بھی وہاں رہتے ہیں۔ ان کا پیشہ تجارت اور بیوپار ہے۔ چنانچہ ہالینڈ کے صاحبزادے مشہور و معروف ہیں +

(۳) اس ملک میں سب سے بڑا شہر ایم سٹوڈیم ہے۔ جس میں ۵ لاکھ ۳۸ ہزار باشندے ہیں۔ علاوہ اس کے یہ شہر مشہور ہیں۔ ہیگ۔ لیڈن۔ راترڈیم اور ہارلم۔ ان میں سے ہیگ تو اس ملک کا دارالسلطنت ہے۔ یعنی ہالینڈ کا بادشاہ وہاں رہتا ہے۔ اور لیڈن یونیورسٹی کے باعث مشہور ہے۔ اس ملک میں یہ دریا مشہور ہیں۔ رائن اور شکٹ اور میوز۔ یہاں کے اکثر باشندے پرائسٹنٹ فرقے کے عیسائی ہیں +

(۴) ہالینڈ اور بنجیم دونو کو ملا کر نڈر لینڈ کہتے ہیں۔ پہلے یہ دونو ملک ایک ہی بادشاہ سے متعلق تھے۔ لیکن ۱۸۳۰ء سے بنجیم ہالینڈ سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ وہاں دو مجلسیں مقرر ہیں۔ جن کو قانون اور آئین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔ مگر ان قوانین کا رواج پانا بادشاہ کی رائے کی موافقت پر ہے۔ اس ملک میں سلطنت موروثی ہے۔ اگر بیٹا نہ ہو۔ تو بیٹی تخت پر بیٹھتی ہے +

(۵) بحر الجزائر ہند میں جزیرہ جاوا۔ بڑا حصہ بورنیو کا۔ نیوگنی سمٹرا۔ سیلبز اور چند جزائر خرد اور افریقہ میں ساحل گنی پر چند بندرگاہیں۔ اور جنوبی امریکہ میں گئی آنا کا ایک حصہ اور چند جزیرے جو غرب الہند میں واقع ہیں۔ یہ سب شاہ ہالینڈ کے قبضے میں ہیں +

(۶) اس ملک میں ان چیزوں کی تجارت ہوتی ہے۔ مویشی عجیٹ۔ خشک بھطلیاں۔ ویل بھٹلی کا تیل۔ اور ان آبادیوں کی پیداوار جو اس سے متعلق ہیں۔ خصوصاً شکر و مصالح

طعام وغیرہ +

پانچویں فصل

آسٹریا و ہنگری کے بیان میں

(۱) اس ملک کے شمال میں جرمنی - روس - مغرب میں جرمنی - سٹیکٹزر لینڈ اور اٹلی - جنوب میں اٹلی - رڈریا ٹک - مونٹی نگرو - سربیا - رومانیہ - مشرق میں رومانیہ اور روس - اس ملک کا رقبہ ۲ لاکھ ۵۴ ہزار ہے - گویا برٹن کھان سے ۲ گنا بڑا ہے - اور آبادی ۴ کروڑ ۴۱ لاکھ +

(۲) آسٹریا اور ہنگری کی متحدہ سلطنت ایک ہی بادشاہ کے ماتحت ہے - جو آسٹریا کا قیصر اور ہنگری کا سلطان کہلاتا ہے - دونوں ملکوں میں علیحدہ علیحدہ دو دو مجالس امرا و وکلاء رعایا انتظام سلطنت کے لئے مقرر ہیں - اور علاوہ ان کے ایک پارلیمنٹ کل ملک کی ہے - جس میں دونوں ملکوں کی طرف سے ساٹھ ساٹھ وکلاء شامل ہو کر ایسے معاملات پر بحث کرتے ہیں - جن میں دونوں ملکوں کی بہبودی متصوّر ہو +

(۳) اس سلطنت میں ۱۸ صوبے ہیں - ان میں سے مشہور

یہ ہیں +

نمبر شمار	صوبہ	مشہور شہر
۱	وئر آسٹریا	وے آنا جو دیاسے ڈینیوب پر واقع ہے - دار السلطنت ہے - تجارت اور

نمبر شمار	صوبہ	مشہور شہر
		یونیورسٹی کے لئے بہت مشہور ہے +
۲	اپر آسٹریا	لنز۔
۳	سالز برگ	سالز برگ۔ نمک کی کانیں بنتی ہیں +
۴	یوہیمیا	پراگ۔ یونیورسٹی کے سبب مشہور ہے +
۵	موریویا	برن۔ اسٹریٹز کے مقام پر نیولین نے فتح حاصل کی تھی +
۶	گلیشیا	کراکو میں یونیورسٹی ہے۔ اور نمک کی کانوں کی وجہ سے برطانیہ شہرت ہے۔ طبرک مشہور شہر ہے +
۷	ہنگری	پسٹ۔ بودا۔
۸	ٹرنیس یونیا	کرا ان سٹیٹ۔ اور ہرمین سٹیٹ۔
۹	بوسنا	یہ دو صوبے مشرق میں عہد نامہ برلن کی رو سے شامل ہوئے +
۱۰	ہرزے گونیا	
(۴) اگرچہ اس ملک میں مدارس کثرت سے ہیں۔ مگر ان میں تعلیم اچھی نہ ہوتی تھی۔ یہاں کے باشندے جو امرد۔ شجاع اور محنتی ہیں۔ اب اسلئے تعلیم کا بہت چرچا ہے۔ ان کا مذہب رومن کیتھولک ہے۔ مگر ان میں سے بعض بعض کلیسا سے یونانی کے بھی پیرو ہیں۔ خصوصاً ٹرین سل دے نیا اور گالیشیا کے باشندے۔ اور ہنگری اور ٹرین سل وینا میں پراٹسٹنٹ بھی پائے جاتے ہیں +		

(۵) اس ملک میں گندم - کئی - چاول - انگور اور میوے نمک وغیرہ پیدا ہوتے ہیں - اور سونا - چاندی - تانبا - لوہا - وغیرہ کی کانیں بھی ہیں - خاص کر صوبجات ہنگری - گلیشیا اور ٹرین سل وے ریا میں +

بجھٹی فصل

ممالک خرد جرمنی جن کو تعہد ایمانی کہتے ہیں

(۱) جرمنی یا ایمان یورپ میں ایک بڑا ملک ہے - ۱۸۶۶ء تک علاوہ ملک پروشیا اور آسٹریا کے اس میں ۳۳ ریاستیں اور شامل تھیں - یہ سب اپنی بہبودی اور حراست کے لئے متفق تھیں - اور ان کو تعہد ایمانی کہتے تھے - ۱۸۶۶ء میں یہ تعہد فسخ ہو گیا - اور جرمنی کے معاملات ملکی سے آسٹریا بالکل علیحدہ ہو گیا - ۱۸۷۱ء میں جرمنی کی سب ریاستوں نے متفق ہو کر پروشیا کے بادشاہ کو اپنا شاہنشاہ بنایا - اور شاہنشاہ جرمنی کا لقب دیا - اور فرانسیسوں کے ساتھ لڑ کر ان کو شکست دی - اور آل ساس اور لارین کے ضلع چھین لئے - اب اس سلطنت میں ۴۶ ریاستیں ہیں جن میں سے پانچ یعنی پروشیا - بوریہا - وزٹم برگ - ہاڈن - سیکسنی کے حاکم تو بادشاہ ہیں - چھ کے ڈوک اعظم - پانچ کے ڈوک ہیں - سات میں رئیس ہیں - ان کے سوا شہر ہائے مفصلہ ذیل خود مختار ہیں - یعنی یہ کسی حاکم کے تابع نہیں ہیں - لوک - ہرین -

ہائبرگ نیا علاقہ آل ساس اور لارین کا انتظام شاہنشاہ جرمنی خود کرتا ہے +

(۲) اس ملک کا رقبہ ۲ لاکھ ۱۲ ہزار مربع میل ہے۔ یایوں کہو۔ کہ برٹن کلاں سے ۱۲۱ گنا زیادہ وسیع ہے۔ یہاں کی آبادی ۵ کروڑ ۹۱۲ لاکھ ہے +

(۳) جنوبیہ پروشیا سب سے مشہور ہے۔ کیونکہ یہاں کا بادشاہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ تمام سلطنت جرمنی کا بھی شاہنشاہ ہے۔ برلن جو اس کا دار السلطنت ہے۔ بہت خوش قلعہ شہر ہے۔ اور دریائے سپری پر واقع ہے۔ اس اول درجے کے شہر میں یونیورسٹی بھی ہے۔ برسلہ محل کے کارخانوں کے سبب مشہور ہے۔ یہ دریائے اوڈر پر واقع ہے۔ ڈنٹسک جو دریائے وچولا پر ہے۔ تجارت کے سبب مشہور ہے +

(۴) بوڈیا کی زمین ایمان کے جنوب کی طرف واقع ہے۔ اور اٹلی اور سٹوری لینڈ سے ملحق ہے۔ اس کے دار السلطنت کا نام ٹیوبنگ ہے۔ یہ ایسا شہر ہے۔ کہ تمام جرمنی میں اس کے برابر کوئی شہر نہیں۔ عمارات عالیشان۔ رستے وسیع اور ہر ایک کونچے میں نالیوں والی نہاں ہوتی ہیں۔ یہ شہر ایزرنڈی کے کنارے پر واقع ہے +

(۵) ڈنٹم برگ ایمان کے دکن کی سمت اور بوڈیا کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس کے دار السلطنت کا نام سٹٹ گٹ ہے۔ جس میں کتاؤں کی بڑی تجارت ہوتی ہے +

(۶) ہاڈن ایک چھوٹا سا ضلع ہے۔ جو دریائے رائن اور ڈنٹم برگ کی سرحد کے مابین واقع ہے۔ اس میں شراب۔ غلہ اور میوے

بافراط پیدا ہوتے ہیں۔ اور مچھلی اور ہیزم بھی بہت ہوتی ہے۔ اس کے بڑے شہر کا نام کارٹس رو ہے +

(۷) سیکشن فرنگستان کی تاریخ میں بہت مشہور ہے۔ اس میں بڑے بڑے شہر ڈرہٹون - لیپ سک ہیں۔ ڈرہٹون جو دریائے رائب کے کنارے پر ایک خوبصورت شہر ہے۔ اس ملک کا دار السلطنت ہے۔ اور نیز دیگر احصاء بہت خوش قطع ہیں۔ اور لیپ سک بڑے میلوں کے باعث مشہور ہے۔ اور وہاں کتابوں کی تجارت بہت ہوتی ہے۔ یہ نور الیمان اسی نام کے بھرانے صوبے کا دار الخلافہ ہے۔ تجارتی شہر ہے۔ آبادی ۲ لاکھ ۳۵ ہزار ہے۔ آل ساس اور لارین کا بڑا شہر سٹریس برگ دریائے رائن پر واقع ہے +

(۸) ایمان کی آب و ہوا معتدل اور خوشگوار ہے۔ لیکن کچھ مائل بہ سردی - اور یہاں کہہ باشندے بے پروا دولتمند - جو انہرڈ - جفاکش - صاحب قطع - سبکدست اور ہنروں کے موجد ہیں +

(۹) اس کے مشہور دریا ڈین یوب - رائن - مین - اوڈر - رائب ہیں + ڈینیوب صوبہ باڈن سے نکل کر ورٹسبرگ - یوریا - آسٹریا - روم میں بہتا ہوا بحیرہ اسود میں جا گرتا ہے + رائن کوہ ایلپس سے نکل کر شمال کی طرف بہتا ہوا بحر شمالی میں جا گرتا ہے + رائب کوہستان جرمنی سے نکلتا ہے۔ اور بحر شمالی میں جا گرتا ہے + اوڈر کوہستان جرمنی کے مشرق سے نکل کر بحیرہ بالٹک میں جا گرتا ہے +

ساتویں فصل

سٹنز لینڈ کے بیان میں

(۱) سٹنز لینڈ ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ جس کے شمال اور مشرق میں جرمنی۔ جنوب میں اٹلی اور مغرب میں فرانس ہے۔ اس میں پہاڑ بکثرت ہیں۔ اور بعض اس قدر بلند ہیں۔ کہ ان کی چوٹیوں پر ہمیشہ برف جمی رہتی ہے۔ اور کبھی کبھی برف کے بڑے بڑے ڈھیر اس طرح گرتے ہیں۔ کہ ان میں گاؤں دب جاتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں اس ملک کی خوبصورتی قابل دید ہے۔ اس وقت پہاڑ کی گھاٹیوں میں اندج کے کھیت ابلھایا کرتے ہیں۔ اور ڈھلوان سطحوں پر انگور کی بیلین نظر آتی ہیں۔ جو مقام گھائیوں سے زیادہ بلندی پر واقع ہیں۔ ان میں عمدہ عمدہ چراگاہیں ہیں۔ اور درختوں کے جھنڈ دکھائی دیتے ہیں۔ اور ان سے آگے بڑھ کر پھر پہاڑوں کی وہی پوٹیاں ہیں۔ جو ہمیشہ سفید لباس پہنے رہتی ہیں۔

(۲) اس ملک کی آب و ہوا خوشگوار ہے۔ مگر جارتے میں پالا زیادہ پڑتا ہے۔ وہاں کے باشندے عقیل۔ محنتی۔ آزادی پسند۔ طاقتور۔ محب وطن ہیں۔ یہاں کی عورتیں عمت عفت۔ شفقت مادی اور انتظام خانہ داری میں مشہور ہیں۔

(۳) اس ملک میں نامی شہر یہ ہیں۔ بران جو اس کا دار الخلافہ ہے۔ اور جینیوا اور زورک + شمال و مغرب کے بعض اضلاع کے باشندے پراٹھٹنٹ فرتے کے عیسائی ہیں۔ اور باقی رومن کیتھولک +

(۴) سٹور لینڈ میں یہ جمیلیں مشہور ہیں۔ جینیوا۔ کائن طفس۔ زورک۔ ٹورن +

(۵) اس ملک کا رقبہ ۱۶ ہزار مربع میل ہے۔ بڑن کلاں کے کوئی ساتویں حصے کے برابر ہے۔ اور آبادی یہاں کی ۳۳ لاکھ ہے۔ اس ملک کی حکومت جمہوری ہے +

آٹھویں فصل

ڈنمارک کے بیان میں

(۱) ڈنمارک ایک چھوٹا سا ملک جو مئی کے شمال میں واقع ہے۔ اس میں میدان بہت ہیں۔ اور زمین اچھی ہے۔ چنانچہ ہر قسم کا غنہ اور ترکاری وہاں پیدا ہوتی ہے۔ اور دود دہی کی بھی افراط ہے۔ اس ملک کی آب و ہوا مرطوب۔ مگر معتدل ہے۔ لیکن چارے کے موسم میں سردی بہت پڑتی ہے +

(۲) شاہ ڈنمارک کی عملداری میں ایک تو جزیرہ ٹاسے ڈنمارک ہے۔ جس کو جیکینڈ بھی کہتے ہیں۔ دوم جیٹلر نیڈلینڈ۔ ٹورن۔ لا کینڈ۔ باران۔ جوم۔ آکس لینڈ۔ ٹاسد وغیرہ +

پائس ٹین - لارن برگ اور شیشوگ کے صوبے پیشتر شاہ
ڈنمارک کی عہداری میں تھے۔ لیکن علماء سے پریشا
کے بادشاہ نے اپنے تحت میں کر لئے ہیں +

جزیرہ آسلینڈ ایک بڑا جزیرہ بحر اقیانوس کے شمال میں
واقع ہے۔ یہ جزیرہ اس باعث سے زیادہ تر مشہور ہے۔ کہ
یہاں ہنگامی ایک بڑا آئس بیئر بھاڑ ہے۔ اور کھولتے ہوئے
پانی کے کئی چشمے ہیں۔ جن میں سے ایک مقام پر کھولتے
ہوئے پانی کے فوارے دو سو فٹ کی بلندی تک چھوٹتے
ہیں۔ ان فواروں کو گیسر کہتے ہیں + اس جزیرے میں
۴۰ ہزار آدمی آباد ہیں۔ اور اس کا دار الخلافہ ریکیاوک
ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ جو اس کے جنوب و مغرب میں
واقع ہے۔ ایلج یہاں کم پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے یہاں
کے باشندوں کی غذا مکھن - دود اور پھلی ہے +

(۳) ڈنمارک کے باشندے دلاور اور صاحب جرأت ہیں۔
مگر شان و شوکت ان کے مزاج میں زیادہ ہے۔ ان کی
تعداد ۴۵ لاکھ ہے۔ اور وہ باعتبار مذہب پرائسٹ فرقی
کے عیسائی اور رومن کے پیرو ہیں + وہاں کی حکومت بادشاہ
نے متعلق ہے۔ اور اب وہ مطلق العنان نہیں ہے +

(۴) شاہ ڈنمارک اور شہنشاہ انگلستان میں یہ قرابت ہے۔ کہ
ایڈورڈ ہفتم شہنشاہ انگلستان کی شادی شاہ ڈنمارک کی
لڑکی سے ہوئی ہے +

(۵) ڈنمارک کی دار السلطنت کا نام کوپن ہیگن ہے۔ وہ
جزیرہ زلی کیڈ پر واقع ہے۔ اور اس سے ۲۵ میل شمال

کی طرف ایک چھوٹا سا شہر ایسی نور ہے۔ جو جہاز آبنائے
سونڈ میں ہو کر گزرتا ہے۔ وہاں محصول ادا کرتا ہے۔ الٹونا
ایک اور بڑا شہر دریائے ایلب پر واقع ہے۔ اور بڑی
تجارت کی جگہ ہے۔

(۶) ممالک مذکورہ بالا کے سوا گرین لینڈ جو شمالی امریکہ
کے مشرق کی طرف واقع ہے۔ اور چند جزائر غرب الہند شاہ
ڈنمارک کی حکومت میں ہیں۔

(۷) برٹن کلاں کے آٹھویں حصے کے برابر یہ ملک ہے۔
اس کا رقبہ ۱۵۰۰۰ مربع میل ہے۔ اور آبادی $۲۳\frac{1}{4}$ لاکھ ہے۔

نویں فصل

سلطنت متحدہ شویڈن اور

ناروے کے بیان میں

(۱) شویڈن اور ناروے کی متحدہ سلطنت ایک بادشاہ کے
ماتحت ہے۔ اس جزیرہ نما کے شمال کی طرف بحر منجمد۔
مغرب کی جانب بحر اوقیانوس۔ جنوب کی طرف آبنائے
سکاگیر راگ۔ کالے گھاٹ اور بحیرہ بالٹک واقع ہیں۔ اور
مشرق کی جانب بحیرہ بالٹک۔ ہیپ لینڈ۔

(۲) جزیرہ نما سکینڈی نیویا کا رقبہ ۳ لاکھ ۷ ہزار
مربع میل ہے۔ گویا برٹن کلاں سے $۲\frac{1}{4}$ گنا بڑا ہے۔

یہاں کی آبادی ۴ لاکھ ہے +

(۳) ملک سویڈن بہت وسیع ہے۔ اور موسم سرما میں وہاں برودت بہت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کے اکثر پہاڑوں پر برف ہمیشہ جمی رہتی ہے۔ مگر وہاں کی آب و ہوا خوشگوار ہے۔ اس ملک میں سات یا آٹھ مہینے تک بلکہ بعض جگہ نو مہینے تک جاڑا رہتا ہے۔ اور ایام سرما کے بعد اس کا حصہ زیریں جلد سرسبز اور تروتازہ ہو جاتا ہے۔ ملک سویڈن کی زمین ریتی ہے۔ اور اس میں پہاڑ۔ بہرے۔ جنگل اور جھیل بہت ہیں +

(۴) اس کے پایہ تخت کا نام سٹاک ہالم ہے۔ اس میں ۳ لاکھ آدمی ہیں اور گاڑی برگ۔ کالس کرونا اور اوپسلا۔ یہ سب بڑے شہر لب دریا واقع ہیں +

(۵) اشیائے تجارت اس ملک کی روپا۔ تانبا۔ سیسا۔ لوہا۔ رال۔ گوند۔ مستول کی لکڑی۔ جہاز کے تختے۔ پوسٹین۔ چمڑا۔ چربی۔ شہر ہیں +

(۶) اہل سویڈن سادہ مزاج۔ صاف دل۔ آزادی پسند۔ بہادر اور علم کی طرف بہت مائل ہیں۔ وہاں کی حکومت بادشاہ سے متعلق ہے۔ مگر وہ مطلق العنان نہیں ہے + سویڈن میں ہر سال ایک مجلس موسوم بہ ڈارٹ جمع ہوتی ہے۔ اس میں دو محکمے ہیں۔ اور آئین بنانے کا اختیار ان محکموں کو بشرکت بادشاہ حاصل ہے۔ ناروے نے آئین سویڈن کے قوانین سے علیحدہ ہیں + یہاں کے لوگوں کا مذہب پراٹیسٹنٹ ہے + اس ملک میں مدرسے

اور مکتب ہر ایک شہر اور گاؤں میں ہیں۔
 (۷) ملک نازوے ایک وسیع کوہستانی ملک ہے۔ جو سویڈن
 کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ سابق میں یہ ملک بادشاہ
 ڈنمارک کے قبضے میں تھا۔ پر اب بادشاہ سویڈن کے ماتحت
 ہے۔ اس کا دار السلطنت کرسٹینا ہے۔ جس میں دو
 لاکھ ۲۷ ہزار آدمی ہیں۔ دوسرا مشہور شہر برگن ہے۔
 (۸) لکڑی۔ لوہا۔ تانیا یورپ کے اکثر ملکوں میں اس ملک
 سے جاتا ہے۔

(۹) یہاں کے لوگ پرائیٹٹ فرتے کے عیسائی ہیں۔
 اب وہاں کی ایسی ہے۔ کہ گرمی کے موسم میں زیادہ
 گرمی اور سردی کے موسم میں سخت سردی ہوتی ہے۔
 لیکن یہاں کے باشندوں کے مزاج کے موافق ہے۔
 (۱۰) نازوے کے شمال کی طرف گرمی کے موسم میں دو
 مہینے تک سورج نہیں غروب ہوتا۔ گویا دو مہینے کا ایک
 دن ہوتا ہے۔ لیکن اس کے جنوب کی طرف بڑے سے
 بڑا دن ۱۸ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ اور موسم سرما میں اتنی
 ہی بڑی رات ہوتی ہے۔

(۱۱) یہاں کے باشندے مضبوط۔ صاحب جرأت۔ کشادہ
 پیشانی اور عالی ہمت ہیں۔

(۱۲) لیپ لینڈ وہ ملک ہے۔ جو یورپ کے شمال میں سویڈن
 کے شمال و مشرق کی جانب واقع ہے۔ اس کے دو حصے
 ہیں۔ مشرقی حصہ شاہ روس کے عمل میں ہے۔ اور شمالی
 اور جنوبی حصہ شاہ سویڈن کے زیر حکم ہے۔

(۱۳) یہ ملک بہت کم آباد ہے۔ اس کی زمین ناقص اور پہاڑ۔ جھیل اور جنگل اس میں بہت ہیں۔ اور ۸ مہینے تک وہاں برف جمی رہتی ہے۔ اس کے جنگل میں صنوبر کے درخت بہت ہیں۔ اور میدانوں میں ایک قسم کا ہرن ہوتا ہے۔ جس کو رینڈیر کہتے ہیں۔ اس کو وہاں کے لوگ گاڑیوں میں جوتے ہیں۔ اور وہ برف پر نہایت سرعت سے دوڑتا ہے +

(۱۴) ٹیپ کینڈ کے آدمی پست قد ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کا قد تھینا پونے تین پاؤں کا ہوتا ہے۔ اور خوبصورت بھی نہیں ہوتے۔ ان کا رنگ ساؤلا اور زبان غیر فصیح ہے۔ اس ملک میں تھینا ساٹھ ہزار آدمی سے زیادہ نہیں ہیں +

دسویں فصل

ملک روس کے بیان میں

(۱) فرنگستانی روس نو بڑے حصوں پر منقسم ہے۔ جن میں ۸ صوبے شامل ہیں۔ ان حصوں کے نام یہ ہیں۔
 اول روس کھاں۔ دوم فنلینڈ۔ سوم صوبہات مشرقی سیریا۔
 بالٹک۔ چہارم پولینڈ۔ پنجم روس مغربی۔ ششم روس
 مشرق۔ ہفتم روس جنوبی۔ ہشتم اسٹرخاں۔ نہم کازان +
 (۲) سلطنت روس سوائے سنطنت انگلستان کے دنیا

میں سب سے بڑی ہے۔ کیونکہ ایشیا کے شمال کا سب ملک اور یورپ کے شمال کا ملک بھی سب بادشاہ روس کی عملداری میں ہے +

(۳) ملک فنلینڈ بحیرہ بالٹک کے کنارے پر واقع ہے۔ پہلے بادشاہ سویڈن کی عملداری میں تھا۔ مسئلہ اس سے روس کے قبضے میں آ گیا ہے +

(۴) حد شمالی بحر منجمد - حد غربی سویڈن - بحیرہ بالٹک - جز منی - آسٹریا - رومانیہ - حد جنوبی بحیرہ اسود - کوہ قاف - حد مشرقی بحیرہ خزر - کوہ یورال - دریائے یورال - رقبہ اس ملک کا تقریباً لاکھ مربع میل - اور آبادی اس کروڑ ۶۲ لاکھ ہے - برٹن سکواں سے ۱۰ گنا کے قریب بڑا ہے +

(۵) روس کا پایہ تخت سینٹ پیٹرز برگ ہے۔ جو نیچ فنلینڈ پر واقع ہے۔ اس میں ۱۰ لاکھ آدمی ہیں۔ اس شہر کو سنکلو میں پیٹر اعظم شاہنشاہ روس نے تعمیر کرایا تھا۔ ماسکو جو سینٹ پیٹرز برگ کے جنوب مشرق کی واقع ہے۔ سابق میں اس کا پایہ تخت تھا۔ اسماء میں جب ہونا پارٹ شاہ فرانس نے ماسکو پر حملہ کیا۔ تو وہاں کے باشندے اس کو آگ لگا کر بھاگ گئے۔ مگر وہ اب پھر از سر نو تیار ہو گیا ہے۔ آڑک اینجل خلیج آڑک اینجل پر اور کرسون بحیرہ اسود پر اور ریگا بحیرہ بالٹک پر واقع ہیں۔ ان کے مکانات تختوں کے بنے ہوئے - اور عمارات عالی مثل گرجا گھر وغیرہ کم ہیں +

(۶) روس کے مشہور دریا یہ ہیں۔ وانگا۔ ڈان۔ نیپر۔ نیسٹر۔
ڈوننا۔ ان میں سے وانگا ۲۲ سو میل تک بہکر بحیرہ خزر
میں جا گرتا ہے۔ اور ڈان ۱۱ سو میل تک بہکر بحیرہ ارات
میں گرتا ہے۔ اور نیپر اور نیسٹر بحیرہ اسود میں گرتے ہیں۔
اور ڈوننا بحیرہ ایض میں +

(۷) روس کی آب و ہوا اس باعث سے کہ وہ بڑا وسیع
ملک ہے۔ مختلف مقاموں پر مختلف ہے۔ اس کے شمالی
اضلاع نہایت سرد ہیں۔ اور اس میں بڑے بڑے
میدان۔ جنگل اور ندیاں واقع ہیں۔ اس کے شمالی ضلعوں
کی زمین ناقص ہے۔ اور ان میں زراعت کم ہوتی ہے۔
لیکن درمیانی اور جنوبی ضلعوں میں غلہ بہت پیدا ہوتا
ہے۔ اس کی بڑی پیداوار معدنیات اور جنگل کی لکڑی
ہے +

(۸) اس کی اجناس تجارت۔ ریشم۔ چمڑا۔ چربی۔ نمینہ۔
سن۔ شہد۔ موم۔ دھات وغیرہ ہیں +

(۹) روسی ممال فواز اور دنیپر ہوتے ہیں۔ اور ان کے
قد موزوں اور رنگ نکھرے ہوئے ہیں۔ آگے جاہل اور
بے ادب تھے۔ اب روز بروز علم و ادب میں ترقی کرتے
جاتے ہیں +

(۱۰) روس کی حکومت کا یہ طور ہے۔ کہ بادشاہ کو انتظار
مطلق حاصل ہے۔ اور اس کا لشکر جہاز ساڑھے گیارہ لاکھ
تک قریب ہے۔ اس کے علاوہ بحری فوج بھی ہے۔ یہاں
کے اکثر باشندے مسیحی مذہب کے فرقہ یکساں یونانی کے

پیرو ہیں۔ مگر ٹولیکٹھ - کیپ ٹیکٹھ اور بحیرہ بانگ کے کئی
 صوبوں کے باشندے فرقہ فوٹھر کے مسیحی ہیں +
 (۱۱) پولیکٹھ سابق میں ایک علیحدہ ملک تھا۔ اب شاہ روس
 کے زیر حکم ہے۔ اس میں میدان اور جھیل اور ندیاں
 بہت ہیں۔ اور اس کی چراگاہیں خوش فضا ہیں۔ اور آب و
 ہوا معتدل - یعنی نہ گرمی میں بہت گرمی ہوتی ہے۔ اور نہ
 سردی میں بہت سردی +

(۱۲) اس کا بڑا شہر وارسا ہے۔ پولیکٹھ کے باشندے
 خوبصورت - متوسط قامت - مضبوط - زحمت کش اور جری
 مشہور ہیں۔ پر زر دوست اور مغرور ہیں۔ اور زیر دستوں
 پر ظلم کرتے ہیں۔ یہ لوگ رومن ٹیکٹھ فرقے کے عیسائی ہیں +
 سابق میں پولیکٹھ کے لوگ بہت آزادی پسند تھے۔ چنانچہ
 جب ان کو روسیوں نے تابع کرنا چاہا۔ تو وہ خوب لڑے۔
 اور اب بھی آزادی کی خواہش رکھتے ہیں +

گیارھویں فصل

• ٹرکی یا روم کے بیان میں

(۱) روم بہت بڑا ملک ہے۔ کچھ تو یورپ اور کچھ ایشیا میں
 واقع ہے۔ اور افریقہ میں ملک مصر بھی برائے نام اس کے زیر
 حکم ہے۔ اور یونان کے مشرق میں جو بحر الجزائر ہے۔ اس کے

چند جزیرے بھی سلطان روم کے ماتحت ہیں +
 (۲) شمالی حد رومانیہ - سرویا - آسٹریا - مغربی حد بحیرہ اڈریائیٹک -
 جنوبی حد مجمع الجزائر یونان - بحیرہ مارمورا - مشرقی حد بحیرہ
 اسود - رقبہ فرنگستانی روم کا ۶۵ ہزار مربع میل یا یوں کہو
 کہ برٹن کلاں کا $\frac{1}{10}$ حصہ ہے اور آبادی ۶۱ لاکھ ہے +
 (۳) اہل یورپ اس سبب سے روم کو طرکی کہتے ہیں -
 کہ ترک ایک قبیلہ تاتاریوں کا تھا - انہوں نے آپس سے
 محاربے کے باعث جلاوطنی اختیار کی - اور اس ملک پر
 آکر تسلط کر لیا - ان کے سبب رفتہ رفتہ اس ملک کو
 ٹرکی کہنے لگے - اور یہاں کی سلطنت کو سلطنت عثمانیہ
 کہتے ہیں - کیونکہ اس کا بانی عثمان خاں ایک ترک
 سردار تھا +

(۴) اس ملک میں اُن اضلاع کی آب و ہوا جو کوہ
 بقان کے جنوب کی طرف واقع ہیں - اگرچہ گرم ہے - لیکن
 مزاج کے موافق ہے - مگر وہاں کے باشندوں کی کثافت کے
 باعث وبا پھیل جاتی ہے - اور شمالی اضلاع کی آب و ہوا
 کی اوسط حرارت جنوبی اضلاع کی اوسط حرارت سے کم
 ہے - مگر سردی میں تو زیادہ سردی پڑتی ہے - اور
 گرمی میں زیادہ گرمی + یہاں کے باشندے خوش رو اور
 مضبوط ہیں - مگر کاہل اور مغرور +

(۵) اس ملک کی دار السلطنت کا نام قسطنطنیہ یا استنبول
 ہے - جس میں ۱۱ لاکھ ۲۵ ہزار آدمی آباد ہیں - ایڈریا فوہل
 قسطنطنیہ سے دوسرے درجے پر ہے - اور ریشمیں - اوئی - سوتی

پارچوں کی دستکاری کے سبب مشہور ہے۔ گیلی پولی میں
چمڑا خوب تیار ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت
سے شہر ہیں +

(۶) یہاں ان چیزوں کی تجارت ہوتی ہے۔ ریشم۔ روئی۔
تھاکو۔ نیل۔ قالین۔ سابر + یہاں کے باشندے۔ اہل اسلام
ہیں۔ مگر فرقہ کلیسا سے یونانی کے مسیحی اہل اسلام سے
زیادہ ہیں۔ ملک یونان پہلے سلطنت عثمانیہ کی عہداری
میں تھا۔ مگر سن ۱۸۳۰ء میں اہل یونان برطانی شجاعت اور
بہادری کر کے اس سلطنت کی فرمانبرداری سے آزاد ہو گئے +
(۷) اس ملک کی حکومت کی یہ وضع ہے۔ کہ بادشاہ کا حکم
اگر شریعت کے برخلاف ہو۔ تو بمنزلہ قانون مانا جاتا
ہے۔ جویرہ کین ڈیا جو بحیرہ شام میں واقع ہے۔ اور
جس کو سلف میں کریٹ (قریٹش) کہتے تھے۔ ۹۰۰ء سے
آزاد ریاست ہے۔ اس میں دو لاکھ آدمی کے قریب آباد
ہیں۔ اور اکثر ان میں سے یونانی ہیں +
(۸) ۱۸۳۰ء میں روس و روم کی لڑائی سے اس
سلطنت کی حدود بہت کم رہ گئی ہے۔ چنانچہ سرویہ۔
رومانیا۔ مانچی نیگرو تو خود مختار ریاستیں قرار پائیں۔
بلغیریا میں ایک عیسائی شاہزادہ تخت پر بیٹھ گیا ہے۔
پر یہ ریاست برائے نام باجگزار سلطان روم کی ہے۔ اور بوسینیا
اور ہرنزی گونیا کے صوبے سلطنت آسٹریا میں شامل
ہو گئے۔ اس لئے سلطان روم کے عمل میں صرف دو
صوبے رہ گئے ہیں۔ یعنی رومینیا۔ البینیا +

(۹) اب ہم خود مختار ریاستوں کا مختصر حال لکھتے ہیں *

۱۔ سرویہ

رقبہ ۱۸۹۳۰ مربع میل ہے۔ حکومت ایک بادشاہ کے متعلق ہے۔ جو مطلق العنان نہیں ہے۔ آبادی ۲۵ لاکھ ہے۔ لوگ اکثر کلیسائے یونانی کے پیرو ہیں۔ اس کا دارالخلافہ بلگریڈ دریاے ڈینیوب پر واقع ہے +

۲۔ رومانیہ

رومانیا کا رقبہ پچاس ہزار مربع میل ہے۔ یعنی جزائر برٹن کلاں کی $\frac{1}{4}$ ہے۔ اس میں وٹیشا اور مال ڈے دیا کے صوبے شامل ہیں۔ آبادی یہاں کی ۵۹ لاکھ ہے۔ یہاں کے لوگ کلیسائے یونانی کے پیرو ہیں۔ بخارست دارالخلافہ ہے۔ اس کی آبادی ۲ لاکھ ۸۲ ہزار ہے۔ بڑی تجارت کی جگہ ہے +

۳۔ مانٹی نیگرو

اس کا رقبہ صرف تین ہزار ۶ سو مربع میل ہے۔ اور کوئی چالیسواں حصہ برٹن کلاں کا ہے۔ آبادی ۲ لاکھ ۲۸ ہزار ہے۔ یہاں کے لوگ کلیسائے یونانی کے پیرو ہیں۔ سٹ جینیوا دارالخلافہ ہے +

بارہویں فصل

ملک یونان کے بیان میں

(۱) یونان کے شمال میں ملک روم ہے۔ اور جنوب مشرق

اور مغرب میں بحیرہ شام + خلیج کارنٹ اس ملک کو دو حصوں میں منقسم کرتی ہے۔ حصہ شمالی کو یونان شمالی اور جنوبی کو جزیرہ نماے موریا کہتے ہیں۔ اس کے سوا اور بہت سے جزائر یونان کی عمارسی میں ہیں +

(۲) اس ملک کی زمین اکثر پہاڑی ہے۔ اور آبادی بہت کم ہے۔ یہاں ۲۲ لاکھ آدمی آباد ہیں۔ یہ لوگ شہر قسطنطنیہ سے تجارت کرتے ہیں۔ رقبہ اس ملک کا ۲۵ ہزار مربع میل ہے +

(۳) آگے شہر یعنی مدینہ الحکما اس ملک کا دار السلطنت مشرقی یونان میں ضلع اٹیکا میں واقع ہے۔ اس شہر کی زیادہ تر شہرت اس سبب سے ہے۔ کہ اس میں کئی قدیم شاندار عمارتیں اب تک موجود ہیں۔ اور یونان کے بعض بڑے مشہور حکماء منقذ مین۔ مثلاً سقراط اور افلاطون یہیں رہتے اور تعلیم دیا کرتے تھے۔ شہر کارنٹ آگے شہر سے ۳۰ میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ زمانہ سابق میں اس شہر کے باشندے بڑے دولت مند اور عیاش تھے۔ جزیرہ نماے موریا میں تاپلیا ایک بڑی بندر گاہ ہے + ناوارینیو جہاں مسلمانوں میں روم والوں کے بیڑے کو شکست ہوئی تھی۔ اور سپارٹا بہت قدیم شہر ہے +

(۴) یہ ملک پہلے شاہ روم کے قبضے میں تھا۔ مسلمانوں سے خود مختار ہو گیا ہے +

(۵) زمانہ سلف میں ملک یونان میں جہد علوم و فنون کی بڑی ترقی تھی۔ چنانچہ وہاں کے حکما سقراط اور بقراط و

ارسطو وغیرہ کا نام ہر ایک شخص کی زبان پر ہے۔ اور ان کے کلام کا ترجمہ یورپ اور ایشیا کی کئی زبانوں میں ہو گیا ہے۔ ہومر جو بڑا نامی شاعر گزرا ہے۔ وہ بھی ایک یونانی تھا +

(۶) اس ملک کے مغرب میں جزائر آئی اوین واقع ہیں۔ جو پہلے برٹن کلاں کی حمایت میں تھے۔ مگر اب وہ سلطنت یونان سے متعلق کر دئے گئے ہیں۔ ان جزائر کے نام یہ ہیں۔ سفلونیا جو سب میں بڑا ہے قلیج کارنٹ کے مقابل ہے۔ زانٹی جہاں سے کشمش دساور کو بہت جاتی ہے۔ ان کے علاوہ۔ کارفور۔ اسیکا وغیرہ ہیں +

تیرھویں فصل ملک اٹلی کے بیان میں

(۱) اٹلی یا اطالیہ ایک جزیرہ نما ہے۔ اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال اور گوشہ شمال مشرق اور شمال مغرب میں کوہ آئینس اور مشرق میں بحیرہ اڈریاتک۔ اور جنوب و مغرب میں بحیرہ روم +

(۲) سلسلہ کوہ آپین ٹینز ملک اٹلی میں شمال سے جنوب تک چلا گیا ہے۔ وہ قطعہ زمین جو مابین کوہ آئینس اور کوہ آپین ٹینز کے واقع ہے۔ ایک زرخیز اور سیر حاصل میدان ہے۔ اس کو کوئمبر ڈی کہتے ہیں +

(۳) اٹلی میں بڑے بڑے دریا یہ ہیں۔ پو۔ ایڈرچ۔ آرنو۔
ٹائبر۔ ان میں سے پو اور ایڈرچ بحیرہ اڈریاٹک میں گرتے
ہیں۔ اور آرنو اور ٹائبر بحیرہ روم میں +

(۴) اٹلی میں پہلے چھ خود مختار ریاستیں تھیں۔ یعنی
سارڈینیا۔ پارما۔ موڈینا۔ ٹسکنی۔ نیپلز اور ریاست پوپ
(یعنی رومن کیتھک عیسائیوں کے پادریوں کی ریاست)
مگر بہت سی لڑائی جھگڑاؤں کے بعد سنہ ۱۸۷۱ء سے اٹلی کا
سارا ملک اور جزیرہ سسیلی (صقلیہ) ایک ہی بادشاہ کے
ماتحت ہو گیا ہے + یہ بادشاہ اصل میں سارڈینیا کا
حکمران تھا۔ اب کل اٹلی کا فرمانروا ہے۔ اور شہر روما
اس کا پایہ تخت ہے +

(۵) اس ملک نے زمانہ قدیم میں اس سبب سے نہایت
شہرت پائی تھی۔ کہ شہر روما جہاں اب پوپ رہتا ہے۔ کسی
زمانے میں تقریباً تمام رومے زمین کا دار الخلافہ بنھا۔ یہاں
کی آب و ہوا گرم لیکن نہایت پسندیدہ ہے۔ یہاں ہر قسم
کی پیداوار ہوتی ہے۔ یہاں کے باشندے عاقل مگر سست
ہیں۔ اور فن مقوری۔ سنگ تراشی اور شاعری وغیرہ کی
طرف بہت رغبت رکھتے ہیں۔ اور کسی زمانے میں ان کو
ان فنون میں کمال حاصل تھا۔ چنانچہ وہاں کی عمارات
وغیرہ اب بھی اس امر کی شاہد ہیں +

(۶) اس ملک میں یہ شہر مشہور ہیں۔ روما جو پہلے
قیصران روم کا دار السلطنت تھا۔ اور پھر ایک مدت
تک پوپ کا پایہ تخت رہا۔ اور اب سنہ ۱۸۷۱ء سے بادشاہ

رائلی نے تسلط کر کے اس کو اپنا دار الخلافہ مقرر کیا ہے۔ ٹیمرن جو صوبہ پیٹھ مانٹ میں واقع ہے۔ سلطنت سائڈینیا کا پایہ تخت تھا۔ رلان جو صوبہ لونہڑی ولنس میں ہے۔ فلارنس صوبہ ٹسکنی میں۔ جنوا خلیج جنوا پر۔ ولنس صوبہ ولنیا میں۔ نیپلز صوبہ نیپلز میں۔ اس شہر کے قریب ایک پہاڑ آتش خیز ٹوٹس نامی ہے۔ ۱۶۹۹ء میں اس میں سے مواد آتشیں اس زور شور سے نکلا۔ کہ کئی شہر دب گئے تھے۔ ان میں سے ایک شہر پونپی کے کھنڈر زمین کھودنے سے ملے ہیں۔ سسلی میں مشہور شہر پلزمو ہے۔ یہاں کے باشندوں کا مذہب رومن گیشک ہے۔ سسلی کے جنوب میں دو چھوٹے سے جزیرے مانٹا اور گازو سرکار انگلیہ کے قبضے میں ہیں۔ جو جہاز انگلیہ سے ہندوستان آتے یا ہندوستان سے انگلیہ جاتے ہیں۔ جزیرہ مانٹا میں ٹھہرتے ہیں +

چودھویں فصل

ملک سپین کے بیان میں

- (۱) سپین جس کو ہسپانیہ کہتے ہیں۔ ایک بڑا زر خیز جزیرہ نما ہے۔ اس جزیرہ نما کی وسعت برٹن کلاں سے کوئی ڈیڑھ سی ہوگی۔ رقبہ ایک لاکھ ۹۰ ہزار مربع میل ہے۔ اور آبادی ایک کروڑ ۸۶ لاکھ ہے +
- (۲) اس ملک کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی خلیج بے

اور کوہ پرینز - اور حد شرقی بحیرہ روم - اور حد جنوبی بحیرہ روم اور آبائے جبل طارق اور بحر اوقیانوس - اور حد غربی بحر اوقیانوس اور ملک پرتگال +

(۳) اس ملک میں گرمی زیادہ ہوتی ہے - اور یہاں کے باشندوں کی یہ عادت ہے - کہ موسم گرما میں کھانا کھانے کے بعد دوپہر کے وقت لیٹ رہتے ہیں - اور شب کو بیٹھ کر اپنا کاروبار کرتے ہیں - یہ لوگ بد دماغ اور سست ہیں - لیکن زمانہ قدیم میں شجاع - صاحب عزت اور تاجر تھے - پہلے اس ملک کے لوگوں میں پڑھنے لکھنے کا کچھ پرچا نہ تھا - مگر اب چند سال سے وہاں کی سرکار کی سعی سے علم بہت کچھ شائع ہوتا چلا ہے +

(۴) یہاں کی تجارت شراب - میوے - ہیزم - شہد اور اون ہے - وٹریڈ یہاں کا دار السلطنت ہے - اس میں ۵ لاکھ ۲۹ ہزار باشندے ہیں - اس کے علاوہ کیڈز اور بازیلونا وغیرہ شہر بھی بڑے ہیں - قلعہ جبل طارق یا جبرائیل جو ہسپانیہ کی ایک جنوبی ساس پر واقع ہے - انگریزوں کے زیر حکم ہے +

(۵) اس ملک کی حکومت بادشاہ سے متعلق ہے - اور قانون بنانے کے واسطے یہاں وکلاء رعایا کی ایک مجلس ہے - جس کو کورٹس کہتے ہیں - جو قانون یہ تجویز اور وضع کرتی ہے - بادشاہ اس کو منظور کر کے نافذ کرتا ہے - یہاں کے رومن کیتھولک فرقے کے مسیحی ہیں +

(۶) جزائر منارکا - مجارکا - ایو کا سپین کی عملداری میں ہیں - پہلے تقریباً سارا بڑا عظم امریکہ سلطنت ہسپانیہ ہی کے ماتحت تھا - مگر اب چند جزیرے باقی رہ گئے ہیں +
 (۷) سپین میں مفصلہ ذیل دریا بہتے ہیں +
 رائرو - زوکار - سیگورا - جو بحیرہ روم میں گرتے ہیں +
 ٹیگس - ڈورو - گوادیل کیبر - گوادلی آنا - مشہو جو بحر ظلمات میں گرتے ہیں +

پندرھویں فصل

ملک پرتگال کے بیان میں

(۱) پرتگال ایک پھوٹا سا ملک ہسپانیہ کے مغرب میں واقع ہے - اس میں ۵۲۲۸۶۲۹ ہزار آدمی آباد ہیں - اس ملک کے دارالسلطنت کا نام لشبن ہے - جو دریائے ٹیگس پر واقع ہے - اس میں ۳ لاکھ ۵۶ ہزار آدمی بستے ہیں - اور رقبہ ۳۴ ہزار مربع میل کے قریب ہے +
 (۲) یہاں کی آب و ہوا اچھی اور خوشگوار ہے - پر مائل بحارت - لیکن مغرب کی ہوا جو بحر سے آتی ہے - ٹوند گرمی کو فرو کرتی ہے +
 (۳) اس ملک میں اکثر جگہ کوہستان ہے - لیکن بعض مقام کی زمین عمدہ ہے - اور وہاں شراب اور ہر قسم کے میوے ہوتے ہیں +

(۴) یہاں کے باشندوں میں جن کو پرتگیز کہتے ہیں۔ وہم و سواس بہت ہے۔ مگر معاملہ دال اور تجارت پیشہ اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ ان کا مذہب رومن کیتھولک ہے۔ یہ لوگ بڑے متعصب ہیں۔ یہاں کی حکومت بادشاہ سے متعلق ہے۔ مگر اس کو اختیار کل حاصل نہیں۔

(۵) برازیل جو جنوبی امریکہ میں واقع ہے۔ شاہ پرتگال کے زیر حکم تھا۔ مگر چند سال سے وہاں کے لوگوں نے اپنا ملک پرتگال سے چھڑا کر جمہوری ریاست قائم کر لی ہے۔

پرتگال باب

افریقہ کے بیان میں

(۱) افریقہ کا بڑا اعظم یورپ کے جنوب اور ایشیا کے جنوب و مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی بحیرہ روم۔ حد جنوبی بحر جنوبی۔ حد غربی بحر اوقیانوس۔ حد شرقی بحیرہ قزیم و بحر ہند۔

(۲) اس بڑا اعظم کا طول شمال سے جنوب تک اور عرض مشرق سے مغرب تک تقریباً برابر ہے۔ یعنی دونوں ۵ ہزار میل سے کچھ کم ہیں۔ چونکہ اس بڑا اعظم کا بہت سا حصہ منقطعہ حارہ میں واقع ہے۔ اور اس میں کوئی پہاڑ ایسا نہیں ہے۔ کہ ہمیشہ برف سے مستور رہے۔

اس واسطے وہاں گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اور جاڑا مطلق نہیں ہوتا۔ البتہ دو پہاڑ کلیانڈ جارو اور کنیا کی نسبت جو خط استوا کے عین جنوب میں واقع ہیں۔ سب جغرافیہ دانوں کا یقین ہے۔ کہ وہ ہمیشہ برف سے مستور رہتے ہیں +

(۳) اس ملک میں عموماً دو موسم ہوتے ہیں۔ یعنی جب دن نہایت چھوٹا ہوتا ہے۔ تو موسم خشک رہتا ہے۔ اور جب نہایت بڑا ہوتا ہے۔ تو مینہ برسا کرنا ہے۔ اور اس بڑے اعظم کے وسط میں دو برسات کے موسم ہوتے ہیں۔ ایک ماہ مارچ میں۔ دوسرا ماہ ستمبر میں یعنی جب آفتاب خط استوا سے اوپر اور نیچے کی طرف جاتا ہے +

(۴) اس بڑے اعظم کی اندرونی سطح کا حال اب تک کسی کو اچھی طرح معلوم نہیں ہوا۔ اس کا باعث یہ ہے۔ کہ چند قطعات کے سوا افریقہ ایک ریگستان اور ویران ملک ہے۔ اور اس میں اہل فرنگ کے سیاحوں کو سفر کرنے میں کمال مشکلات پیش آتی ہیں۔ حال میں ڈاکٹر رولنگ سٹون نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اندرونی افریقہ میں سفر کیا۔ اور بہت سا حال دریافت کیا۔ لیکن آخر وہیں کام آئے +

(۵) شمالی افریقہ میں دو سطوح مرتفع ہیں۔ ایک بحر قزیم کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ اور دوسری بحر اوقیانوس کے متصل ہے۔ ان سطوح مرتفع میں پہاڑوں کے تین

سلسلے واقع ہیں۔ اول اطلس جو اس کے شمال مغرب کی طرف ہے۔ اس پہاڑ سے کوئی نامی دریا نہیں نکلتا۔ دوم کوہ کانگ جو جنوب مغرب میں ہے۔ اس میں سے دریاے سنی گال اور ٹیمبیا نکل کر شمال مغرب کی طرف بہتے ہوئے بحر اوقیانوس میں جا گرتے ہیں۔ دریاے نیجریا کورا بھی اسی پہاڑ سے نکلتا ہے۔ پہلے تو جانب شمال اور پھر جانب جنوب و مشرق بہتا ہوا خلیج گنی میں جا گرتا ہے +

دریاے نیل۔ افریقہ کا سب سے مشہور دریا ہے۔ اب تحقیق ہو گیا ہے۔ کہ اس کی ایک شاخ نیل ابیض تو دو بڑی جھیلوں وکٹوریا نیئینزا اور البرٹ نیئینزا سے نکلتی ہے۔ یہ جھیلیں خط استوا کے جنوب و شمال میں ہیں۔ خرطوم کے مقام پر جنوبی نوبہ میں کوہ ابی سینیا سے نکل کر اس میں آتا ہے۔ پھر یہ ددو نیل کے نام سے نوبہ کی تنگ و تاریک وادیوں میں سے گزر کر شمال کی طرف بہتا ہوا بحیرہ روم میں جا گرتا ہے +

(۶) جنوبی افریقہ تین بڑے حصوں پر منقسم ہے۔ اول وہ سطح مرتفع جو جنوب و مشرق کی جانب کوہستان نٹوولڈ اور سنو برگن اور ڈرے گن برگ سے گھری ہوئی ہے۔ اس قطعے میں بڑا دریا آریج ہے۔ اس کے شمال کی طرف ایک ریتلا میدان ہے۔ جس کو جنوبی افریقہ کا دوسرا بڑا حصہ سمجھنا چاہئے۔ سوم وہ سیراب قطعہ زمین ہے۔ جس کے مغرب کی طرف کوہستان آنگولا۔ اور مشرق کی طرف کوہستان لو پاٹا ہے +

(۵) افریقہ میں یہ راسیں مشہور ہیں۔ راس بون جو سینی

کے مقابل واقع ہے۔ راس ہلال جو یونان کے مقابل ہے۔ راس سیٹوٹا اور سپارٹل قلعہ جبرائیل کے مقابل میں۔ راس پالمس شمالی افریقہ کے جنوب و مغرب کی طرف ہے۔ اور راس وردہ اس کے نہایت مغرب کو۔ جنوبی افریقہ میں یہ راسیں مشہور ہیں۔ راس اگلیاس اس کے نہایت جنوب کو۔ اور راس گارڈا فوئی اس کے نہایت مشرق کو۔ اور جنوب و مغرب کی طرف راس امید واقع ہے +

(۸) افریقہ میں یوں تو جھیلیں بکثرت ہیں۔ مگر مشہور یہ ہیں۔ جھیل چاڈ سوڈان میں۔ جھیل ڈنوبیا اے بی سی ریا یعنی حبش میں۔ اور جھیل نیٹنزا جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ جھیل ٹانگانیکا اور جھیل شرو اور جھیل نی ایسا اور جھیل گامی یہ سب خط استوا کے جنوب میں واقع ہیں +

(۹) افریقہ کے اکثر باشندے حبشی ہیں۔ یہ لوگ اس ملک کے مشرق میں اور مغربی کناروں پر اور وسط میں صحرا کے جنوبی اضلاع تک آباد ہیں۔ اور شمال میں کوہ اطلس کے قریب بربری اور مور اور عرب رہتے ہیں۔ ان میں سے بربری افریقہ کے اصلی باشندوں کی اولاد ہیں۔ اور ان ہی کے باعث شمالی حصے کو بربر کہتے ہیں۔ مصر کے اصلی باشندے قطبی کہلاتے ہیں۔ نیل کے اوپر کی طرف ٹیٹیک قوم کے لوگ یعنی حضرت سام کی اولاد بستی ہے۔ اس بڑے اعظم کے جنوب میں ہاٹن ٹاٹ لوگ جو بہت پست قد اور وحشی ہوتے ہیں۔ آباد ہیں۔ بربری مسلمان ہیں۔ نواح نیل میں زمانہ قدیم سے عیسائی بستے چنے آتے ہیں۔ مگر اب ان کی تعداد کم ہے +

(۱۰) صہنی بت پرست ہیں۔ اس ملک میں جو آبادیاں
اہل فرنگ سے متعلق ہیں۔ اُن میں عیسائی مذہب
پھیلتا جاتا ہے +

(۱۱) افریقہ میں ناسی ملک یہ ہیں +
شمال میں صوبجات بربر جن میں مراکش (مراکو)۔ الجزیہ۔
یونس۔ ٹریپولی شامل ہیں۔ مصر مع توبہ +
وسط میں اے بی سی نیا۔ صحارے اعظم یا بیابان
کلاں اور سودان +
مغرب میں سنی گیمبیا۔ اپر و لوئر گنی۔ کونگو کی ریاست
اور زوولینڈ +

جنوب میں راس امید کی بستی۔ بسوٹ لینڈ۔ سچونا لینڈ۔
نٹال۔ برٹش زوولینڈ۔ زنبزیہ۔ دریائے آنج کی بستی
اور ٹرینسوال کی بستی +

مشرق میں موزمبیق مع سفالا۔ زنگبار۔ اجان و سومالی لینڈ +
برٹش ایسٹ افریقہ اور جرمن ایسٹ افریقہ +

پہلی فصل

صوبجات بربر کے بیان میں

(۱) بربر ایک وسیع ملک ہے۔ جو افریقہ کے شمال میں بحرہ
روم کے کنارے کے متصل بسا ہوا ہے۔ اور تقریباً تمام
شمالی افریقہ کا حاشیہ اس میں داخل ہے +

(۲) اس کی حدود اربعہ یہ ہیں - حد شمالی بحیرہ روم - حد غربی بحر ادقیانوس - حد جنوبی صحرائے اعظم - حد شرقی مصر اور صحرائے رینیا *

(۳) یہ ملک زمانہ قدیم میں اس واسطے مشہور تھا - کہ کارتیج اور نمدیہ کی سلطنتیں جو اس زمانے میں بڑی مشہور تھیں - یہیں تھیں - پھر یہ ملک سلطنت روم کے زیر حکم ہوا - بعد ازاں وینڈل قوم کے وحشیوں نے اس کو مغلوب کیا - اور اب وہ مسلمانوں کے قبضے میں ہے *

(۴) اس ملک میں چار صوبے ہیں - چونکہ ہر ایک صوبے کا بادشاہ الگ الگ ہے - اور اس کا حکم بمنزلہ قانون کے ہے - اس لئے گویا وہ چاروں الگ الگ ملک ہیں - اور وہ یہ ہیں - طرابلوس (ٹریپولی) ٹونس - الجزائر - مراکو یا مراکش *

(۵) ٹریپولی جس میں بارکا اور فیضان بھی شامل ہیں - بربر کے صوبوں میں سب سے بڑا لیکن کم آباد علاقہ ہے - یہ ایک بیگ کے ماتحت سلطنت روم کا ایک صوبہ سمجھا جاتا ہے - اس میں زمین اس قدر سفید ہے - کہ عربی لوگ اس کو بھر ابیض کہتے ہیں - ٹریپولی اس کا دار الخلافہ ساحل پر واقع ہے - بارکا کا دار الخلافہ بن غازی اور فیضان کا مرزق ہے *

(۶) ٹونس الجزائر کے متصل واقع ہے - یہ ممالک بربر میں بڑی تجارت گاہ ہے - پہلے پہل اس ملک کا حاکم سلطان روم کے ماتحت تھا - اہل فرانس نے ۱۷۸۵ء میں فوج بھیجی -

اور ۱۸۸۲ء سے اپنا اقتدار جمایا۔ چنانچہ اُن کا ایک رزیڈنٹ وہاں رہتا ہے۔ اور سب کار و بار سلطنت کو انجام دیتا ہے۔ اس کا دار الخلافہ تونس ہے۔ صوبے کی آبادی اُنیس لاکھ ہے۔ گندم - جو بکثرت پیدا ہوتے ہیں +

(۷) ملک الجزائر سابق میں بڑے ظالم لوگوں کے قبضے میں تھا۔ وہ لوگ کشتیاں تیار کر کے مسیحی تاجروں کے جہازوں پر تاخت کرتے اور آدمیوں کو پکڑ لے جاتے تھے۔ ان میں سے بعضوں کو خواجہ سرا کر کے محل میں داخل کرتے اور بعضوں سے سخت محنت لیتے تھے۔ اور بھاری جرمانے اور فدیے پر بھی اُن کو نہ چھوڑتے تھے۔ بار بار شاہانِ یورپ نے الجزائر کے بادشاہ کو سمجھایا کہ وہ لوگ اس حرکت ناشائستہ سے باز آئیں۔ مگر وہ چند روز تو باز رہے۔ اور پھر وہی شیوہ ناستودہ اختیار کر لیا۔ اس واسطے فرانسیسوں نے الجزائر کو ۱۸۳۰ء میں فتح کیا۔ اور وہ اس کو الجزیریا کہتے ہیں۔ یہ ملک ۶۶۰ میل کے قریب لمبا ہے۔ اور اس کی سطح ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میل ہے۔ زمانہ قدیم میں اس ملک کو نوبہ کہتے تھے۔ ایک اور مشہور شہر کانسٹنٹائن اس کے اندرونی حصے میں واقع ہے۔ آبادی ۴۷ لاکھ ۴۰ ہزار ہے +

(۸) مراکش - یہ ملک الجزیریا سے بحر اوقیانوس تک واقع ہے۔ اور برابر کے تمام ملکوں سے بہتر اور وسیع ہے۔ اس ملک میں مور لوگ رہتے ہیں۔ جو بہت تند مزاج اور لڑاکے ہیں۔ یہاں کے باشندوں کا مذہب اسلام ہے۔ اور ایک بادشاہ کے تابع ہیں۔ جو مطلق العنان ہے۔ اور ان پر

حکومت کرتا ہے۔ اس ملک میں ۵۰ لاکھ آدمی کے قریب آباد ہیں۔ اُن میں سے دو لاکھ ۶۰ ہزار یہودی ہیں۔ اور باقی مور اور عرب وغیرہ +

(۹) اس ملک کا دار الحکومت بھی بنام مراکو یا مراکش مشہور ہے۔ اور وہ کوہ اطلس سے ۲۰ میل کے فاصلے پر آباد ہے۔ مراکش میں فیض متبرک شہر ہے۔ جو چمڑے کی ساخت کے لئے مشہور ہے۔ اور میگے ڈور اور ٹانجیر بندرگاہ ہیں۔ اس ملک کا بادشاہ اپنے ملک میں اقتدار مطلق رکھتا ہے +

(۱۰) صوبجات بربر میں کچھ بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کا نام بلد الجریڈ یعنی کچھوروں کا ملک ہے +

دوسری فصل

مصر اوز نوبہ کے بیان میں

(۱) مصر ۵۵۰ میل کی لمبائی میں رود نیل کے دونوں طرف واقع ہے۔ اور اس کے دائیں بائیں پہاڑ ہیں +

(۲) اس ملک کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں بحیرہ روم۔ مشرق میں بحیرہ قلزم۔ جنوب میں ملک نوبہ۔ مغرب میں صحرائے لیبیا +

(۳) اس ملک کی شہرت اس سبب سے ہے۔ کہ وہ ایک قدیم ملک ہے۔ جو علم و ہنر کا مبداء تھا۔ یہاں کی قدیم

عمارتیں اور تصویریں اور موتیں آج تک ایسی صفائی اور انداز سے بنی ہوئی موجود ہیں۔ کہ صاحب امتیاز کو ان کے دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کے مخروطی منار نہایت مشہور دریائے نیل کے بائیں کنارے پر شہر قاہرہ کے مقابل بنے ہوئے ہیں۔ ان سب میں سے بڑا منار ۴۸۰ فٹ بلند ہے۔ اور اس کے پہلو کی ڈھلوان سطح ۷۵۲ فٹ ہے +

(۴) حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو یہاں سے نکال کر کنعان میں لے گئے۔ اور حضرت یوسف بن حضرت یعقوبؑ جن کو ان کے بھائیوں نے غلام بنا کر فروخت کیا تھا۔ اس ملک میں آکر بیچے۔ اور رفتہ رفتہ شاہ مصر کی طرف سے کل ملک کے مختار ہو گئے +

(۵) مصر کا دار الخلافہ قاہرہ ہے۔ جس کے عالیشان منار کا اوپر ذکر آچکا ہے +

اسکندریہ بحیرۂ روم کے کنارے ایک بڑی بندرگاہ ہے۔ جس کو سکندر اعظم نے بسایا تھا۔ یہاں بڑی تجارت ہوتی ہے۔ اس کے مشہور کتب خانے کو عرب کے لوگوں نے برباد کر دیا تھا +

الرشید اور دمیاط دو شہر دریائے نیل کی دو شاخوں کے دبانوں پر واقع ہیں۔ دونو بندرگاہ ہیں +

نہر سویز ۹۹ میل لمبی کھودی گئی ہے۔ جو بحیرۂ قلمزم اور بحیرۂ روم کو وصل کرتی ہے۔ اس کے ایک طرف سویز بندرگاہ دوسری طرف پورٹ سعید واقع ہیں۔ جو جہاز ہندوستان

سے یورپ جاتے ہیں۔ اُن کو اُس نہر سے بڑی سہولت ہو گئی ہے۔ یہ نہر چوڑی کم ہے۔ صرف ایک جہاز گزر سکتا ہے۔ پر تجویز ہو رہی ہے۔ کہ نہر کو زیادہ فراخ کیا جائے۔ یا ایک اور نہر کھودی جائے۔ تاکہ وقت دور ہو *۔

(۶) اس ملک میں حرارت زیادہ ہے۔ اور زمین بہت زرخیز۔ ہر سال رود نیل جو طغیانی پر آتا ہے۔ اس سبب سے یہاں کی زمین بہت سیر حاصل ہے *۔

(۷) یہاں یہ اجناس پیدا ہوتی ہیں۔ دُرہ جو ایک قسم کا اناج ہے۔ جوار۔ باجرا۔ سن۔ گندم۔ نیل۔ شکر۔ روئی۔ ان اشیا میں سے روئی یورپ کے جنوبی اور مغربی ممالک میں بہت جاتی ہے۔ یہاں کے باشندے افریقہ کے اندرونی ممالک سے سوداگری کرتے ہیں۔ اور وہاں سے ہاتھی دانت اور شتر مرغ کے پر اور ریزہ لے پلا لاتے ہیں *۔

(۸) یہاں کے باشندے سُست۔ جاہل۔ کاذب اور تمام صفات انسانی سے بے بہرہ ہیں۔ مذہب ان کا اسلام ہے۔ اور مسیحی بھی وہاں رہتے ہیں۔ جن کا پیشہ سوداگری ہے۔ آبادی ۸۰ لاکھ ہے *۔

(۹) سابق میں یہاں کی حکومت بادشاہ روم سے متعلق تھی۔ اور وہاں ایک صوبہ دار اس کی طرف سے رہتا تھا۔ مگر اُن میں سے ایک صوبہ دار محمد علی نامی نے ۱۸۱۱ء میں شاہ روم سے لڑ کر مصر کو علیحدہ کر لیا۔ اور وہاں کا مالک خود مختار بن گیا۔ بعد اس کے ۱۸۶۶ء میں شاہ روم نے اپنے فرمان سے اس کو لقب خدیو مصر عنایت کیا۔

چنانچہ اس کی اولاد اب تک مصر میں حکومت کرتی ہے۔ اور اب یہ ملک برائے نام شاہِ روم کے ماتحت ہے۔ ۸۵۰ء سے جب مصر میں بغاوت ہوئی۔ اور انگریزوں نے اس کے فرو کرنے میں مدد کی۔ تو انتظامِ سلطنت میں بھی ان کی نگرانی ہے +

(۱۰) نوبہ کے شمال میں مصر ہے۔ اور جنوب میں ایبیسینیا یا حبش اور مشرق میں بحیرہٴ قلزم۔ اور مغرب میں ریگستان۔ یہاں کی زمین دریائے نیل سے سیراب ہوتی ہے +
(۱۱) اس ملک کے باشندے بہت محتاج ہیں۔ اور کچے گھرمٹی کے بنا کر اُن پر چھپر ڈال کر رہتے ہیں۔ ان میں کئی فرقتے ہیں۔ جن کے رئیسوں میں ہمیشہ لڑائی رہتی ہے۔ غرض کہ یہ ملک غیر آباد ہے +

(۱۲) خرطوم اس میں بڑا شہر دریائے نیلِ اَرزق اور نیلِ ابیض کے مقامِ اتصال پر واقع ہے۔ اس میں پندرہ ہزار کے قریب آدمی آباد ہیں۔ شہر۔ سار جو نیلِ اَرزق پر واقع ہے۔ سابق میں ایک سلطنتِ مستقل کا دار الخلافہ تھا۔ مگر اب وہ دیران ہو گیا ہے +

(۱۳) پہلے ملکِ نوبہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھا۔ مگر اب کل خدیوِ مصر کے تابع ہے۔ یہاں کے باشندے اکثر تو مسلمان ہیں اور باقی حبشی وغیرہ +

تیسری فصل

وسط افریقہ کے بیان میں

۱۔ ملک اے بی سی رینا یعنی حبش کا بیان
(۱) اے بی سی رینا پہاڑی ملک ہے۔ جو بحیرہ قزقم کے متصل نوبہ کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ یہ ایک قدیم ملک ہے۔ یہاں کے باشندوں نے مسیحی دین اختیار کیا۔ مگر انجیل کے اوامر و نواہی سے اب تک اُن کو مس نہیں +

(۲) اس ملک کے باشندے وحشی وہمی اور بے رحم ہیں۔ ان میں ایک خراب دستور یہ ہے۔ کہ سفر میں بعض وقت بھوک کی شدت میں جیسے جانور کا گوشت کھا جاتے ہیں۔ اور پھر اس کو مرہم لگا کر آگے لانکتے چلے جاتے ہیں +

(۳) اس ملک کے سردار اکثر شکار میں مصروف رہتے ہیں۔ کیونکہ یہاں عجیب و غریب درندے پائے جاتے ہیں +
(۴) یہ ملک کئی ریاستوں پر منقسم ہے۔ جن میں مشہور

یہ ہیں +

شمال میں منگری جس کا دار الخلافہ اڈوا ہے +
مغرب میں امارا جس کا دار الخلافہ گونڈر ہے۔ ایک اور شہر گڈالا ہے جس کو انگریزوں نے ۱۸۶۵ء میں فتح کیا

تھا۔ لیکن ۱۸۸۹ء کے عہد نامے سے یہ ملک حبش سلطنت
اٹلی کے ماتحت ہو گیا۔ ۱۸۹۶ء میں اٹلی کی فوجوں کو شکست
ہوئی اور ملک اٹلی کی حکومت سے آزاد ہو گیا ہے +
جنوب میں شوا جس کا مشہور شہر انکوبار ہے +

اس ملک کے جنوب میں اضلاع گالا لینڈ اور سمالی لینڈ
ہیں۔ سمالی لینڈ کا ساحل انگلستان فرانس اور اٹلی کے ماتحت ہے +
صوبجات ایری تھیریا بھی جن میں اسباب - مسوا - کسالا
شامل ہیں۔ ۱۸۹۱ء سے سلطنت اطالیہ کے ماتحت ہو گئے
ہیں۔ یہ صوبجات اس ملک کے شمال مشرق میں واقع ہیں +

ب۔ صحرائے اعظم کا بیان

یہ بیابان نکلاں یا صحرا صوبجات برابر کے جنوب میں
واقع ہے۔ اس کا طول تقریباً ۲ ہزار میل اور عرض چھ سو
میل ہے۔ اس کے مشرقی حصے کو بیابان لبیا بولتے
ہیں۔ اس کے مغرب میں نمک پایا جاتا ہے۔ اس بق د
دق میدان میں خار دار جھاڑیاں بکثرت ہیں۔ کبھی
نخلستان بھی ہیں۔ جن میں کھجور کے درخت ہیں۔ اور
چشموں سے سیراب ہیں۔ روئے زمین پر ایسا جھلا گرم
ملک کوئی نہیں ہے۔ یہاں کوئی قصبہ نہیں۔ کبھی کبھی
مور عرب کی آبادیاں ہیں جن سے مسافروں کو شیر اور اڑھتے
سے زیادہ ڈر لگتا ہے +

اس صحرا میں کوئی دریا نہیں بلکہ مینہ بھی کبھی کبھی برس
کے بعد برستا ہے۔ مگر ہوا ریت کے طوفان برپا کرتی ہے
جس سے دن کو اندھیرا معلوم ہوتا ہے۔ اور قافلوں کے قافلے

اس میں دب جاتے ہیں۔ اس کے نخلستانوں میں گینڈا -
شتر- شیر- ہرن اور پرندوں میں مرغ اور طوطے پائے جاتے
ہیں +

ج - سوڈان کا بیان

(۱) وسط افریقہ میں وہ قطعہ زمین شامل ہے جو دریائے
نیجر اور جھیل چاڈ کے نواح میں واقع ہے۔ یہ کل قطعہ
سوڈان کے نام سے مشہور ہے +

(۲) اس ملک میں جشیوں کی کئی ریاستیں ہیں۔ ان
میں بڑی یہ ہیں۔ بمبارا - چنے - ٹمبکٹو - بارگو - یریا - ربا -
نیفی - ہوسا - کاشنا - کانو - مانڈارا - بارنو - ڈیر فور - کارڈوفان
وغیرہ +

(۳) منگو پارک نامی ایک انگریز نے ملک سوڈان میں
سفر کیا تھا۔ اُس نے جو وہاں کے باشندوں کا حال لکھا
ہے۔ وہ نہایت دلچسپ ہے +

(۴) اس ملک میں دو قومیں آباد ہیں۔ ایک تو اصل
جشی - اور دوسری قوم فولا - جس کو فہلاتہ بھی کہتے ہیں -
یہ لوگ نسل کے دوغے یعنی جشیوں اور بربروں کی اولاد
ہیں +

(۵) اس میں یہ امصار مشہور ہیں - سیگو جو بمبارا کا
دار الخلافہ ہے - ٹمبکٹو - سوکوٹو سب سے بڑا شہر سوڈان
میں ہے - اور کوکا متصل جھیل چاڈ ہے - یہ بارنو کا
دار الخلافہ ہے +

چوتھی فصل

مغربی افریقہ کے بیان میں

(۱) مغربی افریقہ میں تمام ساحل افریقہ جو ۱۸ درجے عرض شمالی سے ۱۸ درجے عرض جنوبی تک پھیلتا ہے۔ شامل ہے۔ اس کے مغرب کی طرف بحر اوقیانوس ہے۔ اور مشرق کی طرف ایک بندہ سلسلہ کوہ *

(۲) مغربی افریقہ چار حصوں میں منقسم ہے۔ سنی گیمبیا شمال میں۔ اپر گنی وسط میں۔ لوئر گنی اور ممالک کوئگو جنوب میں *

۱۔ سنی گیمبیا

(۱) سنی گیمبیا وہ ملک ہے۔ جس کو دریائے سنی گال اور گیمبیا سیراب کرتے ہیں *

(۲) اس ملک کا رقبہ ۴ لاکھ مربع میل ہے۔ اور آبادی ایک کروڑ ۱۰ لاکھ ہے۔ اس میں بربر۔ حبشی اور یورپائے لوگ رہتے ہیں *

(۳) یہاں پر انگریزوں۔ فرانسیسیوں اور پرتگیزیوں کی بستیاں ہیں *

انگریزوں کے مقبوضات وہ بستیاں ہیں جو دریائے گیمبیا پر واقع ہیں۔ یعنی جزیرہ سینٹ میری۔ بائقہرٹ۔ فورٹ جیمس اور جزیرہ مکار تھے *

فرانسیسوں کے مقبوضات یہ ہیں *
اول قلعہ سینٹ لوئیس جو دریائے سنی گال کے دہانے پر ہے *

دوم - گورنمنٹ متعلقہ راس ورڈ *
پرتگیزیوں کے قلعے دریائے راڈ گریٹا کے دہانے کے متصل واقع ہیں۔ مثلاً لوانڈا۔ بساد و غیرہ اور پچند چھوٹے چھوٹے قلعے *
تیسرا - اپر گنی

(۱) اپر گنی میں وہ ممالک شامل ہیں - جو نیلج گنی سے لے کر کوہ کانگ تک پھیلے ہوئے ہیں - ان کی تفصیل یہ ہے *

سرالیون	ڈیوئی
گولڈ کوسٹ	کوہ کردوں کے متصل سی ریاستیں
لیگاس	یوریا
اشانتی	بے نن

(۲) اول - سی ارالیون میں انگریزوں نے بروہ فروشی کے اسناد کے لئے بستی قائم کی تھی - یہاں مذہب عیسائی کو لوگ پسند کرنے لگے ہیں - دارالخلافہ اس کا فری ٹون ہے *

دوم - ساحل طلا میں انگریزوں کی بستیاں یعنی کیپ کوسٹ کاسل اور المینا شامل ہیں - یہاں کا دارالخلافہ ایگرا ہے - اور لیگوس میں بھی انگریزوں کا اقتدار جما ہوا ہے - یہ بے نن کھاڑی پر واقع ہے *

سوم - لائے بیریا میں حبشیوں کی آزاد جمہوری سلطنت

ہے۔ اس کا دار الخلافہ مزدیا ہے *
 چہارم۔ اشانی۔ اب انگریزوں کے ماتحت ہے *
 پنجم۔ ڈھوی۔ دیسی ریاست ہے *
 اشانی کا دار الخلافہ کوماسی ہے۔ یہ سلطنت ساحل طلا
 کے شمال میں واقع ہے *
 ڈھوی کا دار الخلافہ لوی ہے۔ یہاں کے بادشاہ کے پاس
 پانچ ہزار عورتوں کی فوج ہے۔ یہ بادشاہ کے باڈی گارڈ کا
 کام دیتی ہیں *
 ششم۔ کوہ کردن کے متصل کی ریاستیں شاہنشاہ
 جرمنی کے عمل میں ہیں۔ اور ساحل طلا کے مشرق کی
 طرف بھی ایک بستی ان کی ہے۔ جس کو ٹوگو لینڈ کہتے
 ہیں *

ہفتم۔ یوروبا کا دار الخلافہ ایرو کوٹا ہے *
 ہشتم۔ بے ن جانب جنوب واقع ہے *
 (۳) زراعت کی طرف ان ممالک کی توجہ کم ہے۔ کہیں
 کہیں چاول بونے جاتے ہیں۔ تاڑ کے تیل کی جو صابن بنانے
 کے لئے یا ریل کے پتوں کے دھڑلوں میں لگانے کے کام
 آتا ہے۔ بڑی تجارت ہوتی ہے۔ اور خاص کر نیگاس میں
 جہاں سے ممالک غیر کو بھیجا جاتا ہے۔ سوٹا۔ ماتنی دانت۔
 اور ربڑ کی بھی بڑی تجارت ہوتی ہے *

ج۔ لوئر گنی

(۱) لوئر گنی اضلاع مفصلہ ذیل پر منقسم ہے۔ فرانسیسی
 کونگو۔ آزاد سلطنت کونگو۔ اور انگولا *

ان تینوں مقاموں میں حبشی . لستے ہیں ۔ اور وہاں
 برودہ فروشی کا بازار بہت گرم ہے ۔ ہر چند انگریزوں نے
 اس زبون تجارت کے دفع کرنے میں نہایت کوشش کی
 ہے ۔ مگر اب تک بالکل موقوف نہیں ہوئی ۔ یہ شاہ
 پرتگال کے تحت میں ہے ۔ اور ماتھی دانت اور دیگر پیداوار
 یہاں سے لندن کو جاتی ہے +

(۲) انگولا کا دار السلطنت سینٹ پاؤلے لو آندا ہے ۔ جو
 ساحل پر واقع ہے سرنگیلا جنوب میں اور بندر گاہ ہے +
 د۔ آزاد سلطنت کوئنگو

کوئنگو کی آزاد سلطنت میں وہ علاقہ شامل ہے ۔ جو دریائے
 کوئنگو اور اُس کے معاونوں سے سیراب ہوتا ہے +
 اور یہ علاقہ ملک کے اندرونی حصے میں جھیل ٹنگا نیکا
 تک پھیلا ہوا ہے ۔ یہ ریاست شاہ بلیم کے ماتحت ہے +

پانچویں فصل

جنوبی افریقہ کے بیان میں

(۱) جنوبی افریقہ کی مفصلہ ذیل ریاستیں سرکار انگریزی
 کے ماتحت ہیں ۔ ٹیپ کولونی یا راس امیر کی بستی ۔
 بسوٹو لینڈ ۔ نیچوانا لینڈ ۔ نٹال ۔ زولو لینڈ ۔ ڈیلتا اور یہ حصہ
 برٹش جنوبی افریقہ کے نام سے موسوم ہے ۔ جس کا رقبہ
 ۹ لاکھ مربع میل ہے ۔ گویا ملک پنجاب اس کے آٹھویں حصے

سے بھی کم ہے ۔

(۲) راس امید کی بستی افریقہ کے جنوبی کنارے سے لے کر دریاے آرنج تک پھیلی ہوئی ہے ۔ اس آبادی کا طول مشرق سے مغرب تک ۶۰۰ میل ہے ۔ اور عرض شمال سے جنوب کی آبادی سمکٹ ۵۵ میل ہے ۔ اس میں چوبیس لاکھ ۳۳ ہزار ہے ۔

(۳) سابق میں یہ بستی شاہ ہالینڈ سے متعلق تھی ۔ چنانچہ قوم ڈچ کی اولاد اب بھی وہاں موجود ہے ۔ مگر ۱۸۷۷ء سے یہ بستی انگریزوں کے قبضے میں آگئی ہے ۔ اور روز بروز نو آباد انگریز بڑھتے جاتے ہیں ۔

(۴) اس آبادی سے یہ چیزیں غیر ممالک کو تجارت کے لئے جاتی ہیں ۔ اُون ۔ شتر مرغ کے پر اور تانبا ۔ اس آبادی کے دار الخلافہ کا نام کیپ ٹاؤن ہے ۔ جس میں ایک لاکھ ۵۰۰ آدمی آباد ہیں ۔ راس امید کے اصلی باشندے ہائینٹاٹ اور کافر اور چند وحشی اقوام ہیں ۔

(۵) بسوٹو لینڈ ایک بلند قطعہ زمین ہے ۔ یہ ملک زنجیر ہے ۔ اور آب و ہوا صحت بخش ہے ۔ یہ راس امید کی بستی کے جانب شمال مشرق واقع ہے ۔

(۶) نیچوانا لینڈ ایک وسیع ملک دریاے آرنج کے پار واقع ہے ۔ جو برٹن کلان سے ڈیوٹھا ہے ۔ نصف ملک تو سرکار انگریزی سے متعلق ہے ۔ اور نصف سرکار انگریزی کی حمایت میں ہے ۔

(۷) ٹال راس امید کے شمال مشرق کی طرف واقع

ہے۔ وہاں کی زمین زرخیز اور ردئی کی زراعت کے لئے بہت موافق ہے۔ اس بستی میں پیٹر مارٹنز برگ سب سے بڑا شہر ہے۔ ۱۸۴۳ء سے سرکار انگریزی کے ماتحت ہے۔ اس ملک میں زولو اور کافر رہتے ہیں۔ یہ لوگ اُون کی خاطر بھیڑ اور ہروں کے لئے شتر مرغ بہت پالتے ہیں۔ اور بڑا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(۸) زولو لیٹڈ کا ملک مشرقی ساحل پر نٹال اور خلیج ڈیگوا کے مابین واقع ہے۔

(۹) جنوبی اوڈیشیا یعنی وہ قطعہ ملک جو دریائے زنبزی کے آر پار واقع ہے۔ اس میں میٹیل لیٹڈ اور مشونا لیٹڈ شامل ہیں۔ یہاں پر سرکار انگریزی نے ۱۸۹۰ء سے ایک بستی اس غرض سے بسائی ہے۔ کہ سونا کانوں سے نکالا جائے۔ اور زراعت بھی کی جائے۔ شمال میں برٹش سنٹرل افریقہ سرکار انگریزی کے ماتحت ہے۔ اور نیاسا لیٹڈ کہلاتا ہے۔ اور بلین ٹائر دار الخلافہ ہے۔ جو جھیل نیاسا کے جنوب کو واقع ہے۔

(۱۰) جنوبی افریقہ کی دو ریاستوں کو انگریزوں نے فتح کر لیا ہے۔ ایک دریائے آرنج کی آزاد سلطنت جس کو اب دریائے آرنج کی بستی کہتے ہیں۔ اس کو ڈچ والوں نے بسایا تھا۔ لیکن کافر زیادہ آباد ہیں۔ یہ بستی ویلے آرنج اور اس کی شاخ وال کے درمیان واقع ہے۔ اس کی پیداوار۔ ادن۔ چمڑا۔ اور اناج ہے۔ اس کا دار الخلافہ بلوم فونٹین ہے۔ دوسری ریاست ٹرینسوال جو دریائے وال کے شمال کو واقع ہے۔ اس کی پیداوار بھی وہی ہے۔ لیکن اس کی

شہرت سونے کی کانوں کے سبب ہو گئی ہے۔ جو ضلع جوہن برگ میں پائی جاتی ہیں۔ اس کا دار الخلافہ پری ٹوریا ہے۔ اب یہ انگریزوں کے ماتحت ہے۔ اور ٹرینسوال کی بستی کہلاتی ہے +

چھٹی فصل

مشرقی افریقہ کے بیان میں

(۱) زنگبار اور موزمبیق مع سفالا بحر ہند کے کنارے پر واقع ہیں۔ اور اکثر مشرقی افریقہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان میں سے زنگبار شمال میں ہے۔ موزمبیق اس کے جنوب میں +

(۲) مشرقی افریقہ کے اکثر اضلاع میں حبشی بستے ہیں۔ اور یہ افریقہ کے مغربی اور وسطی حبشیوں کی نسبت زیادہ جاہل ہیں +

(۳) زنگبار پہلے سلطان مسقط کی حکومت میں تھا۔ مگر شہداء سے خود مختار ملک ہو گیا ہے۔ اور اس کے دار الخلافہ کا نام بھی زنگبار ہے۔ جو بڑی تجارت کی جگہ ہے۔ اور اس ملک میں پچھ لاکھ آدمی کے قریب آباد ہیں + سلطان زنگبار کی حکومت میں جزائر زنگبار اور پیمبا بھی ہیں۔ یہ سلطان سرکار انگریزی کی حمایت میں ہے +

(۴) موزمبیق مع سفالا پرتگیزیوں کے قبضے میں ہے۔ مشرقی افریقہ میں پرتگیزیوں کے علاقہ کی کل آبادی اس لاکھ ہے۔

اور دارالخلافہ موزمبیق ہے *
 (۵) پرتگیزیوں کی بستیوں میں سونے۔ ہاتھی دانت۔
 شہد۔ گوند اور نیز غلاموں کی بہت تجارت ہوتی ہے *
 (۶) شمالی اور احبان کا ذکر ملک حبش کے ساتھ اوپر
 آچکا ہے *

(۷) مشرقی افریقہ کا حصہ وسط جرمنی کے ماتحت ہے۔
 اس کا دارالخلافہ دار السلام ہے۔ رقبہ اس حصے کا چار
 لاکھ مربع میل ہے۔ آبادی ۶۸ لاکھ۔ کوہ کلیمان جارداس میں
 شامل ہے۔ اور وہ ملک جو جھیل وکٹوریائیٹز کے شمال کی طرف
 ہے۔ برٹش مشرقی افریقہ میں مشہور شہر ممباسہ اور یوگنڈا ہیں *

ساتویں فصل

اُن جزائر کے بیان میں جو بحر ہند
 و بحر اوقیانوس میں واقع ہیں

(۱) بحر ہند کے جزائر۔

نمبر	جزیرہ	مشہور شہر	کس ملک کے ماتحت ہے	کیفیت
۱	ماریشش	پورٹ لوئس	برٹن کلاں	شکر کی تجارت بہت ہے *
۲	سے شل	.	"	.
۳	امیرنٹی	.	"	.

نمبر	جزیرہ	مشہور شہر	کس ملک کے ماتحت ہے	کیفیت
۴	سکوترا (سقوطرہ)	.	برٹن کلاں	شکر کی تجارت بہت ہوتی ہے +
۵	یوربون	سینٹ ڈینس	فرانس	بہت بڑا جزیرہ اور بہت زرخیز ہے +
۶	مدغاسکر	انٹاناناریو	۔	موم۔ چمڑا۔ ربڑ اور مویشی کی تجارت ہوتی ہے۔ آبادی تیس لاکھ ہے +

(ب) بحر اوقیانوس کے جزائر۔
 ازورز۔ ڈیرا۔ جزائر کیپ ورڈ اور سینٹ طامس شاہ پرتگال کے ماتحت ہیں۔ ڈیرا کی شراب مشہور ہے۔ اور فٹشل دارالخلافہ ہے۔ یہاں کی آب و ہوا خوشگوار ہے۔ جزائر کیپ ورڈ کا دار الخلافہ سینٹیاگو ہے۔ یہاں بیوہ بکثرت ہوتا ہے +
 جزائر کنیری شاہ ہسپانیہ کے ماتحت ہیں۔ یہاں بیوہ انگور بکثرت ہیں۔ سینٹیا کروز دار الخلافہ ہے۔ جو ٹنے رف میں واقع ہے۔ ٹنے رف میں ایک آتش خیز پہاڑ ہے +
 جزائر پرنس۔ اسنشن۔ سینٹ ہلینا انگریزوں کے ماتحت ہیں۔ سینٹ ہلینا اس سبب سے مشہور ہے۔ کہ یہاں انگریزوں نے یونا پارک شاہ فرانس کو قید رکھا تھا +

پانچواں باب

بر اعظم امریکہ کے بیان میں

(۱) امریکہ عالم کے پانچوں بر اعظم میں ایشیا کے سوا سب سے بڑا ہے۔ اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی بحر منجمد حد شرقی بحر اوقیانوس یا بحر ظلمات۔ حد غربی بحر الکاہل یا پیسیفک۔ حد جنوبی بحر جنوبی +

(۲) کولمبس باشندہ ملک اٹلی نے جو شاہ ہسپانیہ کا نوکر تھا۔ ۱۴۹۲ء میں دنیا کے اس قطعے کو دریافت کیا۔ اس سے پہلے فرنگستان کے رہنے والوں کو اس کی کچھ خبر نہ تھی۔ اس واسطے اس کا نام نئی دنیا رکھا گیا۔ ۱۴۹۹ء میں امریکو وسپوچی ایک شخص فلوریڈا کا رہنے والا وہاں گیا۔ اور واپس آکر اپنے سفر نامے میں اس نے نئی دنیا کا نام اپنے نام پر امریکہ رکھا۔

(۳) یہ بر اعظم دو حصوں پر منقسم ہے۔ اول حصے کو شمالی امریکہ کہتے ہیں۔ اور دوسرے کو جنوبی امریکہ۔ حقیقت میں یہ دونو جزیرہ نما ہیں۔ اور خاکنہ پانا جس کا عرض نہایت تنگ مقام پر ۲۸ میل ہے۔ ان دونو کو پیوستہ کرتی ہے۔

(۴) اس ملک کے شمال مشرق اور مشرق اتر کی طرف خلیج بیفن۔ ہڈسن۔ سینٹ لارنس۔

فٹنڈی۔ میکسیکو اور بحیرہ کیرے بین واقع ہیں۔ اور مغرب کی طرف خلیج کیلی فورنیا + آبنائے ڈیوس خلیج بینن کو بحر ظلمات سے وصل کرتی ہے۔ اور آبنائے ہڈسن خلیج ہڈسن کی آمد و رفت کی راہ ہے۔ آبنائے فلا ریڈا خلیج میکسیکو کے ایک دہانے پر واقع ہے۔ آبنائے مچن براعظم امریکہ کے جنوبی سرے کو ٹریڈل فوگیو سے علیحدہ کرتی ہے +

(۵) اس براعظم کے شمال میں جزیرہ نمائے بوٹیا واقع ہے۔ اور مشرق میں جزیرہ نمائے لبرٹیا۔ نواسکوٹیا۔ فلا ریڈا۔ یوکنٹن۔ اور مغرب میں کیلی فورنیا اور آلاسکا +

(۶) اس ملک میں یہ راسیں ہیں۔ راس ہیمبرو امریکہ کے شمالی کنارے پر ہے۔ راس فغروول جو گرین لینڈ کا جنوبی سرا ہے۔ امریکہ کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ راس کارڈ اور راس ہیٹریس اضلاع متحدہ کے مشرق میں ہیں۔ راس سیبل جزیرہ نمائے فلا ریڈا کا جنوبی سرا ہے۔ راس کاٹوچی جزیرہ نمائے یوکنٹن کا شمالی سرا۔ اور راس گراسیاس آڈی اوس وسط میں ساحل میکسیکو پر واقع ہے۔ راس راک برازیل کے مشرق کی طرف واقع ہے۔ راس ہارن ایک چھوٹے سے جزیرے کا سرا ہے۔ جو ٹریڈل فوگیو کے جنوب میں واقع ہے۔ راس پارنیا ملک پیرو کے شمال مغرب کی طرف ہے۔ راس سینٹ ٹوکس جزیرہ نمائے کیلی فورنیا کا جنوبی سرا ہے +

(۷) اس براعظم کے مغربی کنارے پر آبنائے مچن

سے جو جنوبی امریکہ کے جنوب میں ہے۔ دائرہ قطب شمالی تک پہاڑوں کی قطار چلی جاتی ہے۔ ان میں سے بعض پہاڑ بہت بلند ہیں۔ جنوبی امریکہ میں کوہ اینڈیز جس کو کارڈیراس بھی کہتے ہیں۔ شمال سے جنوب تک مغربی ساحل کے متصل چلا گیا ہے۔ کسی جگہ تو سمندر سے نزدیک ہے۔ اور کسی جگہ دور ہو گیا ہے۔ مگر سویل سے زیادہ دور نہیں گیا۔ اس سلسلے میں دو چوٹیاں ایک تو اکانگوا جو ملک چلی میں ہے۔ دوسرے جمہورازو جو ملک کولمبیا میں واقع ہے۔ بہت مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ کوہ اینڈیز کی اور کئی چوٹیاں ۱۸ ہزار سے ۲۰ ہزار فٹ تک بلند ہیں۔ اکثر ان میں سے آتش فشاں ہیں۔ اور آنتی سانا جو اب افسردہ ہو گئی ہے۔ اور کاٹو پیکیسی بہت نامی ہیں۔ جنوبی امریکہ میں مشرق کی طرف کوہستان گی آنا اور برازیل واقع ہیں۔ مگر ان کی بلندی کوہ اینڈیز سے بہت کم ہے۔ چنانچہ کوہستان گی آنا کی سب سے بلند چوٹی ۸ ہزار ۳ سو فٹ بلند ہے۔ اور کوہستان برازیل کی ۸ ہزار فٹ ۴ سو کوہ پیکو کے پہاڑوں کا سلسلہ جو شمالی امریکہ میں واقع ہے۔ ان پہاڑوں کی نسبت جو جنوبی امریکہ میں ہیں۔ بہت کم بلند ہے۔ اس سلسلہ کوہ کو دائرہ قطب شمالی کے قریب کوہ راکی کہتے ہیں۔ اس کی نہایت اونچی چوٹی جس کا نام پاپو کاٹا پٹل ہے۔ ۱۷۹۲۹ فٹ بلند ہے۔ کوہ ایپے لیچین یا ایلکائنے جو متحدہ صوبوں کے شمال سے جنوب تک چلا گیا ہے۔ اس کی نہایت اونچی چوٹی ۶

ہزار دو سو فٹ بلند ہے +

(۸) امریکہ کے شمال میں پیری - بینکس - کابرل -
 سوئٹھ ایٹپٹن - کبر کیٹ - گرین کیٹ وغیرہ جزیرے
 واقع ہیں۔ ان میں سے گرین کیٹ تو آباد ہے۔ اور باقی
 غیر آباد + مشرق کی طرف نیو فونڈ لیٹ - کیپ برٹن -
 پرنس رادورڈ - آئیٹی کاسٹی - بروڈاس - یہ سب خلیج
 سینٹ لارنس کے قریب واقع ہیں - جزائر عرب الہند
 کا حال علیحدہ بیان کیا جائیگا + جنوب میں جزائر فاک کیٹ
 دو حصوں پر مشتمل ہیں - اول حصے کو مشرقی فاک کیٹ
 کہتے ہیں - اور دوسرے کو مغربی - اور جارجیا اور ٹریڈل فوگ
 ایک پہاڑی جزیرہ جو پیٹ گونیا کے جنوب میں واقع ہے۔
 یہ دونوں کسی سے متعلق نہیں + مغرب میں جوئن فرنیٹڈز
 اور کالا پاگوس - یہ دونوں جزیرے پہاڑی ہیں - پہلا جزیرہ
 تو چلی کے مغرب میں اور دوسرا خط استوا پر - اور
 جزیرہ وین کوور اور گوئین شار لاط اور کل مغربی اور
 شمالی جزیرے گرین کیٹ کے سوا جو شاہ ڈنمارک سے
 متعلق ہے - انگریزوں کے قبضے میں ہیں - ان کے
 علاوہ شمالی امریکہ میں آئر کٹی جزیرے روس سے متعلق
 ہیں +

(۹) شمالی امریکہ میں صوبہاے متحدہ اور برٹش امریکہ
 کے درمیان پانچ نامی جھیلیں جو آپس میں ملی ہوئی
 ہیں - یہ ہیں - سپریر - ہیوران - مشگن - ایری - آئبیرٹ
 انگریزی موبوں میں یہ جھیلیں مشہور ہیں - گرینٹ برٹ -

گریٹ سلیو - ونی پگ - ایٹھ باسکا - شمپلین + وسط امریکہ میں نگر آگوا مشہور ہے + جنوبی امریکہ میں یہ جھیلیں نامی ہیں - ماراکیبو ملک و نرودیا میں - ٹٹی کا ملک پیرو میں - ان کے علاوہ اور بھی کئی جھیلیں ہیں - جو برسات میں پیدا ہو جاتی ہیں +

ج (۱۰) امریکہ میں یہ دریا مشہور ہیں - شمالی امریکہ میں دریائے مس سس پی جو مغربی پہاڑوں میں سے نکلتا ہے - اس میں دریائے مسوری اور اوہائیو اور ریڈ ملتے ہیں - یہ سب مل کر جانب جنوب بہکے خلیج میکسیکو میں گرتے ہیں - اس دریا کا طول ۴ ہزار دو سو میل ہے - دریائے سیٹل لارنس جس کا نام منج کے قریب دریائے سینٹ لوئس ہے - جھیل سپریئر میں گرتا ہے - چونکہ اس جھیل کا پانی اور جھیلوں سے جو اس کے مشرق کی طرف واقع ہیں - ملا ہوا ہے - اس سبب سے یہ دریا سب جھیلوں میں سے ہو کر اخیر جھیل آئٹریو کے شمال مشرق کی جانب بہک اپنے نام کی خلیج میں گرتا ہے - دریائے راپڈول نارٹ جو کوہ راکی کے جنوبی حصے سے نکل کر جنوب مشرق کی طرف بہتا ہوا خلیج میکسیکو میں گرتا ہے +

(۱۱) جنوبی امریکہ میں یہ دریا مشہور ہیں - دریائے ایمیزان جو ۴ ہزار میل سے کچھ زیادہ لمبا ہے - جھیل لاری کوچا سے جو ملک پیرو میں کوہ آینڈیز کے درمیان ہے - نکلے گوشہ شمال و مشرق میں بہتا ہوا بحر ظلمات میں جا گرتا ہے - اس دریا میں دو سو دریا ملتے ہیں - جن میں سب

سے بڑا مدیرا ہے۔ راپوڑے لاپ لاپا جو پارانا اور بانداوری
 اٹٹل سے جس کو یوروگوے بھی کہتے ہیں۔ جنوب کی طرف
 بہکے بحر ظلمات میں جا گرتا ہے۔ دریاے اورن اوکو جو
 ملک گی آنا سے نکل کر دائرے کی طرح بہ کر بحر ظلمات
 میں جا گرتا ہے۔

(۱۲) شمالی امریکہ کے اصلی باشندے شمالی ایشیا اور شمالی
 یورپ کے رہنے والوں سے فی الجملہ مناسبت رکھتے ہیں۔
 یعنی پست قد اور بد صورت ہیں۔ باقی اطراف کے لوگ
 دراز قد اور مضبوط اور تند مزاج اور سینہ زور ہیں۔ اور
 مچھلی یا خنثی کے جانوروں کے شکار سے اپنی اوقات
 بسر کرتے ہیں۔ رنج۔ بھوک اور سختیوں کے نہایت
 متحمل ہیں۔ مگر زراعت کی محنت کی برداشت نہیں
 کر سکتے۔ یہ لوگ شمار میں پہلے بھی کم تھے۔ مگر اب
 چیچک کی بیماری اور شراب خوری کی زیادتی سے اور
 بھی کم ہو گئے ہیں۔ اور اہل فرنگ کی نسل کی کثرت
 سے پیچھم کی طرف ہٹ کر آباد ہوئے ہیں۔

(۱۳) امریکہ کے دریافت کرنے کے سو برس بعد جب
 اہل یورپ نے معلوم کیا۔ کہ اس کی آب و ہوا موافق
 ہے۔ اور زمین زرخیز اور باشندوں کی آوارگی سے
 وہ کسی کی میراث نہیں ہے۔ تو وہاں جا کر آباد ہو گئے۔
 چنانچہ صوبہائے متحدہ کے باشندے انگریزوں کی نسل سے
 ہیں۔ اور اس کے سوا اور بھی کئی ملکوں میں انگریزوں۔
 فرانسیسوں اور ہسپانیہ والوں کی اولاد بہت بڑھ گئی ہے۔

حصہ اول

شمالی امریکہ کے بیان میں

(۱) جنوبی امریکہ سے شمالی امریکہ زیادہ وسیع ہے۔ اور اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی بحر شمالی۔ حد غربی بحر الکاہل۔ حد جنوبی بحر الکاہل اور خاکناے پاناما اور خلیج میکسیکو۔ حد مشرقی بحر اوقیانوس + اس کا طول شمالاً اور جنوباً ۴۵۰۰ میل ہے۔ اور عرض نواشکوشیا کے مشرق سے دریائے کولمبیا کے دہانے تک ۳۱۰۰ میل ہے +

(۲) شمالی امریکہ میں یہ ملک ہیں۔ قلمرو کینیڈا۔ صوبہائے متحدہ۔ ایلاسکا۔ میکسیکو۔ وسط امریکہ۔ جزائر غرب الہند +

پہلی فصل

قلمرو کینیڈا کے بیان میں

(۱) شمالی امریکہ میں انگریزی صوبے جن کو انگریزی میں برٹش امریکہ کہتے ہیں۔ شہنشاہ انگلستان کے زیر حکومت ہیں۔ ان کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں بحر شمالی اور خلیج بیفن۔ مغرب میں ایلاسکا اور بحر الکاہل۔ جنوب میں صوبہائے متحدہ۔ مشرق میں بحر اوقیانوس +

(۲) اس ملک میں یہ دو صوبے ہیں۔ قلمرو کینیڈا -
نیو فونڈ لینڈ۔

(۳) قلمرو کینیڈا میں سات صوبے ہیں۔ ہر صوبے کے
حاکم اعلیٰ کو لفٹنٹ گورنر کہتے ہیں +

نمبر	نام صوبہ	دار الخلافہ	مشہور شہر
۱	کویبیک	کویبیک	مانٹریل
۲	اونٹاریو	اڈاوا	ٹورنٹو - لندن ہملٹن
۳	نیو برنزویک	فریڈرک ٹن	سینٹ جان
۴	نوا سکوشیا	ہیلسی فیکس	
۵	جزیرہ پرنس اڈورڈ	شارلیٹ ٹن	
۶	ینی ٹوبا	ونی پگ	
۷	پرنس کولمبیا	وکتوریا	ویکٹوریا - نوڈسٹ منسٹر

علاوہ ان کے شمال مغربی اضلاع ہیں۔ جو نواح خلیج
ہڈسن میں واقع ہیں۔ یہ اضلاع غیر آباد ہیں۔ گو وسعت
میں بہت بڑے ہیں۔ چند کوٹھیاں سوداگروں کی ہیں۔
جو اپنا گزارہ شکار مار کر کرتے ہیں۔ یہاں کے پوستان
مشہور ہیں +

(۴) کینیڈا جو صوبہ ہائے متحدہ کے شمال میں دریائے
سینٹ لارنس کے وار پار واقع ہے۔ ایک بڑا وسیع ملک

ہے۔ جس کا طول شرقاً و غرباً ۱۷ سو میل ہے۔ اور عرض دو سو میل سے ۴ سو میل تک + یہ ملک دو حصوں پر منقسم ہے۔ ایک کو کویک کہتے ہیں۔ اور دوسرے کو اونیٹریلو + (۵) یہاں سردی کے موسم میں اس قدر جاڑا پڑتا ہے + کہ برف کے منجمد رہنے سے گاڑیوں کے پیچھے نکال کر ان کی جگہ دو لوہے کی پٹریاں لگاتے ہیں۔ جس سے گاڑیاں برف پر بہت جلد چلتی ہیں۔ اور یہاں جھیلیں اور ندیاں اور خلیجیں بھی بکثرت ہیں۔ جن کے سبب زمین سیر حاصل ہے۔ اور گرمی کے موسم میں گرمی بھی بہت شدت سے ہوتی ہے +

(۶) اس ملک کے حاصلات یہ ہیں۔ جہاز کے تختے۔ کھار۔ پوستین وغیرہ۔ ان کے علاوہ کئی قسم کی کانیں بھی ہیں +

(۷) ملک کینیڈا میں یہ شہر مشہور ہیں۔ کویک جو پہلے اس کا دار السلطنت تھا۔ اور مانٹریل۔ یہ دونوں دریائے سینٹ لارنس پر مشرقی کینیڈا میں واقع ہیں۔ اور آئیوا جو شہر سے اس کا دار السلطنت قرار پایا ہے۔ اور ریگنسٹن اور ٹارانتو جہاں دو یونیورسٹیاں اور کئی کالج اور ایک نارل سکول ہے۔ مغربی کینیڈا میں واقع ہیں + (۸) اس ملک کو پہلے فرانسیسوں نے آباد کیا تھا۔ مگر بعد ازاں انگریزوں کے قبضے میں ہے۔ چنانچہ اس وقت سے اہل انگلستان نے اس میں سکونت اختیار کی ہے۔ اور اب اس میں تقریباً ۵۳ لاکھ آدمی آباد ہیں +

(۹) قلمرو کینیڈا کے ہر صوبے کا حاکم اعلیٰ لفٹنٹ گورنر کہلاتا ہے۔ یہ سب ماتحت گورنر جنرل کے ہوتے ہیں جو شہنشاہ انگلستان کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ اور گورنر جنرل اپنے اختیار سے لفٹنٹ گورنر مقرر کرتا ہے۔ اس کے سوا ایک پارلیمنٹ ہے۔ جس کو قانون وضع کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ پارلیمنٹ کے دو حصے ہیں۔ ایک کا نام سینٹ جس میں ۷ لائف ممبر، منظوری گورنر جنرل انتخاب کئے جاتے ہیں۔ دوسرا ہوس آف کامنز جس میں رعیت پانچویں سال اپنے وکیل منتخب کرتی ہے۔ علاوہ اس کے ہر صوبے کی لوکل پارلیمنٹ علیحدہ ہوتی ہے۔

(۱۰) نیو برنزویک کینیڈا کے مشرق کی طرف خلیج سینٹ لارنس کے کنارے پر واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۲۸ ہزار مربع میل ہے۔ یہاں کی پیداوار شہتیر اور ایک قسم کی مچھلی ہے۔ جس کو نمک لگا کر سکھاتے ہیں۔ اور اس سے بڑا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آبادی ۳ لاکھ ۳۱ ہزار ہے۔

(۱۱) اس ملک کا دار الخلافہ فرڈریکسن دریاے سینٹ جان پر واقع ہے۔

(۱۲) نواسکوشیا اور کیپ برٹن ایک ہی حاکم کے ماتحت ہیں۔ اور یہاں سے کوئلہ اور لوہا وغیرہ اور ملکوں میں تجارت کے لئے جاتا ہے۔ نواسکوشیا کا رقبہ ۲۱ ہزار مربع میل ہے۔ اور اس کا پایہ تخت ہیلی فیکس ہے۔ اور کیپ برٹن کا سڈن۔ آبادی ۴ لاکھ ۶ ہزار ہے۔

(۱۳) برٹش کولمبیا کوہ راکی اور بحر الکاہل کے درمیان

واقع ہے۔ اس میں سونے کی کانیں ہیں۔ اور نٹو وسط منظر
اس صوبے کا مشہور شہر ہے *

(۱۴) دین کوور برٹش کولمبیا کے مغرب کی طرف واقع
ہے۔ وہاں پتھر کا کوئلہ اچھا ہوتا ہے۔ اور شہنیر بھی بکثرت
ہیں۔ شہر وکٹوریا جو اس جزیرے کے جنوبی کنارے پر واقع
ہے۔ اس کا دارالسلطنت ہے *

(۱۵) جزیرہ پرنس رڈورڈ خلیج سیٹل لارنس میں نو اسکوتیا
کے شمال کی طرف واقع ہے۔ یہ جزیرہ بہت زرخیز ہے۔
اس میں اناج ترکاریاں۔ شہنیر اور مچھلیاں کثرت سے
ہوتی ہیں۔ اور غیر ملکوں میں شہنیر اور خشک مچھلیاں
جاتی ہیں *

(۱۶) جزیرہ نیو فونڈ لینڈ مع ماتحت صوبہ لبریا
کی حکومت ایک گورنر کے ماتحت ہے۔ جو شہنشاہ انگلستان
کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ اس کے سوا ایک کونسل ہے۔
جس کو وضع آئین کا اختیار حاصل ہے۔ اور ایک
ہوس آف ایسبلی یعنی دیوان وکلاے رعایا ہے۔ آبنائے
بیل نیو فونڈ لینڈ کو لبریا سے جدا کرتی ہے۔ آب
و ہوا مرطوب و سرد ہے۔ کوڈ مچھلی جزیرہ نیو فونڈ لینڈ
کے کناروں سے پکڑی جاتی ہے۔ اور اسی بیش قیمت
مچھلی کی وجہ سے اس صوبے کی بڑی شہرت ہے۔
دارالحکومت سینٹ جانز ہے *

دوسری فصل

صوبہائے متحدہ مع ایلاسکا کے بیان میں

(۱) انگریزوں نے اس ملک کو امریکہ کے دریافت ہونے کے بعد اول ہی اول آباد کیا۔ اور جب اُن کی اولاد نے وہاں ترقی پائی۔ تو انگریز کی حکومت سے ناراض ہو کر شہداء میں اُنہوں نے اپنے تمبیں خود مختار کر لیا۔ (۲) اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی برٹش امریکہ۔ حد مشرقی بحر ادقیا لوس۔ حد جنوبی ملک میکسیکو۔ خلیج میکسیکو۔ حد غربی بحر الکاہل۔

یہ صوبے جب انگریز کی حکومت سے نکلے ہیں۔ اُس وقت ۱۳ تھے۔ مگر اب ۴۵ ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جب جنگل کٹ کر آباد ہوتا ہے۔ تو ایک نیا صوبہ بنکر ان میں شامل ہو جاتا ہے۔

(۳) اس ملک میں جمہوری حکومت ہے۔ یعنی رعایا اپنے لئے آپ حاکم تجویز کر لینے کی مختار ہے۔ اس حاکم کی حکومت صرف چار برس رہتی ہے۔ اس کے سوا دو دیوان ہیں۔ ان میں سے ایک کو دیوان اعلیٰ کہتے ہیں۔ اور دوسرے کو دیوان ادنیٰ۔ ان کا طور کچھ کچھ انگلستان کے پارلیمنٹ سے ملتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ ان دونوں دیوانوں کا مقرر کرنا عوام کی رائے پر منحصر

ہے۔ اور صلح یا لڑائی کا حکم دینا انہی کے اختیار میں ہے۔ اس کے علاوہ ہر ایک صوبے کا حاکم بطور خود اپنے دونوں دیوانوں کی صلاح سے رعایا کی آسائش کے لئے ایسے آئین بناتا ہے۔ جو ملک یا مذہب میں خلل انداز نہ ہوں۔ یہ قوم بہت سرسبز۔ خوشحال اور روز بروز دولت اور آبادی میں ترقی پذیر ہے۔ ^{۱۷۵}۱۷۵۰ء میں اضلاع جنوبی اور جنوب مغرب کے باشندے باہم متفق ہو کر اتفاق جمہور سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ اور ان میں اور شمالی و شمال مغربی اضلاع کے باشندوں میں غلاموں کی آزادی کی بابت جھگ رہی۔ یہ لڑائی ^{۱۷۵۵}۱۷۵۵ء میں ختم ہوئی۔ اور غلاموں کے رکھنے کا طریق موقوف ہوا۔

(۴) یہاں کے باشندوں کا مذہب مسیحی ہے۔ اور دینداری میں بہت سرگرم اور اپنی اولاد کی تعلیم و تادیب میں بہت مستعد ہیں۔ اضلاع گوشہ شمال و مشرق کے باشندے محنتی۔ زرد دوست۔ تجارت اور مسافت پر مائل اور ہر طرح کے آلات بنانے میں ہوشیار ہیں۔ مگر ان میں سے جن کے ہاں غلام ہیں۔ وہ ست۔ مغرور اور نا عاقبت اندیش ہیں۔ لیکن صاحب دل مہماں نواز۔

یہاں کی آب و ہوا مختلف ہے۔ چنانچہ شمالی اضلاع کی آب و ہوا انگلیٹ کی آب و ہوا سے ملتی ہے۔ اور جنوب کی مائل بحارت ہے۔ یہاں کی زمین بہت سیراب اور زرخیز ہے۔ اور یہاں ہر ملک کی اجناس اور ہر قسم

کی فزات پیدا ہوتی ہیں +
 (۵) اس ملک میں یہ دریا مشہور ہیں۔ ہڈسن۔ ڈیویپر۔
 پاٹو میک۔ اوہایو۔ رس سس سپی۔ ان میں اور بہت
 سے دریا بھی ملتے ہیں۔ علاوہ ان کے جھیلیں اور خلیجیں
 بھی بکثرت ہیں۔ اور کئی نہریں اور ریل کی سڑکیں
 بھی نیار کی گئی ہیں۔ جن کے باعث تاجروں کو آمد
 و رفت میں کمال آسانی ہے +

(۶) اس ملک میں یہ شہر نامی ہیں۔ واشنگٹن۔ نیویارک۔
 فلیڈلفیا۔ باسٹن۔ چارلس ٹن۔ ان میں واشنگٹن نو
 وار الحکومت ہے۔ اور نیو یارک سب سے بڑا شہر ہے۔
 اس میں ۳۵ لاکھ آدمی آباد ہیں۔ اور فلیڈلفیا میں ۱۳
 لاکھ اور باسٹن میں ۵ لاکھ ۶۰ ہزار اور شکاگو میں
 سترہ لاکھ +

(۷) ان سب نامی شہروں میں اگرچہ بادشاہی محل یا
 عالیشان عمارتیں نہیں ہیں۔ لیکن سب خاص و عام
 کے مکانات بہت نفیس اور کمال دلچسپ بنے ہوئے ہیں۔
 اور شہروں کے راستے بھی نہایت وسیع اور سیدھے ہیں +
 (۸) صوبہ لویزی آینا دریائے رس سس سپی کے
 مغرب کی طرف واقع ہے۔ یہ ملک نویت بنوٹ ہسپانیہ اور
 فرانسیسوں کے قبضے میں رہا۔ مگر اب سنہ ۱۷۶۳ء سے اہل ہسپانیہ
 اور فرانس کی مرضی سے صوبہ متحد میں داخل ہو گیا
 ہے۔ اس کے دارالحکومت کا نام نیو اور لی رائز ہے +
 ان متحد صوبوں میں ۷ کروڑ ۶۳ لاکھ آدمی کے قریب

آباد ہیں۔ ان میں ۹۰ لاکھ تو حبشیوں کی نسل سے ہیں۔ اور ۳ لاکھ اصلی باشندے جن کو *انڈین* کہتے ہیں۔ یہ لوگ اکثر اضلاع متحدہ کے مغرب کی طرف آباد ہیں۔ اور باقی بہت سے تو انگریزوں اور کچھ اور اقوام فرنک کی نسل سے ہیں *۔

(۹) صوبہ کیلی فورنیا جو اضلاع متحدہ کی مغربی حد پر واقع ہے۔ سونے کی کان کے باعث بہت مشہور ہے۔ اکثر غیر مالک کے باشندے سونے کی طمع سے وہاں جا کر بستے ہیں *۔

(۱۰) سان فران سنسکو جو اسی نام کے دریا پر آباد ہے۔ اور اور چند شہر صرف سونے کی کانوں کے باعث چند سال کے عرصے میں آباد ہوئے۔ اور جہاں اب یہ شہر آباد ہیں۔ پہلے صرف جنگل تھا *۔

(۱۱) جزیرہ نما کیلی فورنیا دو دریاؤں کے مابین واقع ہونے کے سبب ارباب تجارت کے واسطے بہت مفید ہے *۔

(۱۲) اس جزیرہ نما کی آب و ہوا خوشگوار اور زمین بہت سیر حاصل ہے۔ چنانچہ ہر طرح کا غلہ۔ پھل اور ترکاری کثرت سے پیدا ہوتی ہے *۔

(۱۳) آیلانکا جس کو پہلے روسی امریکہ کہتے تھے۔ اس کو ۱۷۹۲ء میں صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ نے روسیوں سے خرید لیا۔ اس میں اکثر اصلی باشندے آباد ہیں۔ ان کا پیشہ یہ ہے۔ کہ دریائی جانوروں کے چمڑے جمع کر کے سوداگروں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں۔ اس کا دارالسلطنت

ریشکا ہے۔ جو جزیرہ ریشکا پر واقع پر ہے +

تیسری فصل

کلیسیکو کے بیان میں

(۱) ملک کلیسیکو جس میں جمہوری حکومت ہے پیچیس صوبوں پر منقسم ہے۔ یہ ملک پہلے شاہ سپین کے ماتحت تھا۔ مگر ۱۸۲۱ء سے سلطنت جمہوری کے باعث خود مختار ہو گیا ہے۔ پہلے اس ملک کی دست بہت تھی۔ مگر اب اس کا بہت سا حصہ الگ ہو کر صوبہ متحدہ میں داخل ہو گیا ہے +

(۲) اس ملک میں ایک کروڑ ۳۶ لاکھ کے قریب باشندے ہیں۔ ان میں سے نصف تو اصلی باشندے ہیں۔ باقی دوغے اور اہل سپین کی نسل سے ہیں + اس ملک کا دار الخلافہ کلیسیکو اسی نام کی خلیج پر واقع ہے۔ اور شہر دیرا کروس بھی جو تجارت کی منڈی ہے۔ اسی خلیج پر آباد ہے +

(۳) یہاں کی پیداوار یہ ہے۔ چاندی۔ سونا۔ معدنیات۔ غلہ۔ چمڑا۔ بالفعل جس قدر چاندی صرف ہوتی ہے۔ تقریباً اس میں سے آدھی اسی ملک سے آتی ہے۔ معدنیات کی آمدنی پہلے کی نسبت بہت کم ہے۔ کیونکہ وہاں کے باشندے اب کاہل ہوتے جاتے ہیں۔ اور محنت اور

(۳) وسط امریکہ کے مشرقی کنارے پر مینہ ہمیشہ برستا ہے۔ مگر اس ملک میں جس کا ڈھلان بحرالکاہل کی طرف ہے۔ موسم گریا کے سوا اور کبھی بارش نہیں ہوتی + اشیائے ذیل وسط امریکہ سے مالک غیر کو جاتی ہیں۔ مین - نیل اور قرمزی رنگ +

(۴) اس ملک میں چھ بڑی ریاستیں ہیں۔ برٹش لائڈو راس - گواٹیمالا - لائڈو راس - سان سالوے ڈور - نکراگوا - کاسٹاریکا +

(۵) برٹش لائڈو راس یعنی اس ملک کا وہ قطعہ جو انگریزوں نے آباد کیا ہے۔ گواٹیمالا کے شمال مشرق کی طرف ہے۔ وہاں سے چوب مہاگنی اور کئی اور قسم کی لکڑی انگلستان کو جاتی ہے۔ اس کے بڑے شہر کا نام بیلین ہے۔ جس میں دس ہزار کے قریب حبشی آباد ہیں +

(۶) گواٹیمالا ملک میکسیکو کے جنوب کی طرف واقع ہے۔ اس کے دارالخلافہ کا نام نیو گواٹیمالا ہے۔ وہ مغربی کنارے کے قریب کوہستان سے مشرق کی طرف ہے۔ اور اس میں ۴ ہزار آدمی بستے ہیں۔ پُرانا شہر کوہ آتش فشاں کے خروج اور بھونچال کے باعث سے برباد ہو گیا ہے +

(۷) لائڈو راس کی ریاست برٹش لائڈو راس کے جذب میں واقع ہے۔ یہ جمہوری خود مختار ریاست ہے۔ دارالخلافہ ٹرکسلو ہے۔ یہاں کے باشندے ٹروہیلو بولتے ہیں۔ یہ بندرگاہ ہونے کی وجہ سے مشہور ہے +

(۸) سالوڈور ایک پچھوٹی ریاست وسط امریکہ کے مغربی

نکارے پر ہانڈو راس سے جنوب کی طرف واقع ہے۔ اس کے دار الخلافہ کا نام بھی سن سائیڈو ہے۔ شہر میں یہاں ایسا بھونچال آیا تھا۔ کہ یہ شہر تباہ ہوتے ہوئے بچ گیا۔

(۹) ملک نکراگوا ہانڈو راس کے جنوب میں ہے۔ جھیل نکراگوا جس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اسی ملک میں ہے۔ اس جھیل سے دریائے سان جوآن نکلتا ہے۔ اور بحیرہ کیرے بین میں جاگرتا ہے۔ اس ملک کے باشندوں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ ایک ایسی نہر بنائی جائے۔ جو اس دریا اور جھیل سے گزر کر بحر الکاہل کی طرف پہنچے۔ اور جس کے ذریعے سے مارجوں کے جہاز بحر اوقیانوس میں سے بحر الکاہل میں آسانی پہنچ جایا کریں۔ شہرے ادن اس ملک کا دار الخلافہ جھیل نکراگوا کے مغرب کی طرف واقع ہے۔

(۱۰) وسط امریکہ کے تمام باشندوں میں سے ملک کاسٹاریکا کے باشندے بہت صلح پسند اور محنتی ہیں۔ یہ ملک نکراگوا کے جنوب کی طرف واقع ہے۔ اور اس کا دار الخلافہ سانجو سے ہے۔ جس میں ۲۴ ہزار آدمیوں کی آبادی ہے۔

(۱۱) اضلاع مس کی ٹو میں جو ہانڈو راس اور نکراگوا کے مشرق کی طرف واقع ہے۔ امریکہ کے اصلی باشندے آباد ہیں۔ اور انگریزوں کی حمایت میں ہیں۔ شہر گریٹون جو دریائے سان جوآن کے دہانے پر واقع ہے۔ بڑی تجارت گاہ ہے۔

(۱۲) خاکناے پانامہ ملک نٹوگرے ناڈا کی ریاست سے جو جنوبی امریکہ میں واقع ہے۔ متعلق ہے +
 (۱۳) یہ ملک پہلے سپین کے ماتحت تھا۔ مگر ۱۸۲۲ء سے خود مختار ہو گیا ہے۔ اب پانچ ریاستوں میں سلطنت جمہوری ہے۔ جن میں ہمیشہ جھگڑا فساد رہتا ہے۔ اور چھٹا حصہ انگریزوں کی بستی ہے۔ جیسے کہ اوپر بیان ہو چکا ہے +

پانچویں فصل

جزائر غرب الہند کے بیان میں

(۱) جزائر غرب الہند کا رقبہ برٹن کلاں کے رقبے سے زیادہ ہے۔ اور آبادی ۶۰ لاکھ۔ ان میں نصف سے زیادہ تو حبشی ہیں۔ اور باقی فرنگی اور دوغلی نسل کے۔ جزیرہ ہیٹی کے سوا کل جزیرے اقوام فرنگ سے متعلق ہیں +

(۲) یہاں کی ہوا گرم ہے۔ مگر چونکہ کئی جزیرے سطح بحر سے بلند ہیں۔ اور دہاں بھری ہوا آتی ہے۔ اس سبب سے گرمی میں کچھ تخفیف ہو گئی ہے۔ ان جزیروں میں اگست اور اکتوبر میں اکثر بڑے زور و شور سے آندھیاں آتی ہیں۔ یہاں کی زمین زرخیز ہے۔ چنانچہ مغربی یورپ میں منطقہ حارہ کی پیداوار ان

جزیروں سے مت تک جاتی رہی +
 (۳) یہ جزیرے تین حصوں پر منقسم ہیں -
 (۱) مجموعہ بہاس جو فلوریڈا کے گوشہ جنوب مشرق
 کی طرف واقع ہے +

(ب) آن ٹیل کلاں کے چار حصے ہیں - کیوبا -
 جمیکا - ہیٹی یا سینٹ ڈومنگو اور پورٹوریکو +
 یہ بحیرہ کیرے بین کے شمال کی طرف ہے +
 (ج) آن ٹیل خرد کے تین حصے ہیں - لیورڈ -
 ونڈ ورڈ - ٹرینڈاڈ + یہ بحیرہ کے رے بین
 کے مشرق کی جانب ہے +

(۴) جزائر کیوبا - اور پورٹوریکو صوبہ متحر سے متعلق
 ہیں - کیوبا جو جزائر غرب الهند کے سب جزیروں سے
 بڑا ہے - سات سو میل لمبا ہے - اور وہاں سے یہ
 چیزیں غیر ملکوں کو جاتی ہیں - شکر - تانبا - تمباکو + اس کا
 دار الحکومت ہوانا ہے - جس میں ۲ لاکھ ۵۰ ہزار آدمیوں کی آبادی
 ہے - اس شہر میں چرٹ بہت اچھے ہوتے ہیں - پورٹوریکو
 میں سان جوآن بڑا شہر ہے +

(۵) جزیرہ ہیٹی جو جزیرہ کیوبا سے دوسرے درجے پر
 ہے - دو جمہوری ریاستوں میں منقسم ہے - اول مغربی حصے
 میں حبشیوں کی ریاست ہے - اور پورٹو پرنس اُن کا
 دار الحکومت ہے - دوم مشرقی حصے میں ڈومی نی کس کی
 ریاست جمہوری ہے - اس کے دار الخلافہ کا نام
 سینٹ ڈومنگو ہے + اس جزیرے کی پیداوار مہاگنی

اور آٹھام کی لکڑیاں ہیں *
(۶) غرب اللہ کے وہ جزیرے جو انگریزوں کی حکومت
میں ہیں۔ پانچ حصوں پر منقسم ہیں۔ اور ہر ایک حصے
کا حاکم علیحدہ ہے *

اول۔ جمیکا جو جزائر آن ٹیل کلاں میں سے ہے۔
اس کو انگریزوں نے ۱۶۵۵ء میں ہسپانیہ والوں سے
فتح کیا تھا۔ اس جزیرے کی زمین اکثر جگہ سے سطح بحر
سے بلند ہے۔ اور اس میں نیشکر اور جُن بہت پیدا
ہوتے ہیں۔ اس کا دار الحکومت پُئے ریش ٹون ہے۔
مگر کنگسٹن بڑا شہر ہے۔ اور اس میں تجارت بہت
ہوتی ہے *

دوم۔ جزائر لیوڈ۔ ان میں کئی جزیرے شامل ہیں۔
اور ان کا دار الحکومت سینٹ جان جزیرہ آئین ٹی گے
میں واقع ہے +

سوم۔ جزائر وئڈ وئڈ جزائر لیوڈ کے شمال کی طرف
واقع ہیں۔ اور ان کے دار الخلافے کا نام برج ٹون
ہے۔ جو جزیرہ بار بیڈوز میں واقع ہے۔ جزائر لیوڈ
اور وئڈ وئڈ سے شکر اور رم شراب انگلستان کو کثرت
سے جاتی ہے *

چہارم۔ ٹرینی ڈاڈ جو دریاے آری ناکو کے دبانے پر
واقع ہے +

پنجم۔ جزائر سامس جس میں چھوٹے بڑے سب جزیرے
قریب پانسو کے ہونگے۔ نسا آن کا دار الخلافہ جزیرہ

ہرادی ڈنس میں واقع ہے۔ ان جزیروں میں سے ایک کا نام جزیرہ گیٹ ہے۔ مدت تک لوگ یہ قیاس کرتے رہے۔ کہ کولبس اول ہی اول یعنی ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو اس جزیرے میں پہنچا تھا۔ مگر ان کا یہ خیال باطل نکلا۔ اب یہ تحقیق ہو گیا ہے۔ کہ وہ جزیرہ واٹ رنگ تھا۔ جو گیٹ سے جنوب کی طرف واقع ہے۔

(۷) جزائر برموداس جو نواشکوشیا اور پورٹو رے کو کے عین وسط میں واقع ہیں۔ سرکار انگریزی کے زیر حکومت ہیں +

(۸) غرب الہند کے باقی جزیروں میں سے مارٹن ایک۔ گو آڈا لوپ اور شمالی حصہ جزیرہ مارٹن کا سلطنت فرانس کے ماتحت ہے + جزیرہ کوراسو مع چند اور چھوٹے جزیروں کے شاہ ہالینڈ کی حکومت میں ہے + جزائر ورجن جو تعداد میں تین ہیں۔ شاہ ڈنمارک کے زیر حکومت ہیں۔ اور جزیرہ سینٹ بارتھالومئو شاہ سویڈن کے قبضے میں ہے +

(۹) ان جزیروں کا نام غرب الہند اس واسطے رکھا گیا ہے۔ کہ کولبس جس نے امریکہ کو دریافت کیا ہے۔ اس نے سفر کے وقت یہ خیال کیا تھا۔ کہ مغرب کی جانب سے کرہ زمین کے گرد ہو کر میں ہندوستان میں پہنچ جاؤنگا۔ چنانچہ اسی لئے وہ مغرب کی طرف سمندر میں روانہ ہوا۔ آخر الامر وہ ان جزیروں میں پہنچا۔ اور یہ سمجھا۔ کہ میں ہندوستان کے قریب آ گیا ہوں۔ اس وجہ سے ان کا نام غرب الہند رکھا۔ مگر قبل اس کے کہ اس کو ان کا صحیح

حال معلوم ہو۔ وہ مر گیا۔ اور اس کی وفات کے بعد ان جزیروں کا نام جو اس نے تجویز کیا تھا۔ وہی قائم رہا۔
 (۱۰) جب اول فرنگی ان جزیروں میں آکر بسے۔ تو وہاں گرمی بہت پائی۔ اور چونکہ خود گرمی میں محنت کرنے کے متحمل نہ ہوئے۔ اس لئے وہ ساحل افریقہ سے حبشیوں کو غلاموں کے طور پر خرید لائے۔ اور ان سے کھیتی و غیر کا کام لینے لگے۔ مگر ایک انگریز کلارک سن نامی نے اس امر کی برائی کو اول ظاہر کیا۔ اور کہا۔ کہ غلام رکھنا مذہب مسیحی کے رو سے روا نہیں۔ پھر اس نے پارلیمنٹ انگلستان سے ایک قانون بدیں مضمون جاری کرایا۔ کہ کوئی شخص غلام نہ رکھنے پائے۔

(۱۱) چینی۔ بن۔ تمباکو۔ کی اور رم شراب بکثرت ہوتی ہیں۔ اور ممالک غیر کو بھیجی جاتی ہیں۔

حصہ دوم

جنوبی امریکہ کے بیان میں

- (۱) جنوبی امریکہ میں ممالک مفصلہ ذیل واقع ہیں -
 شمال کی طرف گی آنا۔ یہ تین حصوں پر منقسم ہے -
 فرسنگی گی آنا۔ ڈیج گی آنا۔ برٹش گی آنا۔ اور کولمبیا۔ یہ بھی تین حصوں پر مشامل ہے۔ ونزویلا۔ نیو گریناڈا (جدید غرناطہ) اسی کوئڈارہ مغرب کی طرف پیرو۔ بوٹویا۔ چلی +

جنوب کی طرف چپے ٹے گورنیا ۛ وسط میں دریائے لاپ لاپ
 کے بیسن کی ریاستیں ۛ مشرق کی طرف ملک برازیل ۛ
 (۲) ملک گئی آنا کے سوائے تمام خود مختار جمہوری
 ریاستیں ہیں ۛ

پہلی فصل

گی آنا کے بیان میں

(۱) گی آنا ایک وسیع ملک جنوبی امریکہ کے شمال کی طرف
 بحر اوقیانوس کے کنارے پر واقع ہے۔ اس میں پرتگیز -
 ڈچ - فرانسیسی اور اہل ہسپانیہ رہتے ہیں۔ مگر اس میں
 حبشیوں کی آبادی زیادہ ہے۔ ان کے علاوہ اصلی اقوام
 بھی ہیں ۛ

(۲) اس کی زمین سیر حاصل ہے۔ مگر آب و ہوا سمندر
 کی سیلاب کے سبب ناگوار ہے۔ نیشکر - بُن - رُوئی - سیاہ مریچ -
 لونگ - دار چینی - جائفل اس میں پیدا ہوتے ہیں ۛ
 (۳) یہ ملک تین حصوں پر منقسم ہے۔ اوّل برٹش
 گی آنا جو انگریزوں کا آباد کیا ہوا ہے۔ اس کے دارالسلطنت
 کا نام جارج ٹاؤن ہے۔ جو دریائے ڈمریرا پر واقع
 ہے ۛ

(۴) دوسرا حصہ ڈچ کا آباد کیا ہوا ہے۔ اس کو
 ڈچ گی آنا کہتے ہیں۔ اس کے دار الحکومت کا نام

پے رے میری بو ہے ۔ جو دریاے سورن ایم پر واقع ہے *
 ہے

(۵) تیسرا حصہ فرینچ کا آباد کیا ہوا ہے ۔ اس کا بڑا شہر کائی ان ایک جزیرے پر جو ساحل کے قریب ہے ۔ واقع ہے *
 ہے

(۶) اس ملک کا رقبہ ایک لاکھ اسی ہزار مربع میل ہے ۔ اور آبادی ۳ لاکھ ۵۰ ہزار *
 ہے

دوسری فصل

کولمبیا کے بیان میں

(۱) کولمبیا کی حدود اربعہ یہ ہیں ۔ شمال کی حد بحیرہ کے رے بین ۔ مشرق کی طرف ملک گئی آتا ۔ جنوب کی جانب دریاے ایسے زان ۔ مغرب کی سمت بحر الکاہل *
 ہے

(۲) کولمبیا اس سبب سے مشہور ہے ۔ کہ ہر اقلیم کی پیداوار اس میں پیدا ہوتی ہے ۔ چنانچہ وہاں انگلستان اور ہندوستان کے پھل اور ترکاریاں خوش مزہ اور شاداب دستیاب ہوتی ہیں ۔ اور آلو بھی بکثرت ہوتا ہے ۔ بلکہ اس کی اصل وہیں سے نکلی ہے ۔ اور نارجیل وہاں سب ملکوں سے بہتر پیدا ہوتا ہے ۔ اور طرح طرح کی ادویہ بہت مفید اور مؤثر پیدا ہوتی ہیں ۔ اور ایک دانہ وہاں پیدا ہوتا ہے ۔ جس کے عرق سے لکھتے ہیں ۔ اس میں

کچھ احتیاج کسی چیز کے ملانے کی نہیں۔ کیونکہ وہ خود روشنائی سے زیادہ سیاہ ہوتا ہے +

(۳) اس کے علاوہ ہر قسم کے درند و پرند۔ گھوٹے۔

بھیرٹیں اور خوک جو پہلے انگلستان سے لائے گئے تھے۔

وہاں افراط سے ہو گئے ہیں۔ سونا چاندی بھی بہت ملتا

ہے۔ اور پارہ بھی وہاں سے نکلتا ہے + یہ ملک سابق

میں ہسپانیہ سے متعلق تھا۔ مگر ۱۹۱۷ء میں ان کی

حکومت سے آزاد ہو گیا۔ اور وہاں ایک ریاست جمہوری

قائم ہوئی۔ جو ۱۸۳۱ء تک رہی۔ اس کے بعد اس کی

تین علیحدہ ریاستیں بن گئیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔

اول وِٹرویلہ جو اس کے شمال مشرق میں ہے۔ دوم

نئوگرے ناڈا جو شمال مغرب میں ہے۔ سوم ای کوئڈار

جو اس کے جنوب مغرب میں ہے۔ ریاست جمہوری

وِٹرویلہ کا دار السلطنت کارا کاس ہے۔ نئوگرے ناڈا

کا بوگوٹا اور ای کوئڈار کا کیٹو ہے۔ جو سطح سحر سے

۹۵۰۰ فٹ بلند ہے۔ اس شہر کی آب و ہوا ایسی ہے۔

کہ وہاں ہمیشہ موسم بہار نظر آتا ہے۔ ۱۹۱۷ء میں

وہاں ایک بھونچال آیا تھا۔ اس کے باعث بہت

سے آدمی مر گئے تھے۔ اور اس وقت سے اکثر بھونچال

آتے ہیں۔ جن کے سبب شہر کی پہلی خوبی جاتی رہی

ہے۔

(۴) کولمبیا کا رقبہ جس کو قدیم زمانے میں نیو گریٹا

کہتے تھے۔ ۵ لاکھ میل ہے۔ اور آبادی انتالیس لاکھ

کے قریب - بگڑا دارالخلافہ ہے - اور پانامہ - اسپین وال مشہور بندرگاہ ہیں +

(۵) ایکویڈار کا رقبہ ایک لاکھ ۱۶ ہزار مربع میل ہے - اور آبادی ۱۲ لاکھ ۵ ہزار - گویا کیبل مشہور بندرگاہ ہے +
(۶) ونزویلا کا رقبہ چھ لاکھ مربع میل - آبادی ۲۳ لاکھ ہے - ماراکیبو اور کیو مانا مشہور بندرگاہ ہیں +

تیسری فصل

پیرو کے بیان میں

(۱) ملک پیرو ملک برازیل کے مغرب کی طرف واقع ہے - اس کے دارالسلطنت کا نام لیما ہے - جو بحر سے اٹھارہ میل کے فاصلے پر واقع ہے +

(۲) یہ قطعہ زمین لب دریا واقع ہے - جہاں بارش کبھی نہیں ہوتی - مگر شبہم سے زمین سیراب رہتی ہے - اور وہاں ایک قسم کے آبی مرغ ہوتے ہیں - جن کی بیخاں سے زمین زراعت کے قابل اور سیر حاصل ہوجاتی ہے - اس ملک میں ردئی - نیشکر - انٹاس - کیلا - تموہ پیدا ہوتا ہے - اور اور طرح طرح کے لذیذ اور خوش ذائقہ پھل بھی پیدا ہوتے ہیں - یہاں کی مشہور پیداوار ایک درخت کی پھل ہے - جس کو سکونا کہتے ہیں - اور اس سے کونین جو بخار کی ایک عمدہ دوا ہے - بنتی ہے - اس

کے کوہستان یعنی کوہ ایبٹنیز کے سلسلے میں چاندی ملتی ہے۔ اور اس کی مشرقی زمین میں نباتات بکثرت ہوتی ہے۔ مگر گرمی اور زمین کے بخارات کی وجہ سے یہاں کی آب و ہوا ناگوار و ناموافق ہے۔ یہاں اکثر سخت زلزلہ آتا رہتا ہے۔ چنانچہ ۱۸۴۷ء میں اس کا پایہ تخت یلما ایک زلزلے کے صدمے سے اُلٹ گیا تھا۔ اس ملک میں جمہوری حکومت ہے۔ اور ۴۱ لاکھ آدمی کے قریب آباد ہیں۔ جن میں دو تہائی تو اصلی باشندے ہیں۔ اور باقی حبشی اور دوغلی نسل کے ہیں۔ اور دو لاکھ کے قریب فرنگی ہیں۔

(۳) کلیڈ مشہور بندرگاہ دارالخلافہ یلما کے نزدیک ہے۔ کزکو قدیم مشہور شہر ہے۔ اور پسکو سطح سمندر سے ۱۴۵۰ فٹ اونچا ہے۔ اور یہاں سے چاندی نکلتی ہے۔

چوتھی فصل

بولویا کے بیان میں

(۱) بولویا کی جمہوری سلطنت ملک پیرو کے جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔ اور اس میں ملک پیرو ہی کی سی پیداوار ہوتی ہے۔

(۲) پہلے اس ملک میں چاندی بہت نکلتی تھی۔ مگر اب کم نکلتی ہے۔ چوکی ساکا یا سوکر اس کے دارالسلطنت

کا نام ہے۔ مگر لاپز تجارت کی بڑی منڈی ہے ۛ
 (۳) ہسپانیہ والوں نے اول ۱۵۲۳ء میں ممالک پیرو اور بولیویا پر حملہ کیا تھا۔ اس زمانے میں ان ممالک کے باشندے کچھ شائستہ تھے۔ مگر ہسپانیہ والوں نے دغا و فریب سے ان کو مغلوب کیا۔ اور مدت تک ان کے ملک پر قابض رہے۔ ۱۸۲۱ء میں پیرو خود سر ہو گیا۔ اور اس نے ہسپانیہ والوں کی اطاعت ترک کی۔ پھر ۱۸۲۴ء میں بولیویا بھی آزاد ہو گیا۔ سابق میں اس ملک کو جنوبی پیرو کہتے تھے۔ مگر جب سے ایک شخص بولی وار نامی نے اس کو آزاد کرایا ہے۔ اس کا نام بولیویا پڑ گیا ۛ
 (۴) بولیویا میں قریب ۱۸ لاکھ آدمیوں کے آباد ہیں۔ ان میں سے ایک چوتھائی کے قریب فرنگی ہیں۔ اور باقی اصلی باشندے اور دوغلی نسل کے ہیں۔ رقبہ ۷ لاکھ مربع میل ہے۔

پانچویں فصل

ملک چلی کے بیان میں

(۱) ملک چلی بحر الکاہل اور کوہ آئسٹریز کے درمیان واقع ہے۔ اس کے شمال میں ملک بولیویا اور مشرق میں لاپ لانا ہے ۛ اس ملک کا طول شمال سے جنوب تک ۱۱۵۰ میل ہے۔ اور عرض کمیں تو ۱۳۰ میل ہے۔ اور کمیں ۹۰ میل سے بھی کم ۛ زمین اس کی بہت سیر

- حاصل اور ہوا بھی نہایت معتدل اور خوشگوار ہے ۔
- (۲) اس ملک میں سونا اور سیماپ بہت ملتا ہے ۔ اور
 تانبا ۔ لوہا ۔ سیسا ۔ چاندی بھی پائی جاتی ہے ۔ مگر کم ۔
- (۳) سابق میں یہ ملک ہسپانیہ کے قبضے میں تھا ۔
 مگر ۱۷۶۳ء میں خود مختار ہو گیا ۔ اس کے بڑے شہر کا
 نام سین ٹی آگو ہے ۔
- (۴) اس ملک میں ۳۱ لاکھ آدمی بستے ہیں ۔ یہ سپین
 کے باشندے ۔ ان کی اولاد ۔ اصلی باشندے ۔ حبشی اور
 دو غلے ہیں ۔
- (۵) والپریزہ اور کوکیمبو مشہور بندرگاہ ہیں ۔

چھٹی فصل

پے ٹے گونیا کے بیان میں

- (۱) پے ٹے گونیا جنوبی امریکہ کے انتہائے جنوب میں
 ایک ریگستان اور بارد ملک ہے ۔ جہاں آندھی اور باد تندر
 ہمیشہ چلا کرتی ہے ۔ اس میں بجز تھوڑے سے اصلی
 باشندوں کے کوئی غیر شخص نہیں رہتا ۔ یہ لوگ شکار کر کے
 اپنی اوقات بسر کرتے ہیں ۔
- (۲) ٹریڈل فوگبو یعنی (معدن آتش) جو ایک جزیرہ
 ہے ۔ اس کے باشندے پست قد ہیں ۔ اور اکثر ماہی گیری
 کے پیشے سے گذران کرتے ہیں ۔ اس میں کئی بہاڑ

آتش فشاں ہیں *

ساتویں فصل

لاپ لاٹا کے بیان میں

(۱) لاپ لاٹا ایک وسیع ملک کوہ آئینڈیز کے مشرق کی جانب بحر اوقیانوس کے کنارے تک آباد ہے۔ جس کی حد شمال بولیویا۔ اور حد جنوبی پے ٹے گونیا ہے۔ رقبہ تیرہ لاکھ مربع میل ہے۔ اور آبادی ۶۳ لاکھ ہے *
(۲) دریائے لاپلاٹا کے طاس میں تین جمہوری ریاستیں

ہیں *

اول۔ بورگ وے جس کا دار الخلافہ مونٹی وڈیو ہے *
دوم پارگ وے۔ اس کا دار الخلافہ ایسن شن دریائے پارگ وے پر واقع ہے۔ اس ملک سے چمڑا اور پارگ وے چلے اور ملکوں میں جاتی ہے *

سوم ارجن مائن۔ اس کا دار الحکومت بونس ائرز دیلے لاپ لاٹا کی استعماری پر واقع ہے *

(۳) سابق میں یہ ملک ہسپانیہ کے ماتحت تھا۔ مگر ۱۸۱۵ء سے خود سر ہو گیا ہے۔ اس ملک میں بڑے بڑے وسیع میدان ہیں۔ اور غلہ۔ نارجیل اور نیشکر وغیرہ بہت پیدا ہوتے ہیں۔ اور غیر مزروعہ زمین میں بیشمار گائے۔ بیل۔ گھوڑوں کی چراگاہیں ہیں۔ اگرچہ یہ جانور یہاں کے نہیں ہیں۔

فرنگستان سے لائے گئے ہیں۔ لیکن بالفعل اس کثرت سے ہو گئے ہیں۔ کہ صرف چمڑے کے لالچ سے ان کا شکار کرتے ہیں۔ اس ملک میں میدان شور زار ہیں۔ اور بعض نمک زار۔ اور کئی وسیع جھیلیں بھی ہیں۔ جن کے کناروں پر ہر طرح کے درندے اور جنگلی پرندے رہتے ہیں۔

(۳) اس ملک میں چمڑے اور چاندی کی افراط ہے۔

آٹھویں فصل

برازیل کے بیان میں

(۱) سابق میں ملک برازیل پرتگال سے متعلق تھا۔ مگر جب شہداء میں جان ششم شاہ پرتگال فرانسیسوں کے خوف سے یہاں آ کر سکونت پذیر ہوا۔ اُس وقت سے اس ملک کو پرتگال سے کچھ تعلق نہ رہا۔ پھر ۱۸۲۲ء میں یہ امر قرار پایا۔ کہ برازیل ایک علیحدہ سلطنت ہے۔ اب ۱۸۸۹ء میں یہاں کے لوگوں نے اپنے بادشاہ کو معزول کر کے سلطنت جمہوری قائم کر لی ہے۔

(۲) یہ ملک بڑا وسیع ہے۔ بحر اوقیانوس کے ساحل پر دریائے اے مے زان سے لے کر دریائے راپوڈے لاپلاٹا تک چلا گیا ہے۔

(۳) اس ملک کی شہرت جواہر اور فلزات کے سبب

سے ہے۔ یعنی سونا۔ چاندی۔ الماس اور اور جواہر اس میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور اس کی زمین بھی بہت زرخیز اور سیراب ہے۔ اور کئی قسم کی لکڑی بھی یہاں پیدا ہوتی ہے۔ اس ملک سے روئی۔ شکر۔ ہُن۔ ربڑ۔ چمڑا اور ملکوں میں جاتے ہیں۔ رقبہ ۳۲ لاکھ مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ۴۳ لاکھ ہے۔

(۴) اس ملک کے باشندے کئی قسم کے ہیں۔ بعض پرتگیز اور ان کی نسل سے ہیں۔ اور بعض حبشی جن کو افریقہ سے کان کھودنے کے واسطے لائے تھے۔ اور بعض اصلی باشندے۔

(۵) روڈی جنے رو اس ملک کا دار الخلافہ بحر اوقیانوس کے کنارے پر واقع ہے۔ وہ ایک بڑی بندرگاہ اور جنوبی امریکہ میں نہایت مشہور تجارتی شہر ہے۔ باہیا سے روئی دساور کو جاتی ہے۔ سابق میں یہ دار الخلافہ تھا۔ پرنم بوکو اور مارن یاؤنگ مشہور بندرگاہ ہیں۔

پچھٹا باب

اوشینیا کے بیان میں

بحر الکاہل سب سمندروں میں بڑا ہے۔ اور روے زمین کے $\frac{1}{4}$ حصے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کی حد شرقی امریکہ اور حد غربی ایشیا اور آسٹریلیا ہیں۔ اس سمندر میں جا بجا بہت سے جزائر ہیں۔ جن کو اوشینیا کے

نام سے نامزد کرتے ہیں +
 اوشینیا کے تین بڑے حصے ہیں۔ اول آسٹریلیا -
 دوم پالینیشیا - سوم میلشیا +

پہلی فصل

آسٹریلیا کے بیان میں

(۱) آسٹریلیا اُن جزائر کا نام ہے۔ جو مجمع الجزائر ملایا کے جنوب مشرق کی طرف واقع ہیں۔ اور ان میں سے مشہور یہ ہیں۔ آسٹریلیا۔ تسمانیہ۔ نیوزی لینڈ۔ یہ سب انگریزوں کے بسائے ہوئے ہیں۔ اب ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ حال لکھا جاتا ہے +

(۲) آسٹریلیا دنیا کے سب جزیروں سے بڑا ہے۔ اور اس کو بڑا اعظم کہیں تو بجا ہے۔ وسعت میں یورپ کا $\frac{1}{10}$ حصہ ہے۔ آبادی ۳۷ لاکھ کے قریب ہے۔ اور روز بروز بڑھتی جاتی ہے +

(۳) آسٹریلیا میں پانچ علیحدہ علیحدہ نو آبادیاں ہیں۔ یہ پانچ حصے اور تسمانیہ اب جمہور آسٹریلیا میں شامل ہیں۔ جن کی حکومت کے لئے ایک گورنر جنرل انگلستان سے مقرر ہوتا ہے۔ نام اُن کے یہ ہیں۔ کوئینز لینڈ۔ نٹو سوٹھ ویلز۔ وکٹوریہ۔ جنوبی آسٹریلیا اور مغربی آسٹریلیا +
 اول کوئینز لینڈ کی بستی ۱۸۵۹ء سے ملکہ معظمہ وکٹوریا

کے نام پر آباد کی گئی ہے۔ یہ جانب شمال مشرق کو واقع ہے۔ اس کا دارالخلافہ برسبین دریاے برسبین پر واقع ہے۔ یہ ہندوستان سے وسعت میں نصف ہوگی۔ آبادی ۵ لاکھ کے قریب ہے +

دوم نٹو سوٹھ ویلز مشرق کی طرف واقع ہے۔ اس کے شمال سے لے کر جنوب تک ایک سلسلہ پہاڑ کا چلا گیا ہے۔ جس کا نام بلو یعنی نیلا پہاڑ ہے۔ یہاں سونا پیدا ہوتا ہے۔ اور لوگ بھیڑیں پالتے ہیں۔ اس کا دارالخلافہ سڈنی ہے۔ یہ شہر اس نو آبادی میں سب سے پُرانا ہے۔ ایک اور شہر بائٹرسٹا گیہوں کی پیداوار کے سبب مشہور ہے۔ آبادی ۱۳ لاکھ ہے +

سوم وکٹوریہ۔ اس کی اور نٹو سوٹھ ویلز کی حد فاصل دریاے مرے ہے۔ اس کی بڑی پیداوار سونا اور اون ہے۔ اس کا دارالخلافہ ملبورن ہے۔ جو اس بڑے عظم میں سب سے بڑا شہر ہے۔ ۸۳ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی اور اس میں ۵ لاکھ آدمی رہتے ہیں۔ سونے کی پیداوار کی وجہ سے اس شہر کو بہت ترقی ہوگئی ہے +

چہارم جنوبی آسٹریلیا وسط میں واقع ہے۔ یہاں تانبا۔ گندم بافراط پیدا ہوتے ہیں۔ خلیج سینٹ ونسینٹ پر اس کا دارالخلافہ اڈیلیڈ واقع ہے۔ یہ ہندوستان سے وسعت کے لحاظ سے نصف ہے۔ اور اس میں تین لاکھ ۶۳ ہزار آدمی بستے ہیں۔ پامرٹن جس کی بندرگاہ پورٹ ڈارون ہے۔ شمال میں بڑا شہر ہے +

پنجم مغربی آسٹریلیا جسے دریائے سوان کی بستی بھی بولتے ہیں۔ یہ سب بستیوں سے بڑی ہے۔ یعنی ہندوستان کی آبادی کے برابر ہے۔ پر آبادی صرف ایک لاکھ چوراسی ہزار ہے۔ یہ ہندوستان سے قریب تر ہے۔ اس کا دارالخلافہ پرتگہ دریائے سوان کے کنارے واقع ہے۔ فری مینٹل اور البنی مشہور مقام ہیں۔ گول گارڈی اور کال گنلی سونے کی کانوں کے لئے مشہور ہیں۔ (۴) آب و ہوا شمالی حصے کی گرم ہے۔ مگر دیگر نو آبادیوں کی معتدل و صحت بخش ہے۔ یہاں کے برابر سونا کمیں نہیں پایا جاتا۔ تانبا۔ چاندی۔ نکل۔ کوئلہ بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ یورپ کے سب اقسام کے اناج اور میوے بھی یہاں کاشت ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ سنگترہ۔ آڑو اور انگور بھی پیدا ہوتا ہے۔ کنگرو یہاں کا خاص جانور ہے۔ انگریز جو یہاں آکر اول اول نئے۔ اُن کی اولاد زیادہ تر حصہ آبادی کا ہے۔ اصلی باشندے خانہ بدوش اور وحشی ہیں۔ ان کی تعداد روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔

(۵) تسمانیہ کی نو آبادی جزیرہ آسٹریلیا کے جنوب کو واقع ہے۔ آبائے اس جو ۱۲۹ میل چوڑی ہے۔ دونو کو متحدہ کرتی ہے۔

یہ پہاڑی ملک ہے۔ آب و ہوا خوشگوار۔ زمینی زرخیز ہے۔ دستہ ملک تو اس میں مجرم آتے رہے۔ پر اب اور لوگ بھی انگلینڈ سے آکر رہے ہیں۔ اس کا اصلی

نام دین ڈمین کا جزیرہ تھا۔ تسمن ایک ولندیز نے اول اس کو دریافت کیا تھا۔ اور اس کے پیچھے اس کا نام تسمانیا ہو گیا۔ اس کا دارالخلافہ مابرٹ جنوب مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ اور ایک اور شہر لینسٹن جانب شمال کو واقع ہے۔
 (۶) نیوزی کیڈ تسمانیا سے مشرق کی طرف کوئی نو سو میل کے فاصلے پر آباد ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ یعنی شمالی جزیرہ اور جنوبی جزیرہ۔ ان دونوں کو آبنائے گلک علیحدہ کرتی ہے۔ ان جزائر کی آب و ہوا خوشگوار اور زمین زرخیز ہے۔ اون۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ تفلعی بافراط ملتی ہے۔ ایک سلسلہ پہاڑ کا شمالاً جنوباً ہر دو جزائر کو کاٹتا ہوا چلا جاتا ہے۔ یہ جزائر ۱۸۴۲ء میں انگریزوں کے قبضے میں آئے۔ یہاں کے اصلی باشندے ذہین اور جوانمرد ہوتے ہیں۔ اس کا دارالخلافہ ولنگٹن آبنائے گلک پر واقع ہے۔ آک کیڈ مشہور بندرگاہ ہے۔ کراسٹ چرچ بڑا بارونق شہر ہے۔ ڈیونڈن سونے کی پیداوار کی وجہ سے بڑی ترقی پر ہے۔

دوسری فصل

پالن ایشیا کے بیان میں

(۱) پالن ایشیا اُن بیشمار خوبصورت جزائر کا نام ہے۔ جو بحر الکاہل کے گرم حصوں میں واقع ہیں۔ ان کے

مغرب میں میلشیا - آسٹریلیا اور مشرق میں امریکہ ہے۔ ان کے یہ چھ مجموعے بڑے ہیں +
 اول مجموعہ لیڈرونز جو شاہ ہسپانیہ کے ماتحت ہے +
 دوم - مجموعہ سینڈوچ - جو صوبجات متحدہ کے ماتحت ہے۔
 اس مجموعے کا بڑا مشہور جزیرہ ہوائی ہے۔ جس کا دارالحکومت
 ہائونولولو ہے +

سوم - مجموعہ جزائر مرکیساس حکومت فرانس کے ماتحت ہے +
 چہارم مجمع الجزائر سوسائٹی - یہ بھی حکومت فرانس کے ماتحت ہیں۔ سب سے بڑا جزیرہ ہیٹی نام ہے۔ یہاں
 کے لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا ہے +
 پنجم جزائر فرنڈے جن کو کپتان کوک صاحب نے دریافت کیا تھا +

ششم سواس +

(۲) ان جزائر میں سے بعض پہاڑی ہیں۔ اور بعض موٹوں کے کیڑوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ یہ بات تم کو شاید عجیب معلوم ہوتی ہوگی۔ مگر واقعی حال اس کا اس طرح پر ہے کہ کرم مرجان سمندر کی تھاہ سے اپنا مکان بنانا شروع کرتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ جب یہ مکان سطح بحر سے بلند ہو جاتا ہے۔ تو بزند اس پر آکر بیٹھتے ہیں۔ اور اپنے گھونسلے بنا لیتے ہیں۔ ان کی بیٹ اور خاک وغیرہ کے سبب مچھ اس پر پڑتی رہتی ہے۔ ایک جزیرہ بن جاتا ہے۔ پائن ایشیا کے جزائر کی آب و ہوا گرم ہے۔ مگر سمندر

کے محیط ہونے سے گرمی کم معلوم ہوتی ہے * پہاڑی جزائر میں سبزہ زار خوب کثرت سے ہوتا ہے - اور ہر ایک بلودا جس سے انسان کی خوراک حاصل ہوتی ہے - بلا تردد پیدا ہو جاتا ہے *

(۳) ان جزائر میں باشندگان یورپ سے بجز پادریوں کے اور لوگ کم جاتے ہیں - کیونکہ کوئی جنس قابل تجارت و منفعت ان میں نہیں ہوتی - مگر جو جہاز جاتے ہیں - صرت پانی اور میوہ لانے کو جاتے ہیں - اور اس کی عوض نیگینے - شراب - بندوقیں - گولی اور باروت وغیرہ وہاں کے باشندوں کو دے آتے ہیں *

(۴) وہاں کے باشندے ذہین اور متفحص اسرار ہیں - اور جن بھوتوں کو مانتے ہیں - اس لئے وسواسی - سنگدل اور بد اطوار بھی ہیں - چنانچہ اپنے بچوں کو بد پیدا ہونے کے مار ڈالتے ہیں - اور آدم خوار بھی ہیں - لیکن اب ان عادات میں بہت فرق ہو گیا ہے *

(۵) دین مسیحی کے داعظ انگلستان سے پہلے جزائر سوسائٹی میں گئے - اور امریکہ سے جزائر سین ڈیج میں آئے - پہلے تو وہ لوگ مدت تک ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے - مگر اب بچند سال سے انہوں نے طریق ہدایت اختیار کیا ہے - اور اپنی بد اطواری سے باز آئے ہیں - اب پڑھنے لکھنے اور کتابوں کے بچھاپنے کی بڑی آرزو رکھتے ہیں - بلکہ اپنے لوگوں میں سے انجیل کے سنانے والوں کو اور جنہدوں میں منادی کے واسطے بھیجتے ہیں *

تیسری فصل

میلیشیا کے بیان میں

(۱) میلیشیا میں تین مجموعہ جزائر کے شامل ہیں -
 اول جزائر خاص ملایا یعنی سنڈا - سماٹرا - جاوا - سیلیبیز -
 بورنیو وغیرہ واقع مجمع الجزائر مشرقی ہند +
 دوم جزائر پیپوا یا نیوگنی - یہ آسٹریلیا کے شمال مشرق
 میں واقع ہیں +
 سوم جزائر فلپائن - یہ جزیرے بورنیو کے شمال میں
 واقع ہیں +

(۲) یہ جزیرے خوبصورتی اور زرخیزی میں اپنا ثانی نہیں
 رکھتے۔ اُن کی زمین عموماً پہاڑی ہے - اور سوائے چند کے
 کل آتش خیز پہاڑ ہیں - آب د ہوا گرم تر ہے - مصالح
 بکثرت پیدا ہوتے ہیں - بورنیو میں سونا اور ہیرا پیدا ہوتا ہے -
 جزیرہ لاوان سے جو انگریزوں کے قبضے میں ہے - اچھا
 کوئلہ ملتا ہے - ماتھی - شیر - گینڈے اور اورنگ اوٹنگ (دن بانس) ملتے
 ہیں - اور ہزار ہا قسم کے خوشنما پرند نظر آتے ہیں +

(۳) میلیشیا کی وجہ تسمیہ یہ ہے - کہ ابتدا میں یہاں ملایا
 قوم کے لوگ آباد تھے - ان کا رنگ سانولا اور لمبے کالے بال
 ہوتے ہیں +

(۴) سنڈا - سماٹرا - جاوا - سیلیبیز اور جنوب مشرقی حصہ بورنیو

کا اہل ہالینڈ یعنی ڈچ کے قبضے میں ہے۔ اور ان کی طرف سے جادا کے شہر بیٹویا میں حاکم اعلیٰ رہتا ہے۔ ان جزائر میں چاول۔ نیشکر کی بہت کاشت ہوتی ہے۔ اور جزیرہ لابوان جس کا اوپر ذکر آچکا ہے۔ امریزوں کے ماتحت ہیں +

(۵) جزیرہ نیوگنی کا رقبہ تین لاکھ مربع میل ہے۔ اور برٹن کلاں سے $3\frac{1}{4}$ گنا بڑا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ وسعت میں یہ جزیرہ آسٹریلیا سے دوم درجے پر ہے۔ یہ آسٹریلیا کے شمال کی طرف واقع ہے۔ آبائے ٹورس دونوں کو علحدہ کرتی ہے +

(۶) مالک۔ یورپ یعنی ہالینڈ۔ انڈونیشیا اور جرمینی نے اس جزیرے کو اس طرح بانٹ رکھا ہے۔ کہ مغربی حصہ تو ہالینڈ والوں کے۔ جنوب مشرقی انڈونیشیا والوں کے اور شمالی مشرقی جرمینی کے قبضے میں ہے +

(۷) یہاں کے باشندوں کو ہاپوانز کہتے ہیں۔ یہ سیاہ نام ہوتے ہیں۔ اور ان کے سیاہ بال کچھے دار ہوتے ہیں۔ پہلے یہ لوگ وحشی حالت میں تھے۔ پر اب مذہب عیسائی پھیلنے لگا ہے اور شائستگی پھیلتی جاتی ہے +

(۸) جزائر فلپائن ماتحت صوبجات متحد کے ہیں۔ اور یہاں مذہب عیسائی پھیل گیا ہے۔ تنباکو۔ شکر پیداوار ہے۔ نیلا دار الخلافہ ہے۔ جہاں کے چُرٹ مشہور ہیں +

THE PUNJAB SCHOOL SERIES.

MIFTÁH-UL-ARZ.

PRESCRIBED, UNDER THE ORDERS OF THE DIRECTOR OF PUBLIC
INSTRUCTION, PUNJAB, FOR MIDDLE SCHOOLS.

*Printed and Published for the Education Department,
and the Text Book Committee, Punjab,*

BY

RAI SAHIB MUNSHI GULAB SINGH AND SONS, AT THE MODERN PRESS,
LAHORE.

1905

All rights reserved.

1st. Edition.

3,000 Copies

Price 0-2-7.

